هناك الزلازل و الفتن و بها يطلع قرن الشيطان (صحیح بخاری)



وھابی دیوبندی

قرن الشیطان

بجواب

بریلویوں کی شیطان سے محبت

مرتب

احمد رضا قادری سلطانپوری

کتاب	قرن الشیطان بجواب بریلویوں کی شیطان سے محبت
مرتب	احمد رضا قادری سلطانپوری
پیشکش	مغل قادری
خصوصی تعاون	محترم علامہ مولانا سعیدی بھائی



قرن الشیطان www.islamimehfil.com

یا اللہ عزوجل — بسم اللہ الرحمن الرحیم — یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

دیوبندیوں کا شیطان سے تعلق و عشق

ہم الحمداللہ عزوجل اپنے اس مضمون میں وہابی **دیو** بندی مولوی کے ایک کتابچہ کا منہ توڑ جواب دیں گئیں ۔اس سے ملتا جلتا ایک مضمون نام نہاد وہابی مناظر نے اپنے فورم پر بھی شائع کیا تھا جس کا جواب مولانا سعیدی صاحب نے اسلامی محفل پر دیے کر **دیـــــو** بندیوں کا منہ بند کیا تھا۔الحمدللہ عزوجل۔لیکن اسی مضمون کے اعتراضات اور کچھ ادھر اُدھر سے لے کر **دیــو** بندی مولوی مفتری نجیب اللہ عمر نے ایک کتابچہ شائع کروایا جس کا نام ”بریلویوں کی شیطان سے محبت“ رکھا۔جس میں نہایت خیانت، چلاکی، کذب بیانی اور بہتان بازی کا سہارا لیکر علماء اہل سنت و جماعت کو بدنام کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ۔ہم انشاء اللہ عزوجل اپنے اس مضمون میں **دیو** بندی مفتری کو منہ توڑ جوابات دیں گے اور **دیو** بندی مفتری کے بنائے ہوئے اصولوں اور استدلال کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ بتائیں گئے کہ **دیــو** بندی مفتری کے اصولوں اور استدلال کے مطابق خود **دیــو** بندی وہابی مذہب کے علماء واکابرین شیطان سے عشق و محبت کا اقرار کرتے رہے ہیں اور آج تک کر رہے ہیں بلکہ وہابی **دیو** بندی فرقہ وہ شیطانی گروہ ہے جس کی نشاندہی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیوں قبل فرمادی تھی۔

دیوبندیوں کا شیطانی گروہ سے تعلق

نبی غیب دان صلی اللہ علیہ وسلم نے شام اور یمن کیلیئے دعا فرمائی ”اللھم بارك لنا فی شامنا اللھم بارك لنا فی یمننا قالوا یا رسول اللہ فی نجدنا۔قال اللھم بارك لنا فی شامنا اللھم بارك لنا فی یمننا قالوا یا رسول اللہ و فی نجدنا فا ظنه قال فی الثالثة هناك الزلازل و الفتن و بها يطلع

قرن الشیطان“

خداوندا ہمارے لئے شام اور یمن میں برکت نازل فرما (دعا کرتے وقت وہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نجد کے کچھ لوگ بھی بیٹھے تھے) انہوں نے عرض کیا اور ہمارے نجد کے (لئے بھی دعا کیجئے) اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔خداوندا! ہمارے لئے شام اور یمن میں برکت نازل فرما۔پھر دوبارہ نجد کے لوگوں نے عرض کیا اور ہمارے نجد میں (بھی برکت کیلیئے دعا کیجئے) یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! راوی کا بیان ہے کہ تیسری مرتبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (نجد) زلزلوں اور فتنوں کی جگہ ہے اور وہاں سے **شیطان کی سینگ (شیطان کی امت)** نکلے گا۔(صحیح بخاری جلد۳ ص۱۰۵۱)۔

صحیح بخاری کی اس حدیث مبارکہ میں نبی غیب دان صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد سے ایک شیطانی گروہ کے نکلے کی غیبی خبر دی ہے۔اور اللہ عزوجل کا شکر ہے کہ خود علماء **دیو** بند نے اقرار کیا کہ یہ شیطانی گروہ ”فرقہ وہابیہ“ ہے۔چنانچہ اسی حدیث کے تحت علماء **دیــو** بندی علماء کی مصدقہ کتاب فتح المبین میں یہ اقرار کیا گیا کہ اس شیطانی گروہ سے مراد فرقہ ”وہابیہ“ ہے۔حوالہ ملاحظہ کیجیے۔

دیوبندیوں کی مصدقہ کتاب کا فتوی وھابی شیطانی امت

”هناك الزلازل و الفتن و بها يطلع قرن الشيطان“ یعنی ملک نجد میں زلزلے اور فتنے اٹھیں گے اور اُس سے نکلے گی **امت شیطان کی**، سو موافق اس خبر مخبر صادق کے **گروہ وھابیه** جو پیرو محمد بن عبدالوہاب کے ہیں (فتح المبین ص۴۲۱)

پتہ چلا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جس ”قرن الشیطان“ کی خبر دی تھی وہ خود علماء **دیـــو** بند کے نزدیک ”وہابی فرقہ“ ہے اور **دیـــو** بندیوں نے قبول کیا کہ وہ پکے وہابی ہیں یعنی اپنے منہ خود قبول کرلیا کہ ان کا تعلق اس شیطانی امت سے ہے۔

دیو بندیوں کی اسی مصدقہ کتاب فتح المبین میں صحیح بخاری کی مذکورہ بالا حدیث پر بحث کرتے ہوئے آگئے جا کر

لکھا گیا ہے کہ

’’چنانچہ مختصر حال اس فتنہ خروج وہابیہ کا علامہ شامی نے ردالمحتار حاشیہ درمختار مطبوعہ مصر کی جلد سوم کے صفحہ ۳۰۹ میں اس طرح لکھا ہے [ترجمہ یعنی] جیسا کہ ہمارے زمانے میں واقعہ گزرا کہ **وہابیہ نے نجد سے خروج** کرکے حرمین پر تغلب کیا......اور جو کوئی انکے اعتقاد کے مخالف ہوتا اس کو مشرک کہتے اور مباح کردیا قتل اہل سنت کا اور ان کے علماء کا۔ (فتح المبین ص ۴۲۱)۔

بخاری شریف کی اس حدیث اور **دیو**بندیوں کی مصدقہ کتاب ’’فتح المبین‘‘ سے یہ ثابت ہوگیا کہ نبی پاک ﷺ نے جس شیطانی گروہ [شیطانی امت] کی نشاندہی فرمائی تھی اس شیطانی امت سے مراد فرقہ ’’وہابیہ‘‘ ہے ۔اور ہم آگے بیان کریں گے کہ **دیو**بندی علماء نے اقرار کیا کہ ہم وہابی ہیں یعنی بقول فتح المبین کے یہ سب **دیو**بندی وہابی شیطانی امت ہے۔

یاد رہے کہ کتاب ’’فتح المبین‘‘ علماء دیوبند کے نزدیک معتبر و مستند کتاب ہے۔اس کتاب کے بارے میں علماء **دیو** بند کے مناظر و ترجمان محمد امین صفدر اوکاڑوی صاحب لکھتے ہیں کہ ’’حضرت مولانا منصور علی خان نے الفتح المبین ،علماء اور مفتیان کرام کے سامنے پیش کی ،وقت کے ایک سو چار (104) مفتی صاحبان نے اس کتاب کی توثیق و تصدیق فرمائی......علمائے حرمین شریف نے احناف کی کتاب الفتح المبین کی تائید و تصدیق فرمائی۔ (تجلیات صفدر جلد پنجم ۴۲۲)۔

یہاں کوئی **دیو** بندی یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ جناب مولانا صاحب سے تحقیق میں غلطی ہوگی ہے کیونکہ اگر بات کسی ایک شخص کی تحقیق کی ہوتی تو یہ تاویل بھی مان ہی لی جاتی لیکن یہاں تو 104 علماء کی بات ہے۔تو کیا ان سب سے ہی غلطی ہوگی؟ لہٰذا ماننا پڑے گا کہ یہ جو کچھ لکھا علماء **دیو** بندی کا مصدقہ و تحقیق شدہ ہے۔

وہابی نجدی قرن الشطان کے بارے میں دیوبندی اقرار نامہ

☆ علماء **دیو** بند کے شیخ الہند حسین احمد مدنی صاحب کے منہ سے بھی یہ سچ غلطی سے نکل گیا اور اس نجدی فرقے

کے بارے میں صاف لکھ دیا کہ ’’صاحبو! **محمد بن عبد الوہاب نجدی** ابتداءً تیرہویں صدی **نجد عرب سے ظاہر ہوا** ۔اور چونکہ یہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا اس لئے اس نے اہل سنت والجماعت سے قتل وقتال کیا ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا گیا۔ان کے قتل کرنیکو باعث ثواب و رحمت شمار کرتا رہا۔اہل حرمین کو خصوصاً اور اہل حجاز کو عموماً اس نے تکلیفِ شاقہ پہنچائیں ۔سلف اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کیے۔ بہت سے لوگوں کو بوجہ اس کی تکلیف شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ چھوڑنا پڑا اور ہزاروں آدمی اس کے اور اسکی فوج کے ہاتھوں شہید ہوگئے ۔الحاصل وہ ایک ظالم و باغی خونخوار فاسق شخص تھا۔اسی وجہ سے اہل عرب کو خصوصاً اس کے اور اس کے اتباع سے دلی بغض تھا اور ہے۔اور اس قدر ہے کہ اتنا قوم یہود سے ہے نہ نصاریٰ سے نہ مجوس سے نہ ہنود سے......(الشہاب الثاقب صفحہ ۴۲۔حسین احمد مدنی)

☆ اسی طرح علماء **دیو** بند کی سب سے معتبر و مستند کتاب جس میں درجنوں اکابرین وعلماء **دیو** بند کی تصدیقات و دستخط موجود ہیں۔اس میں خود **دیو** بندی اکابرین نے یہ قبول کیا ہے کہ محمد بن عبدالوہاب ’’نجد‘‘ سے نکلا۔اور سخت ظلم و ستم کرتے ہوئے مسلمانوں کا قتل عام کیا۔چنانچہ لکھتے ہیں کہ

’’ہمارے نزدیک انکا وہی حکم ہے جو صاحب درمختار نے فرمایا ہے اور [یہ] **خوارج ایک جماعت ہے** شوکت والی جنہوں نے امام پر چڑھائی کی تھی تاویل سے کہ امام باطل یعنی کفر یا ایسی معصیت کا مرتکب سمجھتے تھے جو قتال کو واجب کرتی ہے اس تاویل سے یہ لوگ ہماری جان و مال کو حلال سمجھتے اور ہماری عورتوں کو قید بناتے ہیں ۔آگے فرماتے ہیں۔ان کا حکم باغیوں کا ہے اور پھر یہ بھی فرمایا کہ ہم ان کی تکفیر صرف اس لئے نہیں کرتے کہ یہ فعل تاویل سے ہے اگر چہ باطل ہی سہی اور علامہ شامی نے اس کے حاشیے میں فرمایا ہے ’’جیسا کہ ہمارے زمانے میں (محمد بن) عبدالوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ **نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے** اپنے کو حنبلی مذہب بتاتے تھے مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اسی بناء پر انہوں نے اہل سنت اور علماء اہل سنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی۔ (المہند صفحہ ۴۲۔خلیل احمد سہارنپوری)

یہ کتاب [المہند] بھی متعدد علماء دیوبند کی مصدقہ ہے۔ دیوبندی شیخ الہند محمود الحسن صدر مدرسین دیوبندی، دیوبندی مولوی عزیز الرحمٰن مفتی دیوبندی، دیوبندی مولوی اشرف علی تھانوی، دیوبندی مولوی عبد الرحیم رائے پوری، دیوبندی مولوی حبیب الرحمٰن دیوبندی، دیوبندی مولوی محمد احمد (بن مولوی محمد قاسم نانوتوی) مہتم مدرسہ دیوبندی، دیوبندی مولوی مفتی کفایت اللہ شاہجہاں پوری، دیوبندی مولوی عاشق الٰہی میرٹھی، دیوبندی مولوی محمد مسعود احمد بن مولوی رشیدی احمد گنگوہی وغیرہ ہم اور ان کے علاوہ بقول علماء دیوبند کے اس کتاب کی تصدیق علماء عرب نے بھی کی ہے۔ لہذا اس کتاب کے حوالے کا بھی کوئی **دیو** بندی انکار نہیں کرسکتا۔

آجکل اکثر **دیو** بندی کہہ دیتے ہیں کہ نہیں ہمارے مولوی صاحب سے غلطی ہوگی تھی لیکن بعد میں تحقیق کی تو رجوع کرلیا اور شیخ نجد کو اچھا قرار دیا" تو ہم **دیوبندیوں** کو کہتے ہیں کہ جناب بات صرف ایک مولوی کی نہیں ہے بلکہ اس کتاب کے بارے میں تو **دیو** بندیوں کا کہنا ہے کے بڑے بڑے **دیو** بندی علماء کے علاوہ عرب وعجم کے علماء نے اس کی تصدیق کی تو کیا ان سب **دیو** بندی اور عرب وعجم کے علماء سے غلطی ہوگی؟ لہذا **دیو** بندیوں میں اگر عقل ہوتی تو ایسی جہلانہ تاویلات نہ کرتے۔ بحرحال آگے پڑھیے۔

وہابی کسے کہتے ہیں علماء دیوبند کی زبانی

وہابی کسے کہتے ہیں؟ اور وہ کون لوگ ہیں جو وہابی یعنی بقول **دیو** بندیوں کی مصدقہ کتاب فتح المبین کے "شیطانی امت ہے تو اس سوال کا جواب بھی علماء **دیو** بند نے بیان کرکے یہ مشکل بھی حل کردی اور خود ہی بتادیا کہ وہابی ان لوگوں کو کہا جاتا ہے جو محمد بن عبد الوہاب نجدی کو ماننے والے ہوں۔

☆ علماء دیوبند کے معتبر و مستند عالم واکابر رشید احمد گنگوہی کہتے ہیں کہ "محمد بن عبد الوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں"۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۲۵۱)

☆ اسی طرح دیو۔بندی نیم حکیم اشرفعلی تھانوی لکھتے ہیں کہ "اس لقب (وہابی) کے معنی یہ ہیں کہ جو شخص مسلک میں ابن عبد الوہاب کا تابع یا موافق" ہو (امداد الفتاویٰ ج ۵ ص ۲۳۳)

اور پہلے حوالہ جات گزر چکے کہ یہ نجدی وہابی لوگ [یعنی محمد بن عبد الوہاب نجدی اور اس کے پیروکار] اہل سنت وجماعت سے خارج، باغی، خونخوار، فاسق، گستاخ اور بے ادب اور شیطانی امت ہے۔

دیو۔بندیوں کا شیطانی امت یعنی وہابیہ سے تعلق و رشتہ

پچھلے صفحات میں بیان ہو چکا کہ نبی پاک ﷺ نے جس شیطانی فرقے [امت] کی نشاندہی فرمائی تھی اس سے مراد خود علماء دیوبند نے "فرقہ وہابیہ" یعنی وہابیوں کو لیا۔ اور اب ملاحظہ کیجئے کہ خود دیوبندیوں نے اقرار کیا کہ ہم دیوبندی پکے وہابی یعنی شیطانی امت ہیں۔

☆ دیوبندی تبلیغی جماعت کے سربراہ دیوبندی مولوی منظور نعمانی لکھتے ہیں کہ "اور ہم خود اپنے بارہ میں صفائی سے عرض کرتے ہیں کہ ہم بڑے سخت وہابی ہیں۔ (سوانح مولانا محمد یوسف کاندھلوی ص ۱۹۰)۔

☆ اسی طرح دیوبندی تبلیغی جماعت کے تبلیغی نصاب، فضائل اعمال، فضائل صدقات، فضائل صحابہ، فضائل حج کے مصنف دیوبندی مولوی زکریا نے کہا ہے کہ "میں خود تم سب سے بڑا وہابی ہوں۔ (سوانح مولانا محمد یوسف ص ۱۹۲)

☆ **دیو** بندیوں کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ جامع مسجد میں چند عورتیں نیاز کی چلپیاں لائیں تو دیوبندی طالب علموں نے لیکر بغیر اجازت کھا پی گئے جس پر سخت ہنگامہ ہوا تب "حضرت والا نے ان لوگوں کو سمجھ دیا کہ بھائی یہاں وہابی رہتے ہیں یہاں فاتحہ نیاز کیلئے کچھ مت لایا کرو اس سے بھی انھوں نے حضرت والا کو تو وہابی نہ سمجھا ان طالب علموں ہی کو سمجھا۔ (اشرف السوانح جلد ا صفحہ ۴۸)۔

اس تفصیلی گفتگو سے پتہ چلا کہ نبی پاک ﷺ نے ایک شیطانی گروہ [شیطانی امت] کے بارے میں پیشنگوئی فرمائی تھی جو کہ نجد سے نکلا اور علماء **دیو** بند نے قبول کیا محمد بن عبد الوہاب "نجد" سے نکلا جو کہ خارجی، گستاخ و بے ادب تھا اور یہ بھی قبول کیا کہ اور اس کے ماننے والوں کو وہابی [نجدی] کہا جاتا ہے اور علماء **دیو** بند نے پھر یہ بھی واضح لفظوں میں اقرار کیا کہ وہ اسی نجدی کے پیروکار ہے۔ اب دیوبندی حضرات کو یہ "قرن

الشیطان'' [شیطانی امت] کے ساتھ تعلق ورشتہ مبارک ہے۔

دیوبندیوں کا فیصلہ حدیث نجد کا مصداق کون ؟

قارئین کرام! آپ نے بخاری شریف کی حدیث پڑھی جس میں نبی پاک ﷺ نے نجد سے شیطانی امت کے نکلنے کی پیشگوئی فرمائی تھی اوراس کے بعد ہم نے علماء **دیو**بند کی مستند ومعتبراور مصدقہ کتب سے یہ ثابت کیا کہ **دیو**بندیوں نے یہ قبول کیا ہے کہ شیخ نجد یعنی محمد بن عبدالوہاب ہی وہ شخص ہے جونجد عرب سے نکلا، **دیو**بندیوں نے بار بار یہ کہا کہ ''محمد بن عبدالوہاب نجدی ابتداء تیرہویں صدی **نجد عرب سے ظاہر ہوا**۔کہیں لکھا ''**نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے**'' کہیں اس کو ''**نجدی**'' لکھا۔اس سے صاف ظاہر ہے کہ دیوبندیوں کے نزدیک بھی محمد بن عبدالوہاب پکا نجدی ہے جو کہ بخاری کی حدیث کا مصداق ہے۔اور **دیو**بندی اس کو مان کرخوداسی شیطانی امت میں شامل ٹھہرے۔

دیوبندیوں کی شیطان سے عشق کی انتہا

وہابی **دیو**بندی فرقہ نے صرف ''قرن الشیطان'' ہے بلکہ ان لوگوں کوشیطان سے اس قدر عشق ہے کہ ان کی کتاب ''قصائد قاسمی'' ازافادات مولوی محمد قاسم نانوتوی میں لکھا ہے۔

جو چھو بھی دیوے سگ کوچہ تیری اس کی نعش
تو پھر خلد میں ابلیس کا بنائیں مزار

(قصائد قاسمی ص ۷)

یعنی: شیطان کو مدینے پاک کا کتا چھولے تو پھر یہ دیو (شیطان) بندی شیطان کا مزار بنائیں گے۔حیرت کی بات ہے کہ شیطان کو اگر مدینے کا کتا چھوجائے تو **دیو**بندی مذہب کے پیروکاراس کا مزار بنانے کی خواہش

کریں۔

لیکن نبی پاک ﷺ،صحابہ اکرام علیہم الرضوان ، اولیاءعظام رحمۃ اللہ علیہ اجمعین کے مزارات گرانے کی حمایت کریں۔مزاروں پر **دیو**بندی اعتراض کریں، **دیو**بندی وہابی علماء مزارات کو بت قرار دیں۔عرب شریف (سعودیہ) میں مزاراتِ صحابہ گرائے گےتو انہی وہابی **دیو**بندی علماء کے گروہ نے مزارات گرانے کی حمایت کی۔لیکن یہ بات تو ہمیں اب سمجھ آئی ہے کہ **دیو**بندی مزارات کے کیوں خلاف ہیں اسلئے کہ وہ صرف اپنے ''شیخ نجد'' شیطان کا مزار بنانے کی خواہش رکھتے ہیں۔لاحول ولاقوۃ الا باللہ!

شیطان اللہ کی سورت میں(نعوز باللہ)

دیوبندیوں کے نیم حکیم اَشرفِعلی تھانوی کہتے ہیں کہ''شیطان جو جناب رسول اللہ ﷺ کی صورت بن کر خواب میں نہیں آ سکتا اس کی وجہ یہ ہے کہ حضور ﷺ محض مظہر ہدایت ہیں اور شیطان محض مظہر ضلالت ہے اور ہدایت وضلالت ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے بخلاف حق تعالیٰ کے کہ وہ مظہر ہدایت بھی ہے اور مظہر ضلالت دونوں ہیں **اس لئے شیطان خواب میں اللہ تعالیٰ کی صورت بن کر نمودار ہو سکتا ہے**۔(تقریر ترمذی ص ۴۴۳)۔

کیا بات ہے جناب علماء **دیو**بند کے اس **دیو** (شیطان) کو کیا مقام حاصل ہے۔شیطان (دیو) اللہ کی صورت میں نمودار ہوسکتا ہے۔کیا شیطان نے اللہ کی کوئی صورت دیکھی ہے جو اللہ کی صورت میں نمودار ہوسکتا ہے؟ یہ ہے **دیو**بندیوں کا اپنے آقا شیطان لعین سے عشق، کہ اس کے عشق میں اس قدر مستغرق ہوچکے ہیں کہ کچھ نظر نہیں آتا۔اور حیرت کی بات ہے کہ ہر بات پر دلیل طلب کرنے والے **دیو**بندیوں کو نہ یہاں کوئی دلیل کی حاجت ہے اور نہ کسی قسم کے شرک کا خوف۔

دیوبندی ابلیس کو ولی مانتے ہیں

دیو بندی اشرف علی تھانوی نے لکھا کہ ابلیس سے بڑی بڑی کرامتیں ثابت ہیں۔تھانوی صاحب کہتے ہیں کہ اس ابلیس سے ''بڑی کھلی کھلی کرامتیں ظاہر ہوئی ہیں (جمال اولیاء ۱۵)۔اور علماء دیوبند نے کہا کہ کرامت کا ظہور سچے پابند شریعت اولیاء اللہ، راہ حق کا ہادی سے ہوتا ہے(بریلوی فتنہ کا نیا روپ)

اب اگر **دیــو بــنـدی** مفتری کی زبان میں کلام کیا جائے تو دیوبندیوں پر یہ اعتراض قائم ہوتا ہے کہ انہوں نے شیطان کو ولی قرار دیا کیونکہ کرامت کا ظہور ولی سے ہوتا ہے۔گویا علماء دیوبند کے نزدیک شیطان (دیو) راہ حق کا ہادی اور دیوبندیوں کا مقبول ولی ہے۔کہ اس سے بڑی بڑی کرامتیں ظاہر ہوئیں۔پوچھو وہابیوں سے کہ کرامت کا ظہور کس کے ہاتھ پر ہوتا ہے؟

دیوبندی اپنے ہی اصول سے شیطان کی محبت میں گرفتار نکلے

ہم مزید حوالہ جات بیان کرنے کی بجائے صرف اتنا کہتے ہیں کہ **دیــو**بندی مفتری نے اپنے کتابچے'' بریلویوں کی شیطان سے محبت'' میں جس جس بات کو بنیاد بنا کر شیطان سے محبت کا ہم سنیوں پر الزام و بہتان لگایا ہے وہی سب باتیں خود **دیو**بندی مفتری کے **دیو**بندی وہابی[بقول فتح المبین کے شیطانی امت] کے گھر میں موجود ہیں۔اور **دیو**بندی مفتری ایسی باتوں کے بارے میں لکھ چکا کہ یہ باتیں شیطان سے محبت کی دلیل ہے۔ لہذا دیوبندی اپنے ہی بنائے ہوئے اصول کے مطابق اپنے **دیو**بندی علماء واکابرین کے بارے میں اقرار کر چکا کہ ان کو شیطان سے محبت تھی۔

قارئین کرام! آپ ہماری اس تحریر کا بغور مطالعہ کیجیے تو آپ پر روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گا کہ ہمارے ہر جواب میں **دیــو**بندی مفتری کے اصول کے مطابق یہ ثابت ہو رہا ہے کہ **دیــو**بندیوں کو شیطان سے محبت تھی۔ بلکہ **دیو**بندی وہابی تو شیطان کے عاشق و دیوانے ہیں کیونکہ ان کا تعلق ہی قرن الشیطان سے ہے۔

لہذا **دیــو**بندی مفتری صاحب کو ذرا ہوش کے ناخن لینے چاہیں اور خواہ مخواہ ہم اہل سنت و جماعت پر الزامات و بہتان باندھنے کی بجائے اپنے **دیــو**بندی وہابی فرقے کا دفاع کریں جس کے خلاف خود ان کے اپنوں کا فیصلہ ہے کہ یہ شیطان کی امت ہے جو کہ موجودہ دور میں ''فرقہ وہابیہ'' سے مشہور و معروف ہے۔

اعتراضات کے جوابات

اعتراض: ''شیطان کی عقیدت میں نبیوں کی توہین''۔

''اگر شیطان نہ ہوتا تو دنیا اور دین میں کچھ بھی نہ ہوتا کیونکہ پھر نہ بادشاہ کی ضرورت ہوتی اور نہ پولیس اور نہ کچہری اور نہ فوج وغیرہ کے محکمے،اسی طرح نہ پیغمبروں کی نہ ولیوں اور پیروں کی دوزخ اور عذاب کے فرشتے بیکار رہتے'' تفسیر نعیمی۔

گویا......شیطان بھی وجہ کائنات ہے،اسی کے دم سے دین اور دنیا باقی ہے گویا روح کائنات شیطان ہے ......پیغمبروں کو''نبوت'' اور ولیوں کو''ولایت'' پیروں کو''بزرگی'' شیطان کے سبب سے ملی ہے۔(بریلوں کی شیطان سے محبت صفحہ ۱۳)۔

جواب: اصل میں نجدی وہابی **دیــو**بندی جب تک سیدھی بات کو بھی الٹ کر کے پیش نہ کریں اس وقت تک ان کے''**دیو**ی بن'' کے شریر نفس کو چین نہیں ملتا۔غلط بیانی، دھوکا دہی اور بہتان بازی تو وہابیہ کا شیوہ ہے۔
بات صرف اتنی تھی کہ بعض لوگ شیطانی وسوسوں کا شکار ہو کر ذات باری تعالیٰ عزوجل پر بھی اعتراض کر بیٹھے اور ایسا ہی ایک اعتراض مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے بھی پیش کیا گیا۔آپ مکمل اعتراض و جواب ملاحظہ کیجیے۔ **اعتراض**: ''حق تعالیٰ نے شیطان کو پیدا ہی کیوں کیا جو تمام گناہوں کی اصل ہے'' **جواب**: تو اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''اگر شیطان نہ ہوتا تو دنیا اور دین

میں کچھ بھی نہ ہوتا کیونکہ پھر نہ بادشاہ کی ضرورت ہوتی اور نہ پولیس اور نہ کچہری اور نہ فوج وغیرہ کے محکمے، اسی طرح نہ پیغمبروں کی نہ ولیوں اور پیروں کی دوزخ اور عذاب کے فرشتے بیکار رہتے نیز خدا کی صفتیں غفاری، ستاری، قہاری، جباری وغیرہ کا ظہور نہ ہوتا، کیونکہ یہ صفات بندوں کے گناہوں سے ظاہر ہوتے ہیں بلکہ یوں کہو کہ پھر تو نہ آدم علیہ السلام دانہ کھاتے نہ زمین پر آتے نہ دنیا آباد ہوتی بلکہ غور سے معلوم ہوتا ہے کہ گرم وسر، پاک وناپاک اچھی بری چیزوں سے ہی دنیا کا نظام قائم ہے"

یہ مکمل عبارت ہے جبکہ **دیو** کے بندے نے نامکمل وادھوری عبارت پیش کر کے دھوکا دیا۔ اس کا سیدھا سا مطلب ہے کہ اگر یہ بدبخت لعین جو تمام فسادات کی جڑ ہے اگر یہی نہ ہوتا تو دنیا میں کسی قسم کا فتنہ وفساد کفر شرک اور کوئی گستاخ (وہابی) ہی نہ ہوتا۔ تمام دنیا راہ ہدایت پر ہوتی تو پھر پیغمبروں، ولیوں اور پیروں کی دنیا میں تشریف آواری کا مقصد بیکار رہتا۔ اور جب سب لوگ ہدایت یافتہ ہوتے تو پھر دورخ اور عذاب تیار کرنے کا کچھ فائدہ نہ ہوتا۔ لہذا حق تعالیٰ نے شیطان کو پیدا کیا تو اس میں رب تعالیٰ کی حکمتیں پوشیدہ ہیں۔ جیسا کہ وہابیوں کے علامہ ابن قیم نے اپنی کتاب میں لکھا کہ "ابلیس اور اس کی فوج کو پیدا کرنے میں اتنی حکمتیں پوشیدہ ہیں جن کی تفصیل صرف اللہ کو معلوم ہے" (شفاء العلیل ۳۲۲ بحوالہ جن اور شیاطین کی دنیا: عمر سلیمان الاشقر ۲۲۸ مترجم عبد السلام سلفی مکتبہ قدوسیہ۔ لاہور)

ابن تیمیہ کا مسلک یہ ہے کہ جس طرح آدم علیہ السلام انسانوں کی اصل اور بنیاد ہیں۔ اسی طرح شیطان بھی جنوں کی اصل اور بنیاد ہے (مجموع الفتاویٰ ۴/ ۲۳۵، ۳۴۶ بحوالہ جن اور شیاطین کی دنیا ۲۶)

☆ علماء **دیو** بند کے سرفراز صفدر نے حافظ ابن قیم کو رئیس الموحدین کا لقب دیا (تسکین الصدور ۱۳۵) اور اپنی کتابوں بلخصوص تسکین الصدور میں حافظ ابن قیم کی کتابوں کو جگہ جگہ بطور تائید پیش کیا۔ انہی علامہ ابن قیم نے "شفاء العلیل" صفحہ ۳۲۷ پر لکھا کہ "اللہ تعالیٰ نے شیطان کو کسوٹی اور آزمائش بنایا ہے جس سے اچھے بڑے اور دوست دشمن میں تمیز ہو جائے، اسی لئے اس کی حکمت کا تقاضا تھا کہ اس (ابلیس) کو قیامت تک زندہ رکھا جائے تاکہ اس کی تخلیق کا جو مقصد ہے وہ پورا ہو جائے۔ (بحوالہ انسان اور شیطان ۲۱۶ : حافظ مبشر حسین لاہوری)

اور اسی طرح **دیو** بندیوں کی اپنی پسندیدہ تفسیر روح البیان میں سورۃ ص: ۳۰۔ نعم العبد، انہ اواب میں ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی خواہش پر دو دن ابلیس کو بند کیا گیا تو بازار ٹھنڈا پڑ گیا تو فرمایا گیا: اے سلیمان تو نہیں جانتا کہ جب تو نے اہل بازار کے مہتر کو بند کیا، معاملات خلق ماند پڑ گئے، اور خلق کی مصلحت نہ ہو سکی۔ **وہ (ابلیس) دنیا کا معمار ہے**، اور اموال واولاد میں خلق کا حصہ دار ہے۔ یہاں دنیا بمقابلہ دین ہے۔ اور دنیا داری میں ابلیس کا رول بتایا گیا ہے۔...... [اصل حوالہ آخر میں موجود ہے]۔

اور اسی شیطان اور شیطانی افعال کی وجہ سے لوگوں کو اللہ عزوجل آزماتا ہے۔ تاکہ سچے اور جھوٹے کی پہچان ہو سکے۔ اور ایسی آزمائش کا ذکر قرآن پاک میں متعدد مقامات پر موجود ہے۔

☆ اِنَّ الشَّیۡطٰنَ لَکُمۡ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوۡہُ عَدُوًّا اِنَّمَا یَدۡعُوۡا حِزۡبَہٗ لِیَکُوۡنُوۡا مِنۡ اَصۡحٰبِ السَّعِیۡرِ ۔ بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم بھی اسے دشمن سمجھو وہ تو اپنے گروہ کو اسی لئے بلاتا ہے کہ دوزخیوں میں ہوں (فاطر 6)

۞ وَ نَبۡلُوۡکُمۡ بِالشَّرِّ وَ الۡخَیۡرِ فِتۡنَۃً ۔ اور ہم تمہاری آزمائش کرتے ہیں برائی اور بھلائی سے (الانبیاء 35)۔

☆ وَبَلَوۡنٰھُمۡ بِالۡحَسَنٰتِ وَالسَّیِّاٰتِ لَعَلَّھُمۡ یَرۡجِعُوۡنَ ۔ اور ہم نے انہیں بھلائیوں اور برائیوں سے آزمایا کہ کہیں وہ رجوع لائیں (الاعراف 168)

۞ اِنَّا جَعَلۡنَا مَا عَلَی الۡاَرۡضِ زِیۡنَۃً لَّھَا لِنَبۡلُوَھُمۡ اَیُّھُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ۔ بیشک ہم نے زمین کا سنگار کیا جو کچھ اس پر ہے کہ انہیں آزمائیں ان میں کس کے کام بہتر ہیں (الکھف آیت 7)

کیونکہ اگر یہ شیطان نہ ہوتا تو نہ آدم علیہ السلام دانہ کھاتے نہ زمین پر آتے نہ دنیا آباد ہوتی بلکہ غور سے معلوم ہوتا ہے کہ گرم وسرد، پاک وناپاک اچھی بری چیزوں سے ہی دنیا کا نظام قائم ہے۔

باقی "دیو" کے بندے کا یہ کہنا کہ "شیطان بھی وجہ کائنات ہے" یہ وہابیہ دیو (شیطان) بندیہ کی اپنی شیطانی سوچ کا نتیجہ ہے۔ سنیوں کا بچہ بچہ کہتا ہے کہ اللہ عزوجل نے کائنات کو تخلیق ہی اپنے محبوب کریم ﷺ کے لئے کیا۔ جیسا کہ ہمارے اکابرین کی متعدد کتب میں اس موضوع پر دلائل وقرآئن موجود ہیں۔ لیکن وہابی **دیو** بندی ان کے منکر ہیں۔

اسی طرح **دیو** کے بندے کی یہ بکواس کہ ''اسی کے دم سے دین اور دنیا باقی ہے گویا روح کائنات شیطان ہے'' اس **دیو** کے خائن سے پوچھو کہ مذکورہ حوالے میں یہ کہاں لکھا ہے کہ کائنات کی روح شیطان ہے؟ وہابی خواہ مخواہ جھوٹ بول کر وہ بات ہمارے ذمے لگا رہے ہیں جس کا سرے سے ذکر ہی نہیں ہے۔ وہابیوں کے اس جھوٹ پر ہم یہی کہہ سکتے ہیں ''جھوٹوں پر اللہ کی لعنت''۔

اسی طرح **دیو** بندی مفتی کے یہ الفاظ ''پیغمبروں کو ''نبوت'' اور ولیوں کو ''ولایت'' پیروں کو ''بزرگی'' شیطان کے سبب سے ملی ہے'' معاذ اللہ ثم معاذ اللہ! یہ الفاظ **دیو** بندی مفتری کی کذب بیانی اور بہتان بازی ہے۔ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے ایسے الفاظ ہرگز نہیں لکھے۔ اگر وہابی سچے ہیں تو یہ الفاظ نکال کر دیکھائیں ورنہ جھوٹوں کے لئے جو قرآن نے بیان فرمایا ہے وہ اس کے یقینی حق دار ہیں۔

لہذا نجدی وہابی **دیو** بندی مفتی نے ''شیطان کی عقیدت میں نبیوں کی توہین'' کا عنوان باندھا کر جو علماء اہل سنت کو نبیوں کا بے ادب و گستاخ قرار دینے کی کوشش کی وہ **دیو** بندی مفتی کی جہالت ہے اور زبردستی مسلمانوں کو گستاخ بنانے کا جنون سوار ہے۔ حالانکہ نبیوں کے گستاخ تو خود وہابی ہیں اور وہابیوں نے اپنی کتابوں [تقویۃ الایمان، صراط مستقیم، حفظ الایمان، براھین قاطعہ، تحذیر الناس وغیرہ] میں کھلے عام اللہ تبارک وتعالیٰ، انبیاء اکرام و اولیاء عظام کی گستاخیاں بکیں ''شیطان کی عقیدت میں نبیوں کی توہین'' کی۔ اور آج دن تک وہابی نجدی **دیو** بندی ان گستاخانہ عبارات کو اسلامی ثابت کرنے پر باضد ہیں۔

[نوٹ: اہلحدیث عبدالہادی عبدالخالق مدنی سعودی عرب کی تصنیف ''ابلیس وشیاطین سے متعلق چند حقائق'' داعی احساء اسلامک سینٹر۔ سعودی عرب۔ صفحہ 56 کا مطالعہ کرے۔ جس میں ابلیس کے وجود کی حکمتیں لکھی گئی ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ حکمت والا ہے، اس کا کوئی کام حکمت و مصلحت سے خالی نہیں۔ اس نے خیر وشر دونوں پیدا کئے ہیں ......انبیاء و اولیاء ابلیس اور اس کے لشکروں سے معرکہ آرائی کے ذریعہ بندگی کے مراتب کی تکمیل کرتے ہیں ......محبت و انابت، توکل وصبر ورضا اور اس جیسی عظیم عبادات جو اللہ کو محبوب ہیں، اللہ کی راہ میں قربانی کے بعد ہی حاصل ہوتی ہیں، اگر ابلیس اور اس کے لشکروں سے معرکہ آرائی نہ ہوتی تو یہ بے شمار فوائد کہاں سے حاصل ہوتے؟ ......اگر ابلیس اور اس کا لشکر نہ ہوتا تو شکر کی بہت سی قسمیں ادا ہونے سے رہ جاتیں، آپ غور کریں کہ آدم

علیہ السلام اپنے دشمن ابلیس کے فریب میں آ کر گناہ کر بیٹھے ہیں، پھر توبہ کرتے ہیں اور اللہ ان کی توبہ قبول فرماتا ہے......متضاد صفات کے وجود سے مقابل کا حسن ظاہر ہوتا ہے، اگر بدصورتی نہ ہو تو خوبصورتی کی ودرنہ جانی جائے گی......اگر ابلیس نہ ہوتا اور اس نے انبیاء کی مخالفت و دشمنی پر آمادہ کر کے لوگوں سے کفر نہ کرایا ہوتا تو بہت ساری الٰہی نشانیاں اور عجائبات قدرتی ظاہر نہ ہوتے جیسے طوفان نوح، عصائے موسیٰ، غرقابی فرعون وغیرہ۔]

اعتراض: ''کیا شیطان نبیوں کو گمراہ کرسکتا ہے''۔

''کوئی شخص اپنے سے شیطان کو دور نہ جانے اور نہ اپنے تقوے اور پرہیز گاری کا بھروسہ کرے......دوسرے یہ کہ بڑوں بڑوں کو عورتوں کے ذریعے پھنساتا ہے'' (تفسیر نعیمی ج ا ص ۲۹۱)۔

''یقیناً بعض قارئین اس جگہ کچھ حیرت زدہ ہوں گے کہ اس میں بھلا کون سی بات سے شیطان کے فضائل کا عقیدہ ہے۔ تو ایسے حضرات سے گزارش ہے کہ اگر شاہ اسماعیل شہیدؒ کی عبارت میں لفظ بڑے سے انبیاء مراد لے کر انہیں گستاخ رسول، کافر وغیرہ کے فتوے بدعتی حضرات کی طرف سے لگائے جاسکتے ہیں تو میرے خیال میں یہاں بھی ''بڑے بڑوں'' کے لفظ سے انبیاء کرام کی توہین و گستاخی کی وجہ سے مفتی احمد یار بریلوی کو کھری کھری سنائی جاسکتی ہیں......اور پھر شیطان کے متعلق یہ کہنا کہ وہ بڑے بڑوں کو عورتوں کے ذریعے پھنساتا ہے۔ گویا انبیاء کرام بھی شیطان سے محفوظ نہیں......کیا......انبیاء کی توہین نہیں ہورہی؟ (بریلوں کی شیطان سے محبت صفحہ ۱۳،۱۴)

جواب:

کیا بات ہے **دیو** کے مفتری کی کیا ہی نرالی تحقیق ہے۔ اشرفعلی تھانوی نے صحیح کہا تھا کہ ''نہیں معلوم کہ ساری دنیا بدفہموں ہی سے آباد ہے یا ایسے (بدفہم دیو بندی) چھنٹ چھنٹ کر میرے ہی حصہ میں آ گئے ہیں'' (الافاضات الیومیہ حصہ دوم ص ۱۵۱)۔

ہمیں **دیو** بندی مفتری کی نرالی تحقیق پر کچھ حیرت نہیں ہوئی۔ اور نہ ہی کوئی حیرت زدہ ہے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ''دیوی بن'' کے متاثرین بقول اشرفعلی تھانوی کے چھانٹے ہوئے بدفہم ہیں۔ **دیو** بندی مفتری

نے جو یہ الفاظ لکھے'' گویا انبیاء واولیاء شیطان سے محفوظ نہیں'' یہ محض **دیو**بندی مفتری کا جھوٹ، بہتان اور ان کے سرخیل دیو کا تصرف ہے۔ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے ہرگز یہ نہیں فرمایا۔ بلکہ خود مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ تو فرماتے ہیں کہ'' **انبیاء کرام عارف باللہ پیدا ہوتے ہیں نیز ان کے نفوس پاک ہیں اور وہ شیطانی اثر سے محفوظ ہیں**۔ (جاء الحق)۔

اور خود **دیو**بندی وہابی مفتری نے بھی مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ عبارت اپنی اسی کتاب کے صفحہ ۱۴ پر لکھی کہ نور العرفان ص ۴۷۹'' میں صاف لکھا ہے کہ'' **شیطان نبی کو گمراہ نہیں کرسکتا اور ان سے گناہ نہیں کرا سکتا**''۔ لہذا اجب خود **دیو**بندی مفتری کو یہ اقرار ہے تو پھر حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ پر مذکورہ بالا اعتراض صریح بہتان وکذب بیانی ہے۔

پھر اگر دیوبندی مفتری کی بات کو مانا جائے تو یہ سودا بھی دیوبندیوں کو مہنگا پڑے گا کیونکہ اس سے خود ان کے اشرفعلی تھانوی صاحب بھی محفوظ نہیں رہیں گے تھانوی صاحب کی کتاب میں ہیڈنگ نمبر ۱۱۵ متفرقات، تنبیہ اکابر بر عدم الامن من الشیطان'' (**بڑے سے بڑے کامل کو شیطان سے بے فکر نہیں ہونا چاہیے**) یہ ہیڈنگ لگائی اور اس کے تحت حدیث بھی لکھی کہ...... ترجمہ: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے کھڑے ہوئے اور اسی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''**دشمن خدا یعنی ابلیس ایک شعلہ آگ کا لایا تا کہ اس کو میرے منہ میں لگائے۔**'' (**اسی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو محفوظ رکھا) ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خواہ کوئی کتنا ہی بڑا کامل نہ ہو جائے مگر اس کو شیطان سے بے فکر نہ ہونا چاہیے بلکہ ہمیشہ ہوشیار و بیدار رہے کہ کسی موقع پر اس کو لغزش میں نہ ڈال، اس خبیث کی جرات دیکھئے کہ حضور ﷺ کے دربار عالی تک پہنچنے کا اس کو حوصلہ ہوا، مگر چونکہ انبیاء علیہم السلام سے گناہ نہیں کرا سکتا اس لئے اضرار** جسمانی ہی کی ہوس ہوئی۔ (التکشف: حقیقۃ الطریقہ من السنۃ الانیقہ ۵۳۸)

اب دیوبندی مفتری بتائے کہ اس کے اصول کے مطابق یہاں بھی بڑے سے بڑے سے مراد نبی پاک ﷺ کی ذات ہے کہ نہیں؟ جبکہ تھانوی تو اس ہیڈنگ کے تحت نبی پاک ﷺ کا باقعیدہ ذکر بھی کر رہا ہے۔ آخر اس حدیث کو یہاں لکھ کر کیا ظاہر کرنے کی کوشش کی؟ لہذا اگر دیوبندی مفتری کے طرز کو اختیار کیا جائے تو بے شمار

دیوبندی علماء واکابرین کی عبارات پیش کی جاسکتی ہے۔ اور دیوبندی مفتری کو خوب کھری کھری سنائی جاسکتی ہیں......۔

لہذا تقویۃ الایمان اور مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت کو نہ سمجھنا یا سمجھ کر بھی ایسی جاہلانہ باتیں کرنا دیوبندی مفتری ہی کو زیب دیتا ہے، **مفتی احمد یار خان نعیمی رحمہ اللہ علیہ کی عبارت میں عموم ہے۔ ایسی بات ہرگز نہیں جو صاحب تقویۃ الایمان نے لکھی ہے۔**

اور بالفرض محال اگر اس عبارت'' بڑوں بڑوں کو عورتوں کے ذریعے پھنساتا ہے'' میں انبیاء واولیاء کو شامل بھی کیا جائے تو بھی یہاں پھنسانے سے مراد دھوکا دہی ہے اور ہم آگے حوالہ جات پیش کررہے ہیں جس میں علماء دیوبند نے صاف لکھا کہ شیطان نے حضرت حوا کو دھوکے میں ڈالا اور پھر حضرت حوا کے کہنے پر حضرت آدم علیہ السلام نے جنت میں دانا کھا لیا تھا۔ لیکن وہاں چونکہ بات دیوبندیوں نے لکھی ہے اس لیے دیوبندیوں کی زبان کے ساتھ قلم بھی بند ہیں۔

﴿تقوییۃ الایمان کی عبارت کا دیوبندی ناکام دفاع﴾

جناب مفتری صاحب! اسماعیل دہلوی کی عبارت کا اگر دفاع کرنے ہی تھا تو سرِ عام سامنے آکر دفاع کرتے اور شاہ اسماعیل دہلوی کی عبارت کو مکمل نقل بھی کر دیتے۔ لیجئے دہلوی صاحب کی عبارت ہم پیش کر دیتے ہیں۔ ملاحظہ کیجیے۔

☆ دہلوی صاحب کہتے ہے کہ'' **اور یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے**''۔ (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۲۵)

اور پھر دوسری جگہ لکھا کہ'' **اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ سب انبیاء واولیاء اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کم تر ہیں**'' (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان ۵۳) معاذ اللہ عزوجل۔

دیوبندی مفتری صاحب آپ اس بات کی خوب تحقیق کرسکتے ہیں کہ آپ کے شاہ اسماعیل دہلوی نے اپنی

کتاب تقویۃ الایمان میں مخلوقات کو صرف دو ہی اقسام میں تقسیم کیا ہیں۔ایک چھوٹی مخلوق اور دوسری بڑی مخلوق۔چھوٹی مخلوقات سے تو عام لوگوں کو مراد لیا لیکن بڑی مخلوق سے مراد انبیاء کرام علہیم السلام واولیاء عظام رحمتہ اللہ علیہ اجمعین کو لیا۔

☆شاہ صاحب کہتے ہیں کہ ’’انبیاء واولیاء کو جو اللہ نے سب لوگوں سے بڑا بنایا ہے‘‘۔(تقویۃ الایمان مع تذ کیرالاخوان صفحہ۳۲)۔

☆پھر کہتے ہیں کہ ’’جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار سوان معنوں کر ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے۔۔۔۔۔یہ بڑے لوگ اول اللہ کے حکم پر آپ قائم ہوتے ہیں اور پیچھے اپنے چھوٹوں کو سیکھاتے ہیں‘‘۔(تقویۃ الایمان مع تذ کیرالاخوان صفحہ۵۹)

پتہ چلا کہ وہابی دہلوی کے نزدیک مخلوقات کی صرف دو ہی اقسام ہیں۔ایک بڑی اور دوسری چھوٹی۔بڑی مخلوق سے مراد تو انبیاء واولیاء ہیں اور چھوٹی سے مراد عام لوگ ہیں۔

☆اسی طرح دیو بندی وہابی علماء نے ’’تقویۃ الایمان مع تذکرالاخوان‘‘ میں ایک سوال کے جواب میں لکھا ہے کہ ’’تو اس سبب سے صاحب تقویۃ الایمان علیہ الرحمۃ والغفر ان نے ایسے عوام لوگوں کے گمان باطل کرنے کو جو بزرگان دین اور اولیاء اللہ کو سمجھتے ہیں کہ جو چاہیں سو کریں لکھا کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔(تقویۃ الایمان مع تذکرالاخوان‘ صفحہ۲۳۹)

تو اس عبارت سے بالکل واضح ہو گیا کہ خود اسماعیل وہلوی صاحب کے پیروکاروں کو بھی تسلیم ہے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اس میں بزرگان دین اور اولیاء اللہ شامل ہیں۔

☆اسی طرح دیو بندی امام رشید احمد گنگوہی صاحب سے کسی سائل نے اسی مذکور عبارت کو لکھ کر سوال پوچھا کہ ’’اس عبارت کے مضمون کا کیا مطلب ہے مولانا علیہ الرحمۃ نے کیا مراد لیا ہے۔‘‘ تو گنگوہی نے اس کا مطلب سمجھاتے ہوئے لکھا کہ۔’’اس عبارت سے مراد حق تعالیٰ کی بے نہایت برائی ظاہر کرنا ہے کہ اسکی سب مخلوقات اگر چہ کسی درجہ کی ہو اُس سے کچھ مناسب نہیں رکھتی۔کمہار لوٹا مٹی کا بنادے اگر چہ خوبصورت پسندیدہ ہو اس کو احتیاط سے رکھے مگر توڑنے کا بھی اختیار ہے اور کوئی مساوات کسی وجہ سے لوٹے کو کمہار سے نہیں ہوتی۔پس حق

تعالیٰ کی ذات پاک جو خالق محض قدرت ہے اس کے ساتھ کیا نسبت و درجہ کسی خلق کا ہوسکتا ہے چمار کو شہنشاہ دنیا سے اولاد آدم ہونے میں مناسبت و مساوات ہے اور شہنشاہ نہ خالق و رازق چمار کا ہے تو چمار کو تو شہنشاہ سے مساوات بعض وجودہ سے ہے بھی مگر حق تعالیٰ کیساتھ اس قدر بھی مناسبت کسی کو نہیں کہ کوئی عزت برابری کی نہیں ہوسکتی۔فخر عالم علیہ السلام باوجود یکہ تمام مخلوق سے برتر ومعزز و بے نہایت عزیز ہیں کہ کوئی مثل ان کے نہ ہوا نہ ہوگا مگر حق تعالےٰ کی ذات پاک کے مقابلہ میں وہ بھی بندہ مخلوق ہیں۔تو یہ سب (جو عبارت لکھی) حق ہے مگر کم فہم اپنی کج فہم سے اعتراض بیہودہ کر کے شانِ حق تعالیٰ کو گھٹاتے ہیں اور نام حب رسول ﷺ رکھتے ہیں۔(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ۲۲۴)

تو گنگوہی صاحب کو بھی اقرار ہے کہ اسکی سب مخلوقات اگر چہ کسی درجہ کی ہو (یعنی ہر مخلوق بڑی ہو یا چھوٹی) اُس سے کچھ مناسب نہیں رکھتی۔۔۔۔۔۔فخر عالم علیہ السلام باوجود یکہ تمام مخلوق سے برتر و معزز و بے نہایت عزیز ہیں (اور دہلوی کے مطابق تو اسی مخلوق کا یہی درجہ تو بڑی مخلوق ہے کہ کوئی مثل ان کے نہ ہوا نہ ہوگا مگر حق تعالےٰ کی ذات پاک کے مقابلہ میں وہ بھی بندہ مخلوق ہیں۔تو یہ سب (یعنی اسماعیل دہلوی نے جو کہا کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے) حق ہے۔معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔

لہذا امام الوہابیہ شاہ اسماعیل دہلوی نے ’’بڑی چھوٹی مخلوق کی‘‘ خود تخصیص فرمادی۔لہذا دیو بندی مفتری کی بدفہمی ہے کہ اس نے مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے محض عمومی حکم کو تخصیص سمجھ لیا۔

کچھ اعتراضات کا جواب دینے سے پہلے ہم اہلسنت و جماعت کا عصمت انبیاء علیہ السلام کے متعلق عقیدہ ناظرین کی خدمت میں پیش کریں گئیں۔

عصمت انبیاء اورعقیدہ اهل سنت

سب سے پہلے تو یہ یاد رہے کہ انبیاء اکرام علیہ السلام معصوم ہوتے ہیں اور عصمت انبیاء کا عقیدہ اہل سنت و جماعت کی مستند و معتبر کتب میں موجود ہے۔جیسا کہ خود حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ’’جاء الحق‘‘ میں ’’قہر کبریا بر منکرین عصمتِ انبیاء‘‘ کے نام ایک مکمل باب تحریر فرمایا۔مفتی احمد یار خان

نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ”عصمت انبیاء قرآنی آیات اور احادیث صحیحہ اجماع امت دلائل عقلیہ سے ثابت ہے اس کا انکار وہ ہی کرے گا۔ جس کے پاس دل و دماغ کی آنکھیں نہ ہوں۔ رب تعالیٰ نے شیطان سے فرمایا (ترجمہ) اے ابلیس میرے خاص بندوں پر تیری دسترس نہیں“ شیطان نے خود بھی اقرار کیا تھا کہ ”اے مولیٰ میں ان سب کو گمراہ کردونگا سوا تیرے خاص بندوں کے“ معلوم ہوا کہ انبیاء کرام تک شیطان کی پہنچ نہیں اور وہ انہیں نہ تو گمراہ کر سکے اور نہ بے راہ چلا سکے پھر ان سے گناہ کیونکر سرزد ہوں تعجب ہے کہ شیطان تو انبیاء کو معصوم مان کر ان کو بہکانے سے اپنی معذوری ظاہر کرے اس زمانہ کے بے دین ان حضرات کو مجرم مانیں ۔......انبیائے کرام شرک اور گناہ کرنے کا کبھی ارادہ نہیں فرماتے یہ ہی عصمت کی حقیقت ہے......ان حضرات کے نفوس انہیں فریب دیتے ہی نہیں ......نبوت نور ہے اور گمراہی تاریکی، نور و ظلمت کا اجتماع ناممکن ہے...... انبیاء کرام عارف باللہ پیدا ہوتے ہیں نیز ان کے نفوس پاک ہیں اور وہ شیطانی اثر سے محفوظ ہیں۔ (جاء الحق)

اور اسی طرح ”جاء الحق“ کے اسی باب اور ”تفسیر نعیمی“ میں بھی مکمل تفصیل قرآن و احادیث اور علماء امت کے حوالہ جات کی روشنی میں موجود ہے۔ لہذا معترضین کی طرف سے جو شکوک و شبہات عوام الناس کے اذہان میں اہل سنت و جماعت کے خلاف ڈالے گے ہیں۔ یہ محض کذب بیانی اور بہتان بازی ہے اگر انصاف و ایمانداری کے ساتھ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب جاء الحق اور تفسیر نعیمی کا مطالعہ کریں تو کسی قسم کا اعتراض قائم ہی نہیں ہوسکتا۔

دیوبندی امام قاسم نانوتوی کا عقیدہ

دیــو بندی مفتری نے ہم اہل سنت و جماعت پر تو اعتراض کر دیا لیکن اپنے دار العلوم **دیــو** بند کے بانی قاسم نانوتوی کی کتاب کا مطالعہ نہیں کیا، قاسم نانوتوی کہتے ہیں کہ ”پھر دروغ صریح بھی کئی طرح پر ہوتا ہے جن میں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں اور ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں“ (تصفیۃ العقائد صفحہ 22)۔

دیــو بندی قاسم نانوتوی کہتے ہیں کہ ”ہاں جس جگہ دفع فساد خود کذب پر ہی موقوف ہو جیسا کبھی اصلاح بین الناس میں ہوتا ہے تو پھر یہ تامل بیجا ہے بالجملہ علی العموم کذب کو منافی شان نبوت بایں معنیٰ سمجھنا کہ یہ معصیت ہے، اور انبیاء علیہ السلام معاصی سے معصوم ہیں خالی غلطی سے نہیں“۔ (تصفیۃ العقائد صفحہ 24)۔

دیوبندی علماء کا اللہ تبارک و تعالیٰ کے بارے میں عقیدہ

یہ تو تھا مسئلہ عصمت انبیاء اکرام کا، علماء دیوبند کے نزدیک تو اللہ تبارک و تعالیٰ بھی گناہ یعنی افعال قبیحہ [جھوٹ وغیرہ] بولنے پر قادر ہے۔

☆ محمود الحسن دیوبندی لکھتا ہے ”افعال قبیحہ مقدور باری تعالیٰ ہیں“ ملخصا (الجہد المقل جلد اص ۴۱) یعنی جو جو افعال قبیحہ (بُرے کام) ہیں وہ دیوبندی مولانا کے نزدیک اللہ بھی کر سکتا ہے۔ ہم تو کہتے ہیں کہ ہر عیب و نقص اللہ و رسول اللہ کیلئے محال ہے۔ لیکن دیوبندیوں کا یہ عقیدہ صاف سامنے آ گیا کہ اللہ ہر عیب پر قادر ہے۔ (نعوذ باللہ تعالیٰ عن ذالک علواً کبیراً) ۔

☆ مولوی خلیل احمد دیوبندی نے بھی لکھا کہ جو کام آدمی کر سکتا ہے اللہ بھی کر سکتا ہے اگر نہ کرے گا تو انسان کی قدرت اللہ کی قدرت سے بڑھ جائے گی۔ ”اگر حق تعالیٰ کلام کاذب پر قادر نہ ہوگا تو قدرتِ انسانی قدرت ربانی سے زائد ہو جائے گی (الجہد المقل ۴۴) مزید لکھا ”کذب متنازعہ فیہ صورت ذاتیہ میں داخل نہیں بلکہ صفاتِ فعلیہ میں داخل ہے (الجہد المقل ۴۰)

☆ مولوی محمود الحسن نے اپنی کتاب میں نقل کیا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ”یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کو جھوٹ بولنے پر قادر نہیں سمجھتے اور اس کا جھوٹ بولنا محال سمجھتے ہیں یہ اللہ کی تعریف نہیں ہوسکتی“ مفہوم (الجہد المقل)۔

☆ اسماعیل دہلوی صاحب نے اپنے سالہ یک روزی صفحہ ۴۵ پر کہا ”یعنی ہم نہیں مانتے کہ جھوٹ بولنا محال بمعنی مسطور (تحت قدرتِ الٰہی نہیں)۔ آگے لکھتے ہیں کہ ”اگر خدا جھوٹ نہ بول سکے تو یہ لازم آءگا کہ انسان کی قدرت اللہ کی قدرت سے بڑھ جائے“ ۔

☆ علماء **دیــو** بندی کے رشید احمد گنگوہی فتاوٰی رشیدیہ لکھتے ہیں کہ ”صاحب براہین قاطعہ نے جو تحریر کیا ہے وہ دراصل کذب نہیں بلکہ صورت کذب ہے اسکی تخصیص میں طول ہے الحاصل امکان کذب سے مراد دخول کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے...... کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ ہے......پس ثابت ہوا کہ کذب داخل تحت قدری باری تعالیٰ جل وعلیٰ ہے کیوں نہ ہو وھو علــی کــل شیــیء قدیــر“ ۔ (فتاوی رشیدیہ ۲۳۸)۔ اسی طرح علماء **دیــــو** بند کی کتاب ”براہین قاطعہ“ میں دیوبندی مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کہتے ہیں

کہ ''امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا'' (براہین قاطعہ صفحہ ۶)

نعوذ باللہ تعالیٰ عن ذالک علواً کبیرا۔ یہ ہے دیوبندیوں کا ہمارے پاک رب عزوجل کے بارے میں عقیدہ۔

دیوبندی علماء کے مسئلہ امکان کذب الہٰی کے رد میں اعلیٰ حضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مدلل و مستند کتاب تحریر فرمائی جس کا نام ہے ''اللہ جھوٹ سے پاک ہے''۔اور دیوبندی آج دن تک اس کتاب کا رد نہیں لکھ سکے۔الحمدللہ عزوجل۔

حق آگاہ نظر سے کیوں کر وہ پوشیدہ رہ پائے گی
جھوٹ کی رنگین چادر سے تم جو سچائی ڈھانک رہے ہو

لہذا دیوبندی مفتری اپنے مسلک کا ماتم کرے۔جسمیں نبی تو نبی، خدا بھی جھوٹ بولنے اور افعال قبیحہ پر قادر ہے۔معاذ اللہ عزوجل۔اب ''دیو''بندی مفتری صاحب کے اعتراضات کے جوابات ملاحظہ کیجیے۔

اعتراض: ''شیطان نبی سے بھول چوک کرواسکتا ہے''۔

''شیطان نبی کو گمراہ نہیں کرسکتا اور ان سے گناہ نہیں کرا سکتا، مگر ان سے بھول چوک کرا سکتا ہے''

(نور العرفان ص ۴۷۹)

''شیطانی قدرت کا واضح انداز میں اقرار ہو رہا ہے، انبیاء کرام علیہ السلام جو کے مقدس اور پاک نفوس کے مالک ہوتے ہیں شیطان ان کو بھول چوک کروائے یہ تو دور کی بات وہ تو انبیاء کے قریب بھی نہیں بھٹک سکتے''

(بریلویوں کی شیطان سے محبت ص ۱۴)

جواب:

الحمدللہ عزوجل! خود دیوبندی مفتری کے قلم سے بھی یہ گواہی محفوظ ہوگی کہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ ''شیطان نہ ہی کسی نبی کو گمراہ کرسکتا ہے اور نہ ہی ان سے کوئی گناہ کرا سکتا ہے''۔حق وہ جو

مخالف کی زبان سے نکلے تو پتہ چلا کہ دیوبندی بھی مانتے ہیں کہ اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی علماء کا عقیدہ یہی ہے لیکن دیوبندی مفتری صرف تفرقہ بازی اور اپنے قرن الشیطان کو ذلت سے بچانے کے لئے غلط بیانی اور کذب بیانی کر کے اہل سنت و جماعت (سنیوں) کو بدنام کرتے ہیں۔

اب رہا یہ مسئلہ کہ ''ان سے بھول چوک کرا سکتا ہے'' تو بھول چوک کوئی گناہ نہیں بلکہ خلاف اولیٰ امر مراد ہے۔

وہابیوں دیوبندیوں کی اپنی تفسیر معارف القرآن میں لکھا ہے کہ

☆''حضرات انبیاء کے حق میں ترک اولیٰ ایسا ہے جیسا کہ دوسروں کے حق میں خفاء۔حاشیہ ملا عبدالحکیم علی الخیالی صفحہ ۲۶۱۔حضرات انبیاء کی خطاء کے معنی یہ ہے کہ افضل اور اولیٰ سے چوک گئے اور بھولے سے غیر اولیٰ اور غیر افضل کے مرتکب ہوئے اور اوروں کی خطا کے معنیٰ یہ ہیں کہ حق اور ہدایت سے چوک گئے (معارف القرآن جلد ا ص ۱۳۸ دیوبندی)۔

☆دیوبندی تفسیر معارف القرآن میں قسم چہارم کے تحت ہے کہ ''انبیاء کبائر سے تو بالکلیہ پاک ہوتے ہیں البتہ صغائر یعنی خلافِ اولیٰ امور کبھی کبھی سہواً اور نسیاناً ان سے صادر ہو جاتے ہیں......(معارف القرآن ج ا صفحہ ۱۴۰،۱۴۱)۔

☆دیوبندی مفسر لکھتے ہیں کہ ''اور حضرت آدم کی معصیت سہو اور نسیان اور ذہول اور غفلت کی بناء پر تھی اس لئے انکو بارگاہِ خداوندی سے کلمات معذرت کا القاء اور الہام ہوا (معارف القرآن جلد ا صفحہ ۱۳۳)

علماء دیوبند کے ان مفسر صاحب کی اس تفسیر سے پتہ چلا کہ انبیاء اکرام کی بھول چوک کوئی گناہ نہیں۔اور یہی بات مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی۔باقی خود دیوبندی وہابی مفتری نے حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب کا یہ حوالہ نقل کیا کہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ کے نزدیک ''شیطان نہ ہی کسی نبی کو گمراہ کرسکتا اور نہ ہی ان سے گناہ کرا سکتا''۔لہذا جو خبیث معنیٰ دیوبندی مفتری اخذ کر کے عوام الناس کے سامنے پیش کرنا چاہتا تھا وہ خود اس کے اپنے نقل کردہ حوالہ سے ختم ہو گیا۔الحمدللہ عزوجل۔

اب رہا ''شیطان کا ان کو بھول چوک کروانے کا اعتراض تو ''نور العرفان ص ۴۷۹'' کی اسی عبارت میں صاف لکھا ہے کہ ''شیطان نبی کو گمراہ نہیں کرسکتا اور ان سے گناہ نہیں کرا سکتا'' اور یہ بات خود دیوبندی مفتری نے

بھی اپنی اسی کتاب میں لکھی لہذ ااس سے بھی بالکل واضح ہوگیا کہ بھول چوک جن کاموں کو کہا گیا وہ خلاف اولیٰ کام ہیں ۔کوئی گمراہی و گناہ نہیں ۔ خود علماء دیو بند نے بھی اپنی کتب و تفاسیر میں اس بات کا اقرار کیا ہے۔ کہ شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کو لغزش میں ڈالا تھا۔ ملاحظہ کیجیے۔

☆ دیـــو بندی مفسرین نے لکھا کہ ''اب ابلیس کو ایک موقعہ ہاتھ آیا اور اس نے حضرت آدم وحوا کے دل میں وسوسہ ڈالا کہ شجر ''شجر خلد'' ہے...... یہ سن کر حضرت آدم کے انسانی اور بشری خواص میں سب سے پہلے نسیان (بھول چوک) نے ظہور کیا (گلدستہ تفاسیر ۱/۱۱۶)۔

جی دیو بندی مفتری یہ تو آپ کے گھر کے وہابی بزرگ ہیں جو یہ کہہ رہے ہیں کہ ابلیس نے حضرت آدم وحوا کے دل میں وسوسہ ڈالا...... (آدم علیہ السلام پر) سب سے پہلے نسیان نے ظہور کیا۔لہذا اب بتاؤ کہ کیا کہوں گے؟ مزید آگے چلئے اور مزید اپنے دیو بندی مذہب کے حوالے ملاحظہ کیجیے۔

☆ علماء دیو بند کی مشہور تفسیر میں شیطان کے بارے میں ہے کہ شیطان کی ''اسی حیثیت نے اندر جا کر حضرت آدم وحوا سے گفتگو کی اور ان کو لغزش میں ڈال دیا (گلدستہ تفاسیر ۱/۱۱۶)۔

☆ دیـــو بندی تفسیر میں لکھا ہے کہ ''حضرت آدم کے ظلم کے معنی یہ ہیں کہ اے پروردگار ہم نے شیطان کے دھوکہ میں آ کر اپنا نقصان کیا۔ (گلدستہ تفاسیر جلد۲ ص ۴۸۴)۔

☆ علماء دیـــو بند حضرت آدم علیہ السلام کی لغزش کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ''ممکن ہے کہ (شیطان نے)بغیر (آدم علیہ السلام سے) ملاقات کے ان کے دل میں وسوسہ ڈالا ہوا، اور یہ بھی ممکن ہے کہ شیطان جنات میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ نے جنات کو بہت سے ایسے تصرفات پر قدرت دی ہے جو عام طور پر انسان نہیں کر سکتے ان کو مختلف شکلوں میں متشکل ہو جانے کی بھی قدرت دی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اپنی قوت جنیہ کے ذریعے مسمر یزم کی صورت سے آدم وحوا کے ذہن کو متاثر کیا ہو، (گلدستہ تفاسیر جلد اول صفحہ ۱۲۱)

☆ اسی دیو (شیطان) بندی تفسیر میں شیطان کے بارے میں ہے ''غرض شیطان نے کوشش کی کہ عصیان کرا کر آدمؑ کے بدن سے بطریق مجازات جنت کا خلعت فاخرہ اتوادے۔ یہ میرا خیال ہے۔ (گلدستہ تفاسیر جلد۲ زیر آیت مذکورہ صفحہ ۴۸۲)

پتہ چلا کہ دیـــو بندی مذہب میں شیطان انبیاء کرام کو لغزش و دھوکہ میں ڈال سکتا ہے بلکہ ان سے عصیان کرا سکتا ہے۔مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر میں تو صرف ''بھول'' کی بات پر دیـــو مفتری نے اعتراضات کی بارش برسادی۔لیکن یہاں خود دیـــو بندی علماء و اکابرین کی تفاسیر میں تو بات آگے چلی گئی کہ شیطان ان کو لغزش میں ڈال سکتا ہے، یہ شیطانی دھوکے میں آ سکتے ہیں، شیطان ان کو عصیان میں مبتلا کر سکتا ہے۔لہذا دیو بندی مفتری نے ناسمجھی میں اپنے دیو بندی اکابرین کے مذہب کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ کنواں تو ہم اہل سنت و جماعت کے لئے گھودا تھا لیکن اس میں دیو بندی اکابرین ومفسرین گر کر مٹی میں مل گے۔

دیو بندی مفتری نے ان سب باتوں کو ہم سنیوں کے خلاف اس لئے لکھا کہ دیو بندی استدلال کے مطابق یہ باتیں شیطان سے محبت کی دلیل ہیں تو اب ہمارے پیش کردہ دیو بندی حوالہ جات سے دیو بندی مفتری کے استدلال کے مطابق دیو بندی علماء کی شیطان سے محبت ثابت ہوئی ۔مبارک ہو تمھارا یہ سلسلہ تاقیامت قائم رہے۔

دیوبندی مفتی اپنے اعتراض کی زد میں

دیو بندی نے نور العرفان ص ۴۷۹'' کی یہ عبارت لکھی کہ ''شیطان نبی کو گمراہ نہیں کرسکتا اور ان سے گناہ نہیں کرا سکتا، مگر ان سے بھول چوک کرا سکتا ہے۔ (بریلویوں کی شیطان سے محبت صفحہ ۱۴) تو اس عبارت کو لکھ کر دیو بندی مفتری نے لکھا کہ ''شیطانی قدرت کا کس واضح انداز میں اقرار ہو رہا ہے؟'' (بریلویوں کی شیطان سے محبت صفحہ ۱۴)

یعنی دیو بندی مفتی کے اصول کے مطابق شیطان کا وسوسہ ڈالنا شیطان کی قدرت یا طاقت کا اقرار کرنا ہے تو دیـــو بندی مفتری کے اصول کے مطابق علماء دیو بند نے شیطان کی یہ قوت وطاقت تسلیم کر لی ہیں۔ کیونکہ ہمارے پیش کردہ مذکورہ بالا دیو بندی کتب کے حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ دیو۔بندیوں کے مطابق

☆ ''ابلیس...... نے حضرت آدم وحوا کے دل میں وسوسہ ڈالا (گلدستہ تفاسیر ۱/۱۱۶)

☆ شیطان نے حضرت آدم......کو لغزش میں ڈالا (گلدستہ تفاسیر ۱/۱۱۶)

☆ ''حضرت آدم...... نے شیطان کے دھوکہ میں آ کر اپنا نقصان کیا۔ (گلدستہ تفاسیر جلد۲ ص ۴۸۴)

لہذا دیوبندی مفتری کے مطابق شیطان کیلئے یہ قدرت علماء دیوبند نے تسلیم کی۔اور جواعتراض ہم پر کرنے نکلے تھے خود دیوبندی علماء کے گلے کا پھندہ بن گیا۔لہذا اب اگر دیوبندی مفتری میں ہمت ہے تو اپنے ان دیوبندی علماء پر بھی وہی فتوے جاری کرے جو کہ ہم سنیوں پر کیا ہے۔

کیا انبیاء کرام علیہم الصلوۃ السلام کے قریب شیطان نہیں آ سکتا؟

دیو(شیطان) بندی مفتی نے علماء اہل سنت کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے آنکھیں بند کر کے یہ اعتراض کر دیا کہ ''انبیاء کرام علیہم السلام جو کہ مقدس و پاکیزہ نفوس کے مالک ہوتے ہیں شیطان ان کو بھول چوک کرائے یہ تو دور کی بات ہے وہ تو انبیاء کے قریب بھی نہیں بھٹک سکتے'' (بریلویوں کی شیطان سے محبت صفحہ۱۴)

جواب:

دیوبندی مفتری کہتا ہے کہ شیطان ''انبیاء کے قریب بھی نہیں بھٹک سکتے'' لیکن اس کے برعکس دیوبندیوں کے شیخ الاسلام ابن تیمیہ صاحب کہتے ہیں کہ ''جب حقیقت حال یہ ہو کہ شیطان، انبیاء کرام علیہم السلام کے پاس بھی آتے ہیں ان کو اذیت پہنچاتے ہیں ان کی نماز میں فساد اور خلل ڈالتے ہیں تو دوسرے لوگوں کا کیا حال ہوگا۔(کتاب الوسیلہ ۷۳)

دیوبندی مفتری کا کہنا کچھ اور ہے اور دیوبندی شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا کہنا کچھ اور ہے۔اولاً تو بتایا جائے کہ ان دونوں وہابیوں میں سے کس کی بات سچی اور کسی کی جھوٹی ہے؟ اگر دیوبندی مفتری کی بات سچی مانی جائے تو دیوبندیوں کے شیخ السلام ان کے فتوے کی زد میں آتے ہیں اور جھوٹے بھی کہلاتے ہیں اور اگر ابن تیمیہ کی بات مانی جائے تو دیوبندی مفتری صاحب کا دعویٰ ان کے برعکس ثابت ہوتا ہے۔بحرحال اگر دیوبندی مفتری صاحب اگر سچے ہیں تو ابن تیمیہ کے بارے میں علماء دیوبند کا کیا حکم ہے؟

اب دو مشہور روایات ملاحظہ کیجیے اور دیوبندی مفتری کی اس بات کا خود فیصلہ کیجیے کہ کس حد تک صحیح ہے؟

حضرت ابراھیم علیہ السلام نے شیطان کو کنکریاں کیوں ماریں؟

تمام مسلمان جب حج پر جاتے ہیں تو شیطان کو کنکریاں مارتے ہیں، کیا دیوبندی مفتری صاحب ہمیں بتانا پسند کریں گے کہ یہ کنکریاں سب سے پہلے کس نے ماریں؟ اور کس کو ماریں؟ اور کیوں ماریں؟ اگر نہیں بتا سکتے تو سنئے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حضرت ابراھیم علیہ السلام کو قربانی کو حکم ہوا تو منی میں شیطان نے آپ کا مقابلہ کیا لیکن آپ جیت گئے، پھر حضرت جبریل آپ کو جمرہ عقبیٰ پر لے گئے لیکن شیطان نے وہاں بھی رکاوٹ ڈالنا چاہی تو آپ نے اس کو سات کنکریاں ماریں اور چل پڑے، پھر شیطان نے جمرہ وسطیٰ میں آ کر رکاوٹ ڈالنا چاہی تب بھی آپ نے سات کنکریاں ماریں حتی کہ وہ بھاگ گیا۔(شعب الایمان بیہقی۔ بحوالہ تاریخ جن وشیاطین صفحہ 337) اسی طرح اس قسم کی روایات مسند احمد، مجمع الزوائد، کنز العمال کے حوالے سے اسی کتاب میں موجود ہے۔

لہذا دیوبندی مفتری صاحب بتایئے کہ اس بارے میں کیا کہتے ہو؟ کیا ان مقامات پر شیطان وسوسے ڈالنے کے لئے نہیں پہنچا تھا؟ دیوبندی مفتری تو کہتا ہے کہ شیطان ''انبیاء کے قریب بھی نہیں بھٹک سکتے'' (بریلویوں کی شیطان سے محبت صفحہ۱۴) لیکن اس روایت سے تو ثابت ہوا بلکہ تمام مشرق تا مغرب کے مسلمان یہی بات مانتے ہیں کہ حضرت ابراھیم علیہ السلام نے شیطان کو کنکریاں اسی وجہ سے ماریں تھیں کہ وہ قربانی کے عمل کو روکنے کیلئے آ پہنچا تھا۔اب بتایئے کہ دیوبندی مفتی کی بات کو مانا جائے کہ اس روایت کو؟ لیکن یاد رہے کہ حملہ یا وسوسے ڈالنے کی کوشش کرنا ایک الگ بات ہے اور گناہ میں مبتلا کرنا ایک الگ بات ہے، مزید وضاحت آگے آرہی ہے۔

شیطان لعین ''آنحضرت ﷺ'' کے مقابلہ میں

تاریخ جنان وشاطین میں دیوبندی مترجم نے یہی مذکورہ بالا ہیڈنگ لگائی۔اور لکھا کہ ''حضرت ابو الدردا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہوئے تو ہم نے آپ کو یہ

فرماتے ہوئے سنا’’اعوذ باللہ منك ‘‘میں تجھ سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ پھر آپ نے تین مرتبہ فرمایا ’’العنك بلعنة الله ‘‘میں تجھ پر خدا کی لعنت بھیجتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے اس طرح سے ہاتھ بڑھایا گویا کہ وہ کوئی شئے پکڑنا چاہتے ہیں جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! ہم نے آپ سے ایسی بات سنی ہے جو آپ نے پہلے کبھی نہیں فرمائی اور آپ نے اپنے ہاتھ بھی پھیلائے تھے۔(آپ ﷺ نے) فرمایا اللہ کا دشمن ابلیس آگ کا شعلہ لے کر آیا اور اس کو میرے منہ میں دینا چاہا تو میں نے کہا’’اعوذ باللہ منك ‘‘تو وہ پیچھے نہ ہٹا، میں نے پھر یہی (تین مرتبہ لعنت بھیجی) تب بھی نہ ہٹا۔ تو میں نے اس کے گرفتار کرنے کا ارادہ کر لیا۔ اگر ہمارے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو صبح کو بندھا ہوا ہوتا اور مدینہ والوں کے بچے اس سے کھیلتے ہوتے۔(مسلم نسائی[منہ] مسلم کتاب المساجد حدیث ۴۰، نسائی کتاب السہو باب ۱۹، دلائل النبوۃ بیہقی ۷/ ۹۸ بحوالہ تاریخ جنات وشیاطین 349,350 وہابی مترجم) علماء وہابیہ کے شیخ الاسلام ابن تیمیہ کتاب الوسیلہ مترجم میں بھی یہی روایات صفحہ 70 پر موجود ہیں۔

اسی کتاب’’تاریخ جنات وشیاطین‘‘ کے آخری صفحہ میں لکھا ہے کہ’’امام بغویؒ شرح السنہ میں ذکر کرتے ہیں کہ ابلیس مشرک کی طرح طاہر العین ہے اور انہوں نے استدلال اس سے کیا کہ آنحضرت ﷺ نے شیطان کو نماز میں پکڑا تھا اور نماز نہیں توڑی تھی، تو اگر ابلیس نجس ہوتا تو آپ اس کو نماز میں نہ پکڑتے۔ ہاں یہ نجس الفعل اور خبیث الطبع ضرور ہے (تاریخ جنات وشیاطین 420 مترجم دیوبندی)۔

لہذا مفتی احمد خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے جو بات لکھی ان جیسی روایات کے پیش نظر ہی لکھی کہ شیطان کے حملے یعنی وسوسے کوئی بھی محفوظ نہیں۔

لیکن یادر ہے کہ حملہ یا وسوسے ڈالنے کی کوشش کرنا ایک الگ بات ہے اور گناہ میں مبتلا کرنا ایک الگ بات ہے، پھر وسوسہ اور گناہ دو الگ الگ باتیں ہیں۔ پھر برگزیدہ ہستیوں پر حملے کرنا اور حملے میں کامیاب ہونا دونوں ایک ہی بات نہیں۔ بلکہ دیکھئے ان روایات سے شیطان کا حملہ کرنا ثابت ہوتا ہے لیکن اللہ عزوجل نے اس کو یہ طاقت وقوت ہرگز نہیں دی کہ اس کا تسلط کسی نبی پر چل سکے۔

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی کتب وتفاسیر میں بار بار یہی کہا گیا کہ’’ وہ شیطان کے تسلط سے معصوم و

محفوظ ہیں‘‘(نور العرفان ۷۹۰) اور عصمت الانبیاء کے بارے میں ہم پہلے بات کر چکے اور قرآن پاک بھی یہی فیصلہ ہے۔ اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِیْنَ ۔ بیشک میرے بندوں پر تیرا کچھ قابو نہیں سوا ان گمراہوں کے جو تیرا ساتھ دیں (پارہ14 الحجر آیت 42) اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِیْلًا ۔ بیشک جو میرے بندے ہیں۔ ان پر تیرا کچھ قابو نہیں اور تیرا رب کافی ہے کام بنانے کو (پارہ15 الاسراء65)۔

دیو-بند مفسیرین پر دیو-بندی مفتری کے فتوے

جی **دیــو** بندی مفتری صاحب! اب آنکھیں کھولو اور دیکھو کہ جو اعتراض تم خواہ مخواہ گھڑ کر علماء اہل سنت و جماعت پر لگانا چاہتے تھے وہی سب تو تمھاری دیوی بن کے متاثرین **دیــو** بندی مفسرین پر عائد ہوئے۔ اب **دیو** بندی مفتری کا یہ اعتراض دوبارہ پڑھئے’’انبیاء کرام علیہم السلام جو کہ مقدس و پاکیزہ نفوس کے مالک ہوتے ہیں شیطان ان کو بھول چوک کرائے یہ تو دور کی بات ہے۔ وہ انبیاء کرام کے قریب بھی نہیں بھٹک سکتا...... اگر یہ عقیدہ رکھا جائے تو کفار کی طرف سے یہ اعتراض وارد ہو سکتا ہے کہ اگر انبیاء کرام علیہم السلام سے بھول چوک ممکن ہے اور شیطان بھول چوک کرا سکتا ہے تو پھر قرآن اور شریعت سے متعلق یقینیت کہاں رہی‘‘۔

اب خود فیصلہ کیجیے کہ کیا علماء **دیــو** بند کے مذکورہ بالا مفسرین اسی **دیــو** بندی مفتری کے اعتراضات سے محفوظ رہے؟ ہرگز نہیں۔ لہذا معلوم ہوا کہ **دیو** بندی مفتری نے جو اعتراض ہمارے مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ پر کیا تھا وہ محض بغض وعناد کی بناء پر تھا ورنہ اگر اس کے دل میں کچھ بھی خوف خدا ہوتا تو اپنے گھر کی خبر لیتا۔

اعتراض: ’’شیطان کے وسوسہ سے انبیاء بھی محفوظ نہیں‘‘۔

’’کوئی شخص کسی جگہ شیطان کے وسوسے سے محفوظ نہیں، آدم علیہ السلام مقبول بارگاہ تھے اور جنت محفوظ مقام تھا مگر وہاں داؤ مار دیا‘‘ (نور العرفان ص ۲۴۱)

’’تمام انبیاء و اولیاء شیطان سے پناہ مانگتے رہے کیونکہ اگرچہ وہ شیطان کے تسلط سے معصوم ومحفوظ ہیں مگر وسوسے سے کوئی امن میں نہیں‘‘ (نور العرفان ص ۷۹۰)

''ابلیس نے چار طرح آدم علیہ السلام کو وسوسے دے کر ورغلایا'' (تفسیر نعیمی ص ۸۹۸ ج ۱۶)

''وسوسہ ابلیس اور آپ کی خطاء ونسیان، رونا، توبہ کرنا اور ابدی زندگی کے لالچ، دائمی بادشاہت مل جانے کی خواہش، ابلیس کے جانسے میں آجانا، اس کا داؤ چل جانا...... یہ سب کچھ آپ کی بشریت کی واردات ہے (تفسیر نعیمی ج ۱۶)

جواب:

دیوبندی مفتری صاحب قرآن پاک اور پھر اپنے گھر کے **دیو**بندی علماء کی تفاسیر کا مطالعہ کر لیتا تو کبھی ایسی بدفہمی کا مظاہرہ نہ کرتا۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

۞فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ۔ وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ۔ پھر بہکایا (وسوسہ) ان کو شیطان نے تاکہ کھول دے اُن پر وہ چیز کہ اُن کی نظر سے پوشیدہ تھی اُن کی شرمگاہوں سے اور وہ بولا کہ تم کو نہیں روکا تمہارے رب نے اس درخت سے مگر اسی لئے کہ کبھی تم ہو جاؤ فرشتے یا ہو جاؤ ہمیشہ رہنے والے۔ اور اُن کے آگے قسم کھائی کہ میں البتہ تمہارا دوست ہوں پھر مائل کر لیا اُن کو فریب سے (الاعراف 20،21)

☆**دیو**بندی مفسرین نے لکھا کہ ''اب ابلیس کو ایک موقعہ ہاتھ آیا اور اس نے حضرت آدم وحوا کے دل میں وسوسہ ڈالا کہ شجر ''شجر خلد'' ہے...... یہ سن کر حضرت آدم کے انسانی اور بشری خواص میں سب سے پہلے نسیان (بھول چوک) نے ظہور کیا...... اور انہوں نے اس درخت سے پھل کھالیا (گلدستہ تفاسیر ۱/۱۱۶)۔

☆اسی طرح قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے کہ ''فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ۔ تو شیطان نے اسے وسوسہ دیا بولا اے آدم کیا میں تمہیں بتادوں ہمیشہ جینے کا پیڑ اور وہ بادشاہی کہ پرانی نہ پڑے (طٰہ 120)

☆**دیو**بندی تفسیر میں ہے کہ ''پس وہ ہمارے اس عہد کو بھول گئے اور شیطان کی قسم کھانے سے دھوکہ کھا گئے ......ابلیس کے وسوے سے ان کی طبعیت نرم پڑ گئی...... اس لئے نسیان واقعہ ہوا۔ (گلدستہ تفاسیر جلد ۵ طہ صفحہ

۱۶۵)

☆**دیو**بندی تفسیر میں ہے کہ ''شیطان نے اس طرح سے حضرت آدمؑ کو دھوکہ دیا'' (گلدستہ تفاسیر جلد ۵ طہ صفحہ ۱۶۶)

☆**دیو**بندی مفسرین نے لکھا کہ ''اس طرح شیطان کے دھوکے میں آکر شجرہ ممنوعہ کو شجرۃ الخلد سمجھ بیٹھے۔ اور بھولے سے اپنے پیروردگار کی نافرمانی اور خلاف حکم کر بیٹھے۔ پس اس طرح وہ راہ صواب سے ہٹ گئے اور لغزش کھا گئے۔ (گلدستہ تفاسیر جلد ۵ طہ صفحہ ۱۶۷)۔

☆اسی طرح علمائے **دیو**بند کی دوسری مشہور معتبر تفسیر میں ہے کہ ''حضرت آدم اور حواء دونوں جنت پر شیدا اور فریضہ تھے اس لئے ابلیس کی قسم سے دھوکہ میں آگئے (معاف القرآن جلد ۱ ص ۱۳۸)

☆خود علماء **دیو**بند کی مشہور تفسیر میں ہے کہ ''یعنی باوجود نبوت و رسالت کے پھر میں بشر ہوں فرشتہ نہیں۔ تمہاری طرح کھاتا اور پیتا ہوں۔ اپنی حوائج ضروریہ کیلئے بازاروں میں بھی آتا جاتا ہوں۔ یہ سب بشریت کے لوازم اور خواص ہیں۔ نبوت و رسالت کے منافی نہیں۔ بہرحال سہو اور نسیان انسانیت کے لوازم میں سے ہے ......سہو اور نسیان بھی نبوت اور عصمت کے منافی نہیں۔ (معارف القرآن ج ۱ صفحہ ۱۴۱)۔

☆اسی **دیو**بندی تفسیر میں ہے ''شیطان تاک میں تھا کہ ان سے کوئی گناہ اور لغزش صادر ہو...... چنانچہ حضرت آدمؑ کے بہکانے اور پھسلانے کی فکر شروع کی۔ حضرت آدم اور حضرت حواؑ کے پاس گیا...... حضرت آدمؑ اور حواؑ ابلیس کی ان دلفریب باتوں سے تردد اور اضطراب میں پڑ گئے...... اور قرب اور وصال کے حصول کے شوق میں **لاتقربا ھذہ الشجرۃ** کے حکم سے ذہول ہو گیا اور اس کی عداوت کو بھی بھول گئے...... پس شیطان نے آدمؑ اور حواؑ کو اس درخت کے بچنے سے اس طرح پھسلا دیا اور معلوم نہیں کہ حضرت حواؑ اور حضرت آدمؑ کے سامنے اس لعین نے کیا کیا دلفریب باتیں بنائی ہونگی جس سے وہ دھوکہ میں آ گئے...... (اسی میں آگے لکھا کہ) ''شیطان نے بذریعہ وسوسہ حضرت آدمؑ اور حواؑ کو لغزش دی (معارف القرآن جلد ۱ صفحہ ۱۳۰ تا ۱۳۳)

اعتراض: ''حضور ﷺ کو بعض آیات کا نسیان''

''کہ یہ ممکن ہے کہ (حضور ﷺ کو) بعض آیات کا نسیان ہوا ہو'' (ملفوظات حصہ۳ ص۹)

''ممکن ہے'' بول کر قرآن سے متعلق جو شکوک پیدا کرنے چاہتے تھے اور شیعیت کے لئے جو راستہ ہموار کرنا چاہتے تھے وہ اس میں انشاءاللہ ناکام رہیں گے''۔ (بریلویوں کی شیطان سے محبت ۱۵)

جواب:

نبی ﷺ کو سہو (بھول) ہونا کسی حکمت الٰہیہ پورا کرنے کے لئے ہوسکتا ہے، دماغی کمزوری سے بھولنا عیب ہے اس سے آپ ﷺ پاک ہیں۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے: میں بھولتا نہیں بلکہ بھلایا جاتا ہوں۔ (الشفاء، موطا)

......پس نبی کا از خود بھولنا عیب ہے مگر منجانب اللہ بھلایا جانا اور بھولنا عیب ہرگز نہیں۔ حافظہ کی کمزوری یا نسیان کی بیماری سے آپ ﷺ پاک ہیں۔ بلکہ آپ ﷺ تو دوسروں کو حافظہ عطا فرماتے ہیں، آپ ﷺ پر درود پڑھنے سے بھولا ہوا حافظہ واپس آجاتا ہے۔

ما ننسخ من آية او ننسها۔ سورۃ البقرۃ:۱۰۶: جب کوئی آیت ہم منسوخ فرمادیں یا بھلادیں......

سنقرئك فلا تنسى الا ماشاء الله ۔سورۃ الاعلیٰ:۶۔۷: اب ہم تمہیں پڑھائیں گے کہ تم نہ بھولو گے مگر جو اللہ چاہے۔ تفسیر زاد المسیر ابن جوزی میں ہے: قوله عزّ وجلّ :

سَنُقْرِئُكَ فَلا تَنْسى إِلَّا ما شاءَ اللَّهُ فيه ثلاثة أقوال :

أحدها :إلا ما شاء الله أن ينسخه فتنساه، قاله الحسن، وقتادة .

والثاني :إلا ما شاء الله أن تنساه ثم تذكره بعد. حكاه الزّجّاج .

والثالث :أنه استثناء ألّا يقع، قال الفرّاء :لم يشأ أن ينسى شيئاً، فإنما هو كقوله تعالى: خالِدِينَ فِيها ما دامَتِ السَّماواتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا ما شاءَ رَبُّكَ ، ولا يشاء .

منسوخ التلاوۃ والحکم بھلائی گئیں یا نہیں؟ دونوں قول موجود ہیں۔ حضرت حسن وحضرت قتادہ منسوخ آیات کے بھلائے جانے کا قول کرتے ہیں۔ حضرت فراء فرماتے ہیں کہ نہ اللہ نے چاہا اور نہ یہ بھلانا واقع ہوا۔ اسی لئے امام احمد رضا نے احتمال وامکان ذکر کیا ہے۔

اعتراض: ''ابلیس آواز کی مشابہت کرسکتا ہے''

''ابلیس پیغمبر کی شکل تو نہیں بن سکتا مگر آواز ان کی آواز سے مشابہ کردیتا ہے'' (نور العرفان ۵۳۱، مواعظ نعیمہ ۱/۱۴۱)

''بریلوی جماعت کا کیسا ایمان شکن عقیدہ ہے کہ پیغمبر کی خوبصورت آواز کے مشابہ ابلیس لعین کی آواز ہو سکتی ہے'' (بریلویوں کی شیطان سے محبت ۱۶)

جواب:

اولاً: تو وہابی اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں خود ان کے نیم حکیم اَشرفعلی تھانوی نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ شیطان ''اللہ'' کی صورت اختیار کرسکتا ہے، اسی تھانوی نے ہمارے پیارے صحابہ اکرام علیہم الرضوان کے بارے میں لکھا کہ شیطان ''صحابہ'' کی صورت اختیار کرسکتا ہے۔ لہذا **دیو**بندی مفتری یہاں بھی ہمت سے کام لے اور یہ کہے کہ **دیــــو**بندیوں کا کیسا ایمان شکن عقیدہ ہے کہ اللہ کی صورت اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کی صورتیں اختیار کرنے پر شیطان کو قادر مانتے ہیں۔ لیکن گھر کے لئے تو **دیــــو**بندیوں کے انصاف کا ترازہ ہی جدا ہے، اپنے **دیو**بندی علماء پر تو کسی قسم کا فتوے نہیں لگتے، فتوے تو صرف سنیوں کے لئے ہیں۔

دوم: شیطان اپنی آواز حضور ﷺ کی آواز کے مشابہ کرسکتا ہے۔ اس مسئلہ میں علماء امت کا اختلاف ہے۔ اس سلسلہ میں جو مختلف روایات پائی جاتی ہیں۔ ان میں اضطراب ہے جو قابل استدلال نہیں، نیز ان روایات میں ایسی روایات موجود ہیں جو کہ مجاہیل اور متہم بالکذب ہیں۔ طوالت کے پیش نظر مختصر اور جامع و مدلل جواب دینے پر اکتفا کرتے ہیں۔

☆علامہ خفاجی حنفی علیہ الرحمۃ شرح شفاء میں لکھتے ہیں ''(راکثر الطرق) التی روایات منها (عنهم فیهما) ای فی هذه القصة (واهیه) ساقطة ـ الخ(۲) و اختلاف کلماته ،هو قریب من الاضطراب ـ الخ(۳) وفی سیرة مغلطائی: ان الشیطان والقاه فی امنیه کما ذکره الکلبی عن باذان عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما، وقد قالو: انه باطل نقلاً و عقلاً و سیاتی ما فی سنده ـ(۴) کلبی کے متعلق علامہ جرجانی اور ابن معین فرماتے ہیں ''انه یضع الاحادیث و کذاب لا یحتج به'' (۵) محدث بزار فرماتے ہیں: انه کذاب وضاع لا یو ثق به (نسیم الریاض جلد۵ص۲۶۲ تا

۲۶۶) علماء سے سہو ہو جانا ممکن ہے۔(بحوالہ آئینہ اہلسنت ۵۵۳)

سوم: خود علماء **دیو** بند کے حکیم اشرفعلی تھانوی نے تو یہاں تک لکھا کہ "ایک واقعہ کی تحقیق کی غلطی ہے، جو علم و فضل یا ولایت بلکہ نبوت کے ساتھ بھی جمع ہو سکتی ہے"۔(بوادر النوادر صفحہ ۱۹۷)۔لہذا جب مذہب وہابیہ اس بات کا قائل ہے کہ واقعہ کی تحقیق میں غلطی نبوت کے ساتھ بھی جمع ہو سکتی ہے تو امت محمدی ﷺ کے علماء سے اگر کسی واقعہ میں سہو ہو جائے تو تنقید کا نشانہ کیوں بناتے ہیں علماء سے سہو ہو جانا ممکن ہے مگر اس وجہ سے ان پر طعن کرنا قطعاً جائز نہیں۔

چھارم: خود علماء **دیو** بند شیخ التفسیر والحدیث مولانا محمد ادریس کاندھلوی **دیو** بندی نے بھی اپنی تفسیر معارف القرآن میں قرآن پاک کی اس آیت "وَمَآ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ مِنۡ رَّسُوۡلٍ وَّلَا نَبِىٍّ اِلَّاۤ اِذَا تَمَنّٰۤى اَلۡقَى الشَّيۡطٰنُ فِىۡۤ اُمۡنِيَّتِهٖ‌ فَيَنۡسَخُ اللّٰهُ مَا يُلۡقِى الشَّيۡطٰنُ ثُمَّ يُحۡكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ‌ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ۙ‏" ۔اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول یا نبی بھیجے سب پر یہ واقعہ گزرا ہے کہ جب انہوں نے پڑھا تو شیطان نے ان کے پڑھنے میں لوگوں پر کچھ اپنی طرف سے ملا دیا تو مٹا دیتا ہے اللہ اس شیطان کے ڈالے ہوئے کو پھر اللہ اپنی آیتیں پکی کر دیتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے (سورۃ حج زیر آیت 52) کے تحت دیو (شیطان) بندی مفسر شان نزول میں لکھتے ہیں کہ "مفسرین نے اس آیت کے شان نزول میں ایک قصہ ذکر کیا جو اشکال کا سبب بنا اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آیت کی تفسیر سے پہلے اس قصہ کو ذکر کر دیا جائے وہ قصہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ مکہ میں آنحضرت ﷺ نے سورۃ نجم ایک مجلس میں پڑھی جس میں مشرکین مکہ بھی حاضر تھے جب آپ ﷺ اس آیت یعنی " اَفَرَءَيۡتُمُ اللّٰتَ وَالۡعُزّٰىۙ‏ ۔ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الۡاُخۡرٰى " (النجم ۱۹، ۲۰) پر پہنچے تو شیطان نے اس کے ساتھ آپ کی طرف سے یہ الفاظ پڑھ دیئے۔ "تلك الغرانیق العلی۔ وان شفاعتھن لترتجی" ......شیطان نے یہ عبارت آپ ﷺ کے لہجے میں آپ ﷺ کے کلام کے ساتھ اس طرح ملا کر پڑھی جس سے لوگوں نے یہ سمجھا کہ یہ الفاظ آپ ﷺ ہی کی زبان سے نکلے ہیں۔ الخ......

[یہ لکھنے کے بعد **دیو** بندی مفسر آگے لکھتے ہیں کہ] اس قصہ کے بارہ میں علماء کے دو گروہ (ہیں) چونکہ یہ قصہ بظاہر منصب نبوت اور شان عصمت کے خلاف معلوم ہوتا ہے کہ شیطان کو یہ قدرت حاصل ہو جائے کہ نبی کی

اثناء تلاوت میں اپنی طرف سے کوئی آمیزش کر سکے اس لئے اس قصہ کی روایت کے بارے میں علماء کے دو گروہ ہو گئے۔ علماء کی ایک جماعت یہ کہتی ہے کہ یہ قصہ بالکل باطل اور بے اصل اور موضوع ہے اور علماء کے دوسری جماعت کہتی ہے کہ یہ قصہ بالکل بے اصل نہیں بلکہ فی الجملہ کسی درجہ میں اس کا ثبوت ملتا ہے جس کو روایت کی تفصیل دیکھنا منظور ہو وہ تفسیر در منثور کو دیکھئے۔ بہر حال اس قصہ کی روایت کے بارے میں علماء کے دو گروہ ہو گئے......

گروہ اول: امام بیہقی اور امام ابن حذیمہ اور قاضی عیاض اور امام رازی اور امام بزار اور امام ابو منصور ماتریدہ وغیرہ رحمہم اللہ اور دیگر حضرات محققین یہ فرماتے ہیں کہ یہ قصہ بالکل باطل ہے...... **دوسرا گروہ**: دوسرا گروہ علماء کا وہ ہے جو یہ کہتا ہے کہ یہ قصہ اگرچہ پورا صحیح نہیں مگر بالکلیہ باطل اور بے اصل بھی نہیں بلکہ فی الجملہ ثبوت رکھتا ہے۔ حافظ عسقلانیؒ اور جلال الدین سیوطیؒ کا میلان اسی طرف ہے اس لئے کہ یہ قصہ متعدد اسانید سے منقول ہے اگرچہ ان میں سے بعض روایتیں مرسل ہیں اور بعض منقطع ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ کی کچھ نہ کچھ اصل ہے......(معارف القرآن جلد ۵ سورۃ حج زیر آیت 52 صفحہ ۳۱۸ تا ۳۳۲)

اس تفصیلی گفتگو کا مقصد صرف اتنا ہے کہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی ایسی روایات [جن کا ذکر دوسرے گروہ کے علماء نے کیا] کے پیش نظر سہو ہو گیا ہے۔ اور اگر اب مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ پر اعتراض کرتے ہیں تو مذکورہ بالا صفحات پر ہم نے جس دوسرے گروہ کا ذکر علماء **دیو** بند کی تفسیر کے حوالے سے پیش کیا، ان علماء پر بھی فتوے لگانے چاہیں۔ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ پر تو تنقید کی جائے اور حافظ عسقلانی اور جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین جیسے اکابرین امت کو نظر انداز کر دیا جائے۔

پنجم: اسی طرح خود **دیو** بندی مفسر کاندھلوی صاحب کی تفسیر میں ہے کہ "پس ایسی حالت میں شیطان نے آپ ﷺ کی آواز بنا کر یہ الفاظ پڑھ دیئے جو کفار اور مشرکین شیطان کے قریب تھے انہوں نے ان الفاظ کو سنا اور گمان کیا کہ یہ الفاظ حضور ﷺ ہی کے ہیں اور حضور پر نور ﷺ نے اسی طرح پڑھا ہے (معارف القرآن جلد ۵ سورۃ حج زیر آیت 52 صفحہ ۳۳۰)

مزید آگے دیوبندی مفتری لکھتے ہیں کہ ''غرض یہ ہے کہ یہ الفاظ حضور پرنور ﷺ نے ہرگز ہرگز اپنی زبان مبارک سے نہیں پڑھے بلکہ حضور ﷺ کو تو اس کا علم بلکہ تصور بھی نہ تھا شیطان نے آپ کی آواز میں آواز ملا کر پڑھ دیئے جن کو کفار نے سن کر مشہور کر دیا جو فتنہ کا سبب بن گیا۔ (معارف القرآن جلد ۵ صفحہ ۲۳۱)

بلاتی ہیں موجیں طوفانوں میں اترو — کہاں تک چلو گے کنارے کنارے

اب ''دیوبندی'' مفتری کے فتوے کے مطابق علماء دیوبند کے مفسر ادریس کاندھلوی صاحب بے ادب و گستاخ قرار پائے۔ میرے خیال سے اہل حق و انصاف کے لئے اتنی تفصیل ہی کافی ہے رہے ڈھیٹ و ہٹ دھرم قسم کے لوگ تو ان کے ماننے یا نہ ماننے سے اہل سنت و جماعت پر کچھ فرق نہیں پڑتا۔

اہل حدیث کے شیخ الاسلام اور تفسیر میں غلطیاں

☆ غیر مقلدین اہلحدیث کے شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری صاحب نے ایک تفسیر لکھی جس میں الٹے سیدھے مسائل لکھنے پر مسلک اہلحدیث میں کافی ہلچل مچ گئی تھی۔ لیکن اس کے باوجود وہابیوں نے ان پر کسی قسم کا فتویٰ نہیں دیا۔ خود لکھتے ہیں کہ ''ہاں شاہدان صاحب کا مولانا ثناء اللہ صاحب پر اعتراض ہو کہ ان کی تفسیر یا اور کسی تحریر میں کچھ غلطیاں ہیں تو جواب یہ ہے کہ کتاب و سنت صحیحہ کے سوا کوئی تفسیر کسی بھی یا اور کوئی تحریر غلطی سے خالی نہیں، پھر مولانا کی کیا تخصیص ہے۔ سب پر ہاتھ صاف کریں۔ (فتاویٰ ثنائیہ جلد ۱ ص ۲۱۱)۔

☆ اہل حدیث مفتی سے سوال ہوا کہ ''آپ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب کو کافر یا بدعتی سمجھتے ہیں یا اہل حدیث؟ (تو وہابی مفتی نے جواب دیا کہ) ''میں حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب سے بعض مسائل میں اختلاف رکھتے ہوئے بھی آپ کو شیخ الاسلام معدن العلوم والفنون رئیس المناظرین علمبردار مذہب اہل حدیث مانتا ہوں، آپ کے اہل حدیث ہونے میں کیا شک ہے۔ (فتاویٰ ثنائیہ جلد ۱ ص ۲۱۱)

ویسے اگر آپ عبدالعزیز سیکرٹری جمعیۃ مرکزیہ اہلحدیث ہند لاہور کی تالیف ''فیصلہ مکہ'' ملاحظہ کیجیے تو آپ کو پتہ چلے گا کہ اصل غلطی کسے کہتے ہیں۔ وہابی ثناء اللہ امرتسری نے اپنی اسی تفسیر میں قادیانیوں کی اقتداء کو جائز کہہ

(فیصلہ مکہ ۷) مرزائیوں کے پیچھے نماز کو جائز کہا (فیصلہ مکہ ۳۶) مرزائیوں کو مسلمان ماننا (فیصلہ مکہ ۳۶) یاد رہے کہ فیصلہ مکہ کتابچہ علماء اہلحدیث کا ہے۔

☆ غیر مقلدین اہلحدیث کے شیخ الکل نذیر حسین دہلوی کی مصدقہ کتاب ''ردتقلید'' ص ۱۲ پر حسین خاں نے لکھا ہے: کہ انبیاء علیہم السلام سے احکام دینی میں بھول چوک ہو سکتی ہے۔ (ردتقلید)

لہذا جب مذہب وہابیہ میں انبیاء علیہم السلام سے بھول چوک ممکن ہے تو پھر علماء اکرام سے سہو ہو جانا کیوں کر ممکن نہیں۔ اور پھر اس مسئلہ کی بناء پر اگر علماء اہلسنت پر فتویٰ دیتے ہیں تو پھر علماء اکرام کو وہ دوسرا گروہ جس کا ذکر ہم خود دیو-بندی تفسیر سے بیان کر چکے، اس گروہ پر بھی فتویٰ لگانا چاہیے۔ لیکن وہاں دیو-بندی وہابی خاموش ہو جاتے ہیں۔ آخر کیوں؟

اعتراض: ''نبی کو شیطانی علوم دیئے گئے''۔

''سارے جہاں والوں کا علم حضور ﷺ کو دیا گیا، جہاں والوں میں حضرت آدم، ملائکہ اور مالک الموت اور شیطان وغیرہ سب ہی ہیں'' (جاء الحق ۸۱)۔

''شیطانی علوم کو نبی کے لئے ثابت مان کر امام الانبیاء ﷺ کی ذات مقدسہ کیلئے...... کسی شقاوت ایمانی کا ارتکاب کیا ہے؟'' (بریلویوں کی شیطان سے محبت ص ۱۷)

جواب:

دیوبندی بدفہم مفتری کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ شیطانی علوم بُرے ہوتے ہیں اس لئے ان علوم کا نبی پاک ﷺ کیلئے ماننا شقاوت ایمانی ہے۔

اولاً: علم ہر چیز کا کمال ہے حتّٰی کفریات محرمات کا علم بھی قبیح نہیں البتہ کفریات، محرمات افعال قبیحہ کا ارتکاب کرنا قبیح ہے۔ مثلاً زنا کسے کہتے ہیں؟ اس کا علم قبیح نہیں قبیح زنا کرنا ہے۔ کفریات کا علم جاننا قبیح نہیں بلکہ کفریات بکنا قبیح ہے۔ شیطان ان کاموں پر اکستا تا و ابھارتا ہے اسلئے وہ خبیث ہے۔

دوم: پھر وہابی دیوبندی یہ بتائیں کہ شیطان کو جو حقیر علوم حاصل ہیں۔ وہ اللہ عزوجل کی عطا سے حاصل

ہیں یا بغیر عطا کہ؟ **اگر بغیر عطاء الٰہی تو یہ علم ذاتی ٹھہرا جو غیر اللہ کیلئے ماننا کفر ہے اور اگر اللہ عزوجل کی عطا سے حاصل ہوئے تو لازم کہ اللہ عزوجل خود اس سے متصف ہو** اور بقول وہابیوں کے یہ شیطانی علوم ذلیل وحقیر ہیں تو لازم کہ اللہ عزوجل حقیر وذلیل کیساتھ متصف بالفعل ہے اور یہ کفر ہے۔[تحقیقات 314]۔

لہذا اگر وہابیہ کا فلسفہ تسلیم کیا جائے تو اس فلسفہ کی بناء پر ذات باری تعالیٰ پر بھی اعتراض وارد ہوتا ہے۔ پس وہابیہ کا اعتراض ہی جہالت پر مبنی ہے۔

اعتراض: ''شیطان اور علم غیب''۔

☆ **دیو**بندی مفتری نے یہ اعتراض کیا کہ مفتی احمد یار خان نعیمی نے نور العرفان ۲۴۱ پر لکھا کہ ''شیطان کو بھی آئندہ غیب کی باتوں کا علم دیا گیا'' (بریلویوں کی شیطان سے محبت ۱۸)۔

☆ دوسرا حوالہ بھی نور العرفان ص ۱۵۳ کا دیا کہ ''رب نے شیطان کو بھی علم غیب دیا کہ اس نے آئندہ کے متعلق جو خبر دی آج ویسا ہی دیکھا جا رہا ہے'' (ایضاً ۱۹)۔

☆ تفسیر نعیمی ۸/۳۳۶ میں ہے کہ ''اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو علم غیب بخشا ہے'' (ایضا ۲۰)۔

☆ تفسیر نعیمی ۸/۳۳۶ میں ہے کہ ''جب شیطان کو عطائے علم غیب ہوئی تو مقبول بندوں کے لئے علم غیب عطاء ماننا کیسے شرک ہوسکتا ہے'' (ایضا ۲۱)۔

☆ نور العرفان ۱۵۷ میں ہے کہ ''رب نے شیطان کو اتنا وسیع علم اور قدرت بخشی کہ وہ بہکانے کے طریقے جانتا ہے رب نے شیطان کو بھی علم غیب دیا'' (ایضا ۲۱)۔

اسی طرح تفسیر نعیمی ۳/۱۱۴ کا حوالے سے کہا گیا کہ ''ابلیس کی نظر تمام جہاں پر ہے کہ وہ بیک وقت سب کو دیکھتا ہے اور تمام مسلمانوں کے ارادوں بلکہ دل کے خطرات سے خبردار ہے'' (ایضاً ۱۹)۔

جواب:

مختلف معنی اور تاویل سے ایک ہی لفظ کا استعمال خود علماء دیوبند کی کتب میں موجود ہے جیسا قرآن میں

ہمارے نبی کریم ﷺ کے بارے میں ہے ''وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے (الانبیاء 107)

لیکن علماء **دیو**بند نے لفظ ''رحمۃ اللعالمین'' کو اپنے وہابی علماء کیلئے استعمال کرنے کو جائز قرار دیا۔ اور نہ صرف جائز کہا بلکہ اپنے دیوبندی اکابرین کو ''رحمۃ اللعالمین'' کے القابات سے نواز کر عملی نمونہ بھی فراہم کر دیا۔

شیطان کی وسعت علم، علم محیط کا اقرار خود علماء دیو (شیطان) بند نے نصوص قطعیہ سے ثابت کیا۔ جس پر علماء **دیو**بند کے حوالہ جات پیش خدمت ہیں۔

دیوبندی مذہب اور شیطان کا علم

علماء **دیو**بند کے قطب الاقطاب رشید احمد گنگوہی کے خلیفہ اعظم خلیل احمد انبیٹھوی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ شیطان اور ملک الموت کا علم حضور ﷺ (کے علم) سے زیادہ ہے اور نصوص قطعیہ سے ثابت ہے چنانچہ لکھا کہ ''**اور ملک الموت اور شیطان کو جو وسعت علم دی اس کا حال مشاہدہ اور نصوص قطعیہ (صریح دلائل) سے معلوم ہوا**'' (براہین قاطعہ ۵۵)۔

وہابیوں **دیو**بندیوں کی تحقیق دیکھئے کہ ان کو شیطان لعین کے وسعت علم کا مشاہدہ بھی ہوگیا اور ان کو نصوص قطعیہ بھی معلوم ہوگئیں جس سے شیطان لعین کے وسعت علم کو علماء دیوبند مان بیٹھے۔ لیکن افسوس صد افسوس اس مذہب وہابیہ دیوبندیہ پر! کہ آج دن تک ہمارے آقا ومولا محمد رسول اللہ ﷺ کے وسعت علم کا نہ ہی ان وہابیوں دیو (شیطان) بندیوں کو مشاہدہ ہوا اور نہ ہی ان کو کوئی نص ملی۔ لاحول ولاقوۃ الاباللہ۔ مزید آگے پڑھئے۔

حضور ﷺ کا علم ملک الموت کے علم سے بھی کم

اکثر **دیو**بندی کہہ دیتے ہیں کہ شیطان کو چونکہ خبیث علوم بھی حاصل ہیں اسلئے یہ خبیث علوم شیطان کو تو حاصل ہیں لیکن نبی پاک ﷺ کو حاصل نہیں۔ حالانکہ یہ ایک دھوکا ہے کیونکہ علم کوئی بھی بُرا نہیں، جس کا جواب ہم آگے پیش کریں گے تاہم سر دست اتنا کہتے ہیں کہ دیوبندی مذہب میں نبی ﷺ کا علم شیطان کے علم ہی سے کم نہیں بلکہ ملک الموت کے نورانی علوم بھی حضور ﷺ کو حاصل نہیں۔

چنانچہ خلیل احمد انبیٹھوی کہتے ہیں کہ ’’اعلیٰ علیین میں روح مبارک علیہ السلام کی تشریف رکھنا اور ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ ﷺ کا ان اُمور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ‘‘ (براہین قاطعہ ۵۲)

پتہ چلا کہ دیوبندی مذہب میں نبی پاک ﷺ کا علم مبارک صرف شیطان کے علم ہی سے کم نہیں بلکہ ملک الموت کے (روحانی) علم سے بھی کم ہے۔ لہذا دیوبندی حضرات جو شیطانی علوم و روحانی علوم کی بحث کرتے ہیں وہ محض راہ فرار اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

دیوبندی مذہب میں شیطان کا علم نص سے ثابت

یہی دیوبندی مولانا خلیل احمد انبیٹھوی مزید لکھتے ہیں کہ ’’الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے‘‘ (براہین قاطعہ ص ۵۵) معاذ اللہ۔

مذکورہ بالا دونوں عبارات سے ثابت ہوا کہ علماء دیوبند کا یہ عقیدہ ہے کہ شیطان لعین کے علم کی وسعت نص سے ثابت ہے۔ مگر حضور سید عالم ﷺ کے وسعت علم کی کوئی نص (آیت، حدیث) نہیں۔ مسلک دیوبند میں شیطان لعین کے لئے وسعت علم ماننا دیوبندی ایمان ہے لیکن اسی دیوبندی مذہب میں حضور سید عالم ﷺ کے لئے وسعت علم کا عقیدہ رکھنا کھلا شرک ہے۔

ناظرین ذرا غور تو کیجیے علماء دیوبند کے قطب الاقطاب رشید احمد گنگوہی کے خلیفہ اعظم خلیل احمد انبیٹھوی نے شیطان لعین کے لئے زمین کا علم محیط نص سے مانا لیکن ساتھ ہی ہمارے آقا و مولا حضور سید عالم ﷺ کیلئے اسی وسعت علم کو شرک قرار دیتے ہوئے کہا کہ نصوص قطعیہ کے خلاف ہے اور شرک ہے۔ یعنی معاذ اللہ ثم معاذ اللہ! ابلیس لعین کا علم حضور ﷺ کے علم سے زیادہ ہے اور نصوص سے ثابت ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ!

تمام دیوبندیوں سے مطالبہ

جیسا کہ آپ نے علماء دیوبند کا یہ عقیدہ و دعویٰ پڑھا کہ ’’شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے

ثابت ہوئی‘‘ (براہین قاطعہ ص ۵۵)

لہذا اب ہم تمام دیوبندیوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اپنے شیخ نجد شیطان لعین کے وسعت علم پر نص بیان کریں۔ اور یہ بھی بیان کریں کہ آخر وہ کون سی دلیل ہے جس کے تحت شیطان لعین کیلئے وسعت علم کا عقیدہ رکھنا مذہب وہابیہ دیوبندیہ میں عین ایمان ہے اور یہی وسعت علم کا عقیدہ نبی پاک ﷺ کیلئے رکھنا کفر و شرک ہے؟ ہم ان وہابیوں سے کہتے ہیں وہ نص کہاں ہے؟ جس کے تحت تم شیطان کیلئے وسعت علم ثابت کرتے ہو؟

دوسری بات یہ کہ امام المحدثین حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ’’جو شخص کسی کا حضور ﷺ سے زیادہ علم مانے وہ کافر ہے‘‘ [شفا شریف بحوالہ جاء الحق ص ۴۲۶]۔ لہذا قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فتوے سے انبیٹھوی صاحب خارج از اسلام ٹھہرے کہ نہیں؟

دیوبندیوں کا شیطانی عقیدہ

مذہب وہابیہ دیوبندیہ میں شیطان کا علم تو نص قطعی سے ثابت ہے لیکن رسول اللہ ﷺ کے علم کی وسعت کو قبول کرنے کو وہابیہ کا دل گوارا نہیں کرتا۔ اسلئے علماء دیوبند کے قطب الاقطاب کے خلیفہ اعظم خلیل احمد انبیٹھوی نے کہہ دیا کہ

☆ حضور کو دیوار کے پیچھے کی بھی خبر نہیں (براہین قاطعہ)

☆ دیو (شیطان) بندی کہتے ہیں کہ ’’خود فخر عالم ﷺ فرماتے ہیں ’’وللہ لا ادری ما یفعل بی ولا بکم‘‘ بخدا مجھے خبر نہیں کہ میرے اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا‘‘ (براہین قاطعہ ۵۱)

حالانکہ یہ حدیث مع آیت ’’وما ادری ما یفعل بی ولا بکم‘‘ (پارہ ۲۶ رکوع ۱) منسوخ ہے لیکن افسوس ہے کہ دیو (شیطان) بندی فرقہ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں کیسا گستاخانہ عقیدہ رکھتا ہے۔

وہابی مذہب میں تو اگر بعض مغیبات کا علم اللہ کے بتائے سے بھی رسول اللہ ﷺ کیلئے مانے تو تب بھی شرک ہے (براہین قاطعہ ۵۱)

اس پر قہر یہ کہ ہمارے آقا محمد رسول اللہ ﷺ کو تو دیوار کے پیچھے کی بھی خبر نہ مانیں اور اپنے دیو (یعنی شیطان) لعین کیلئے تمام زمین کا علم محیط حاصل جانیں۔ اور اس پر دیو (شیطان) کے بندوں کا یہ عذر کہ

دیو (ابلیس) کی وسعتِ علم نص سے ثابت ہے، لیکن فخرِ عالم کی وسعتِ علم کی کونسی نص قطعی ہے (براہین قاطعہ) پھر ستم، قہر یہ کہ جو کچھ ابلیس دیو (شیطان) کیلئے خود **دیو** بندیوں نے ثابت مانا وہی ہمارے آقا ﷺ کیلئے ماننے پر جھٹ حکمِ شرک جڑ دیا یعنی جس بات کو **دیو** بندی اللہ تعالیٰ عزوجل کی خاص صفت بتاتے ہیں وہی خاص صفت مذہب وہابیہ **دیو** بندیہ میں ابلیس کیلئے تو ثابت ہے، مگر حضور ﷺ کے لئے ثابت کرو تو شرک ہو جاتا۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

دیوبندی عقیدہ حضور کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں لیکن کافر کو ہے۔

علماء **دیو** بند کے اشرفعلی تھانوی لکھتے ہیں کہ ’’آج کل لوگ چونکہ فن تصوف کی حقیقت سے واقف نہیں اسلئے بعض ایسی چیزوں کو جو واقع میں کچھ نہیں بہت بڑا سمجھتے ہیں اُنہیں میں سے ایک کشف ہے کہ اُس کو لوگ بڑی چیز سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اس کی مثال تو ایسی ہے کہ جیسے کسی کی نظر اتنی قوی ہو جائے کہ اس کی شعاعیں دیوار کے پار چلی جاویں اور اس وجہ سے اس کو وہ چیز جو دیوار کے پرلی طرف ہے یہاں بیٹھے نظر آ جائے اور دیوار حجاب نہ رہے تو کیا یہ کوئی کمال اور بزرگی ہے کہ جو چیز سب لوگ دیوار کے پرلی طرف جا کر دیکھ سکتے تھے وہ اُس نے یہاں بیٹھے دیکھ لی۔ **یہ بات تو کافر تک کو بھی حاصل ہو سکتی ہے**‘‘۔ (افاضات الیومیہ حصہ دہم جز اول صفحہ ۲۷ ملفوظ ۱۰۵)

اسی طرح **دیو** بند علماء نے لکھا کہ ’’اس زمانہ میں کشفی حالت دیوان جی (وہابی بزرگ) کی اتنی بڑھی ہوئی تھی کہ باہر سڑک پر آنے جانے والے نظر آ رہے تھے۔ در و دیوار کا حجاب ان کے درمیان ذکر کہ وقت نہیں رہتا تھا‘‘ (سوانح قاسمی ۲/۳۷)

اس سے پتہ چلا کہ دیوار کی ایک طرف کھڑے ہو کر دیوار کے دوسرے طرف دیکھ لینے کی قوت وطاقت **دیو** بندی بزرگوں کو بھی حاصل ہے بلکہ دیو-بندی تھانوی جی کے مطابق کافر کو بھی یہ قوت حاصل ہو سکتی ہے۔

لیکن یہی وہابی جو اپنے **دیو** بندیوں کے لئے حتّٰی کہ کافروں کے لیے ایسی باتیں مانتے ہیں، نبی پاک ﷺ کے بارے میں کہتے ہیں کہ ’’حضور کو دیوار کے پیچھے کی بھی خبر نہیں‘‘ (براہین قاطعہ) یہی **دیو** بندی کہتے ہیں کہ ’’اگر حضور کو دیوار کے پیچھے کی سب باتیں معلوم ہو جایا کرتی تھیں تو حضرت بلال سے نام دریافت کرنے کی

ضرورت تھی‘‘ (فیصلہ کن مناظرہ ۱۴۶)۔

خدارا انصاف کیجیے علماء **دیو** بند اپنے بزرگوں بلکہ کافروں کیلئے بھی یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ان کو دیوار کے پیچھے کا علم ہو جاتا ہے لیکن جب بات ہمارے آقا محمد رسول اللہ ﷺ کی آئے تو یہ کہیں کہ حضور کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔ معاذ اللہ عزوجل!

؎ اور تم پر میرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیوں کلمہ پڑھنے کا بھی احسان گیا

دیوبندیوں کے نزدیک پاگلوں، جانوروں کو علم غیب

اور اس سے بھی چار قدم آگے علماء **دیو** بند کے نیم حکیم اشرفعلی تھانوی نے کہہ دیا جیسا علم غیب محمد رسول اللہ ﷺ کو ہے ایسا تو ہر پاگل، ہر چوپائے کو ہوتا ہے۔ معاذ اللہ عزوجل۔ علماء **دیو** بند کے اشرفعلی کہتے ہیں کہ ’’پھر یہ کہ آپ (ﷺ) کی ذات مقدسہ پر **علم غیب** کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہے تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا **علم غیب** تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے‘‘ (حفظ الایمان ص ۸)۔

مذکورہ بالا عبارات سے ثابت ہوا کہ علمائے **دیو** بند کے ہاں ابلیس (یعنی دیو) کو وسعت علم حاصل ہے اور بچوں، پاگلوں اور جانوروں (کتا، گدھا، خنزیر، بندر) سب کو علم غیب ہے، ان کیلئے یہ علوم ماننا کسی آیت و حدیث (نص) کے خلاف نہیں لیکن جب رسول اللہ ﷺ کے لیے وسعت علمی کا اقرار کریں اور عطائی علم غیب مانیں تو علماء دیو (شیطان) کے دیو (شیطان) بندی مذہب میں یہ عقیدہ رکھنا آیات و احادیث اور اقوالِ فقہاء کے خلاف ٹھہرتا ہے۔ معاذ اللہ عزوجل۔

دیوبندی مفتی کی شیطانی ذہنیت کا کرشمہ

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور ﷺ کی وسعت علمی کے بارے میں یہ فرمایا کہ حضور ﷺ کے وسعت علمی کا یہ مقام ہے کہ ’’سارے جہاں والوں کا علم حضور ﷺ کو دیا گیا، جہاں والوں میں حضرت آدم

،ملائکہ اور مالک الموت اور شیطان وغیرہ سب ہی ہیں'' (جاء الحق) اب اگر وہابی دیو(شیطان) بندی میں ایمان کی رتی بھی ہوتی تو کہہ دیتے کہ بالکل بات صحیح ہے لیکن چونکہ علماء دیوبند کے مذہب میں نبی پاک ﷺ کے وسعت علمی پر یقین رکھنا اور اس عقیدے کو قبول کرنا شرک اور نصوص قطعیہ کے خلاف ہے جیسا کہ براہین قاطعہ میں خلیل احمد انبیٹھوی نے لکھا۔ لہذا اس لئے دیوبندی مفتری کی شیطانی ذہنیت کی رگ پھڑک اٹھی اور یہ جہلانہ اعتراض داغ دیا کہ سنی ''شیطانی علوم کو نبی کے لئے ثابت مان کر اور امام الانبیاء ﷺ کی ذات مقدسہ کے لئے اس کا ثبوت مان کر رضاخانی حضرات نے کیسی شقاوت ایمانی کا ارتکاب کیا؟ ناپاک شیطانی علوم...... نبی پاک ﷺ میں تسلیم کرنا کیسی کھلی بے دینی ہے؟ (بریلویوں کی شیطان سے محبت ۱۷)

مسلمانوں دیکھا آپ نے علماء دیوبند کے اس کواخور مفتری کو کہ جب وسعت علم نبوی ﷺ کی بات آئی تو کیسے کائیں کائیں کرنے لگا۔ اس بچارے کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ نفس علم کوئی بھی بُرا نہیں ہوتا۔ جس پر ہم آگے گفتگو کریں گے لیکن عوام الناس کی آنکھوں میں دھول جھونکتے ہوئے یہ کواخور دیوبندی مفتری کیسے مظلوم بن کر مگرمچھ کے آنسو رو رہا ہے۔

اس دیوبندی کواخور مفتری سے پوچھو کہ کیا حضور ﷺ کا علم زیادہ ہے یا شیطان کا؟ اور بقول دیوبندی خلیل احمد انبیٹھوی شیطان کو علم محیط زمین کا جو نص سے ثابت ہے اس میں کون کون سا علم داخل ہے اور کون کون سا خارج؟ اگر کوئی علم خارج ماننے کی صورت میں علم محیط زمین کی جو شیطانی وسعت علمی ہے اس کا انکار لازم آئے گا کہ نہیں اور نصوص قطعیہ سے شیطان کی جو وسعت علمی ثابت ٹھہری ان نصوص قطعیہ کا انکار لازم آئے گا کہ نہیں؟

دیوبندی عقیدہ کہ حضور ﷺ دیوبند کے طالب علم ...... معاذ اللہ عزوجل

دیوبندی مذہب میں شیطان لعین کیلئے وسعت علم کا عقیدہ نصوص قطعیہ سے ثابت ہے لیکن حضور ﷺ کے علم کی یہ حیثیت ہے کہ ان کو اردو زبان تک نہیں آتی بلکہ نبی پاک ﷺ اردو زبان سیکھنے کیلئے دارالعلوم دیوبند کے شاگر بن گئے (معاذ اللہ عزوجل)۔

یہی خلیل احمد انبیٹھوی اپنے مدرسہ دیوبند کی فضلیت بیان کرتے ہوئے ایک من گھڑت خواب اپنی اسی

کتاب میں لکھتے ہیں کہ ایک نیک شخص کو خواب میں فخر عالم علیہ السلام کی زیارت ہوئی۔ ''تو آپ (ﷺ) کو اردو میں کلام کرتے دیکھا تو پوچھا کہ آپ ﷺ یہ کلام (زبان) کہاں سے آگئی آپ تو عربی ہیں، (تو آپ ﷺ) فرمایا کہ جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی۔ سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا (براہین قاطعہ ص ۳۰)

یہاں دیوبندی اپنے مدرسہ کی فضلیت بیان کرنے کیلئے یہ لکھ رہے ہیں کہ نبی کو اردو زبان دیوبند سے آئی۔ نبی تو عربی تھے ان کو اردو زبان پہلے نہیں آتی تھی، لیکن جب [معاذ اللہ] دیوبندی مدرسہ میں آنا شروع کیا تو یہاں سے آپ نے یہ زبان سیکھ لی۔ اور یہ بھی یاد رکھے کہ یہ خواب مصنف نے بطور حجت اپنے مدرسہ کی عظمت بیان کرنے کی تائید میں بیان کیا۔ لہذا کوئی یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ یہ تو خواب ہے خواب حجت نہیں ہوتا۔

علمائے دیوبند جو چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں جب ان کی اصلیت عوام الناس پر آشکار ہونے لگی تو پینترا بدل کر ''الٹا چور کتوال کو ڈانٹے'' کا نمونہ بن گئے اور ہم سنیوں پر ہی بیہودہ اعتراضات کرنا شروع کر دیئے۔ اور مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ کی یہ عبارت بطور الزام پیش کی کہ ''جب اس بہکانے والے (شیطان) کی وسعت علم کا یہ حال ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہادی بندوں، حضرات انبیائے کرام، اولیائے کرام کے علم کا کیا پوچھنا۔ تفسیر نعیمی ۳/۱۱۴ (بریلویوں کی شیطان سے محبت صفحہ ۲۰)

لیکن دیوبندی مفتری نے خواہ مخواہ صفحات سیاہ کئے اور یہ باآور کرانا چاہا کہ سنیوں کے ہاں اس شیطان کو وسعت علم ثابت ہے۔ تو اس پر ہم دیو-بندی کواخور مفتری سے پوچھتے ہیں کہ ذرا اپنی قلم کو جنبش دو اور یہ فتویٰ جاری کرو کہ جو شیطان لعین کیلئے وسعت علمی کا دعویٰ کرے وہ شیطان کا چیلہ ہے؟ یا وہ کافر و مشرک ہے؟ لیکن دیوبندی مفتری صاحب یاد رکھنا کہ تمھارے کواخور دیوبندی مذہب والوں کے گلوں میں ایک ایسی سخت ہڈی پھنسی ہوئی ہے جو قیامت تک نہیں نکل سکتی اور وہ ہڈی خود علماء دیوبند کے خلیل احمد انبیٹھوی نے شیطان کے علم کی وسعت کا اقرار بلکہ نصوص قطعیہ سے ثابت مان کر پھنسا دی۔

اب سنو کہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمہ اللہ علیہ کی جس بات کو لیکر دیوبندی کواخور مفتری نے اعتراض کا نشانہ بنایا وہ علماء دیوبند کے اس عقیدے کا رد ہے جس میں شیطان کے لئے وسعت علم مانا گیا اور نبی پاک

دیو بندی مفتری نے اپنے بڑوں کی کتابوں سے نقل مارتے ہوئے یہ اعتراض بھی کیا کہ ''احمد رضا خان لکھتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا علم اوروں سے زائد ہے، ابلیس کا علم معاذ اللہ علم اقدس سے ہرگز وسیع تر نہیں۔ خالص الاعتقاد ص ۶۔ یعنی احمد رضا خان کی اس عبارت کا واضح مقصد ہے کہ شیطان کا علم وسیع تو ہے وسیع تر نہیں ہے۔ یعنی ان سے زیادہ ہے لیکن بہت زیادہ نہیں۔ (بریلوی کی شیطان محبت ۲۱)

دیوبندی مفتری کا جھوٹ

اولاً تو **دیو** بند کے اندھے مفتری نے جھوٹ بولا اور بے ایمانی وخیانت کا بدترین مظاہرہ کیا کیونکہ یہ بات ''خالص الاعتقاد'' میں ہرگز ہرگز موجود نہیں۔ شیخ الاسلام حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ ''خالص الاعتقاد'' اول تا آخر پڑھ کر دیکھ لیجیے۔ یہ عبارت اس میں دور دور تک موجود نہیں۔ لہذا یہ دیو (شیطان) کے بندے مفتی کوا خور کا صریح جھوٹ ہے۔ لہذا وہابیوں دیو (شیطان) بندیوں کے اس جھوٹ پر ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ ''لَّعْنَتَ اللهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ'' جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں۔

عشاقِ دیو! جب اپنے بڑے بوڑھوں کے کفریات اٹھانے سے عاجز آ گئے تو جھوٹ فریب، مکر وکید، دجل وفریب، افترا و بہتان کی آندھی چلا کر دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کوشش کرتے ہو۔ دیو کے چیلوں کچھ تو شرم وحیاء کرو۔

الٰہی یہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں
کہ درویشی بھی عیاری ہے سلطانی بھی عیاری

ناظرین دیکھا آپ نے کہ کس طرح **دیو** کے چیلے مفت کے **دیو** بندی مفتری نے اپنی طرف سے ایک عبارت گڑھ کر اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی طرف منسوب کر دی۔ اور اس کے لئے صفحہ ۶ بھی اختراع کر لیا۔

ہاں اس کے ہم معنی ایک عبارت ''رماح القہار'' میں ہے اور رماح القہار اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب نہیں بلکہ مولانا سید عبد الرحمٰن صاحب کی کتاب ہے۔ لہذا یہ بات وہابیوں نے اپنی طرف سے گھڑ کر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے سر تھونپ دی۔ [تحقیقات صفحہ 36]۔

دیو بند کے اس کوا خور مفتی کی طرح کچھ عرصے قبل ایک اشتہار ''رضا خانی عقائد باطلہ ان کے اقوال کے

ﷺ کے لئے وسعت علم کا شرک قرار دیا گیا۔ اسلئے مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''جب اس بہکانے والے (شیطان) کی وسعت علم کا یہ حال ہے (جس شیطانی وسعت علمی کو دیو۔ بندی مان چکے ہیں) تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہادی بندوں، حضرات انبیائے کرام، اولیائے کرام کے علم کا کیا پوچھنا (تفسیر نعیمی ۳/۱۱۴)۔

یعنی **دیو** بندیوں جب شیطان جو دشمن الٰہی ہے اس کو بقول تمہارے **دیو** بندی علماء کے وسعت علمی دی گی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہادی بندوں، حضرات انبیائے کرام، اولیائے کرام کے علم کا کیا پوچھنا؟ اور بالخصوص حضور سید عالم ﷺ کی یہ شان ہے کہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''سارے جہاں والوں کا علم حضور ﷺ کو دیا گیا، جہاں والوں میں حضرت آدم، ملائکہ اور مالک الموت اور شیطان وغیرہ سب ہی ہیں'' (جاء الحق)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''یہ بھی خیال رہے کہ شیطان بھی اشیاء کے نام نہ بتا سکا، اس لئے سجدہ نہ کرنے کی وجہ اپنا ناز سے پیدا ہونا بیان کیا، نام بتانے کی جرات نہ کی، اب جو (وہابی) شخص کہے کہ شیطان کا علم حضور سے زیادہ وہ اس آیت کا منکر ہے۔ اس (دیو یعنی شیطان) کا علم تو حضرت آدم کے علم کا کڑوڑواں حصہ بھی نہیں۔ (تفسیر نعیمی ۱/۲۳۵)

لیکن **دیو** کے چیلوں کو یہ بات کہاں ہضم ہو سکتی ہے کہ ان کے **دیو** بندی آقا شیطان لعین کے علم سے ہم مسلمانوں کے نبی پاک ﷺ کا علم زیادہ بتلایا جائے۔ اسلئے وہ حیلہ بہانے کر کے ہمارے آقا و مولا محمد رسول اللہ ﷺ کے علم کی نفی کرنا چاہتا ہے۔

دیو بندی مفتری نے نور العرفان کے حوالے سے لکھا کہ ''رب نے شیطان کو اتنا وسیع علم اور قدرت بخشی ...... (تفسیر نور العرفان ص ۷۵۱)۔

شیطان کی وسعت علمی کا اقرار خود علماء دیو بند کے خلیل احمد انبیٹھوی کر چکے۔ جس پر ہم نے تفصیلی گفتگو پہلے پیش کر دی۔ لہذا اگر **دیو** بندی مفتری کو اعتراض ہے تو سب سے پہلے علماء **دیو** بند کے بارے میں فتویٰ جاری کرے۔ ورنہ خواہ مخواہ اعتراض کرنا اس کی جہالت یا ہٹ دھرمی کے سواء کچھ بھی نہیں۔

آئینہ میں" دیو(شیطان) کے مرکز کے قاری طیب نے بھی اپنے چہرے پر گھونگھٹ ڈال کر ایسے اعتراضات کرنے کی کوشش کی اور اس اشتہار میں بھی "خالص الاعتقاد" کا نام لیکر جھوٹ بولا گیا۔ جس کا جواب **علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ شارح بخاری رحمۃ اللہ علیہ** نے اپنی کتاب "تحقیقات" میں صفحہ ۳۵ تا ۴۵ تقریباً دس صفحات میں دیا۔ جس کا جواب علماء دیو(شیطان) بند پر آج تک قرض ہے۔ تفصیل کیلئے اس کتاب کی طرف رجوع کیجیے۔

رماح القہار کی عبارت میں بھی "وسیع تر" میں "تر" کی قید احترازی نہیں بلکہ **دیو** بندیوں پر تعریض کے لئے ہے اس لئے اسکا بھی مفہوم مخالف معتبر نہیں۔ چونکہ **دیو** بندیوں کا یہ ناپاک عقیدہ ہے کہ "ابلیس لعین کا علم حضور اقدس ﷺ کے علم سے **وسیع تر** ہے۔ جیسا کہ ابھی **دیو** بندی کتاب براہین قاطعہ کی عبارت گزر چکی ہے۔ **دیو** بندیوں کے اسی گندے عقیدے پر تعریض کرتے ہوئے مولانا سید عبدالرحمٰن صاحب فرماتے ہیں **کہ "ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا علم اوروں سے زائد ہے۔ ابلیس لعین کا علم معاذ اللہ! علم اقدس سے وسیع تر نہیں جیسا کہ دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ وہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ ابلیس لعین کا علم معاذ اللہ حضور سید عالم ﷺ کے علم اقدس سے وسیع تر ہے"** (رماح القہار)۔

چونکہ "وسیع تر" میں "تر" کی قید احترازی نہیں بلکہ دیو بندیوں کے عقیدے پر تعریض کیلئے ہے اس لئے اس کا مفہوم مخالف معتبر نہیں ہوگا اور جب مفہوم مخالف معتبر نہیں تو وسیع تر کی نفی سے وسیع کا اثبات صحیح نہیں۔ اسلئے اس عبارت کا یہ مطلب کسی طرح درست نہیں کہ اس سے لازم آتا ہے کہ ابلیس لعین کا علم، علم اقدس سے وسیع ہوا۔

لہذا یہاں وسیع تر کی نفی سے وسیع کا اثبات ایسی ہی جہالت ہے جیسے آیۃ کریمہ "**لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً**" اے مومنو! دونا دون سود نہ کھاؤ (عمرآن 130) سے سود کا جواز اور آیت کریمہ "وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا" اپنی باندیوں کو زنا پر مجبور نہ کرو اگر وہ پاک دامن رہنا چاہیں (پارہ 18 النور 33) سے بدچلن باندیوں کو زنا پر مجبور کرنے کی اجازت کا اثبات ہے۔ اور جیسے ان آیتوں سے نفی کے مقید پر داخل ہونے کے باوجود مطلق سود کا جواز ثابت نہیں، بدچلن باندیوں کو زنا پر مجبور

کرنے کی اجازت ثابت نہیں، تو رماح القہار کی عبارت میں وسیع تر کی نفی سے وسیع کا اثبات لازم نہیں۔ الحمد للہ عزوجل! اہل علم حضرات پر وہابیوں **دیو** بندیوں کے جہلانہ اعتراض کی حقیقت آشکار ہوگی۔

اعتراض: "**نبی کے علم کو شیطان کے علم سے تشبیہ**"۔

"شیطان بیماری ہے اور نبی کریم ﷺ علاج جب بیماری کی قوت یہ ہے تو نبی کا علم اس سے زیادہ ہونا چاہیے" (تفسیر نور العرفان ص ۱۲۴۱)

"نبی کریم ﷺ کے علم کو کس طرح شیطان کے علم سے تشبیہ دی جا رہی ہے اگر یہ عمل کسی دوسرے سے سرزد ہو جاتا تو فتوے کفر کا لگ جاتا" (بریلوی کی شیطان محبت ۱۹)

جواب:

اس کو کہتے ہیں مارے گھٹنا پھوٹے آنکھ! مفت کے **دیو** بندی کو اخور مفتری یہاں کہاں نبی پاک ﷺ کے علم مبارک کو تمھارے دیو یعنی شیطان کے علم سے تشبیہ دی گئی؟ آنکھوں کھول کر پڑھو جو بات اس عبارت میں ہے ہی نہیں وہ کہاں دیو(شیطان) نے تمھارے قلب خبیثہ میں داخل کر دی؟

یہاں تو شیطان کو بیماری سے تشبہی دی گئی یعنی اس شیطان کی وجہ سے انسان کفر و شرک اور طرح طرح کے گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور اس بیماری کو دور کرنے لئے اللہ عزوجل نے ہمارے آقا محمد رسول اللہ ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ بتاؤ اس میں کون سی بات گستاخی یا کفر ہے؟

قرآن پاک سورۃ الناس میں شیطان کے اس عمل کا ذکر موجود ہے کہ شیطان لعین دلوں میں وسوسوں کی بیماریاں داخل کرتا ہے۔ "**مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ**۔ اس کے شر سے جو دل میں بُرے خطرے ڈالے اور دبک رہے۔ **الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ**۔ وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں۔ **مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ**۔ جن اور آدمی" (پارہ 30 الناس)

اس شیطانی شر (بیماری) کی وجہ سے بعض لوگ اس دیو(شیطان) کے پیرکار ہو کر اس کی بندگی کرنے لگتے ہیں اور خدا کی بندی یا بندہ بننے کی بجائے دیو-بندی بن جاتے ہیں۔

لیکن مسلمانوں پر اللہ تبارک وتعالیٰ کا خصوصی کرم ہے کہ ان کیلئے وہ رحمۃ العلمین نبی ﷺ بھیجے جو ایسی تمام تر گندی بیماریوں سے مسلمانون کو پاک وصاف فرما دیتے ہوئے انہیں نجات عطا فرماتے ہیں۔ اور جب یہ شیطانی بیماری کے جراثیم مسلمانوں پر اثر انداز ہونے کی کوشش کرتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ کو ان بیماریوں کو دور کرنے کا علم عطا فرمایا گیا۔ تاکہ ان بیماریوں سے مسلمانوں کو دور کر کے پاک وصاف کیا جائے۔ قرآن میں رب کریم عزوجل فرماتا ہے۔

﴿رَّسُوۡلًا یَّتۡلُوۡا عَلَیۡکُمۡ اٰیٰتِ اللّٰہِ مُبَیِّنٰتٍ لِّیُخۡرِجَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ﴾ ۔ وہ رسول کہ تم پر اللہ کی روشن آیتیں پڑھتا ہے تاکہ انہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کیئے اندھیریوں سے اجالے کی طرف لے جائے (پارہ 28 الطلاق 11)

﴿لَقَدۡ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اِذۡ بَعَثَ فِیۡہِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡ اَنۡفُسِہِمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِہٖ وَ یُزَکِّیۡہِمۡ وَ یُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ وَ الۡحِکۡمَۃَ ۚ وَ اِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ﴾ ۔ بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انھیں پاک کرتا ہے اور انھیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلے گمراہی میں تھے (پارہ 4 آل عمران 164)

اور قرآن کا یہ قطعی فیصلہ ہے کہ نبی پاک ﷺ تمام عالمین کے لئے رحمت ہیں۔ لہذا جب شیطان لعین کی شیطانی قوت بیماری بن کر ہم پر حملہ آوار ہوتی ہے تو اللہ عزوجل کے پیارے نبی ﷺ رحمت فرما کر اس بیماری کو ہم سے دور کر کے ہمیں پاک وصاف فرماتے ہیں۔ لیکن وہابیوں کو یہ باتیں کہاں ہضم ہوسکتیں ہیں اس لئے بات کو کھینچ تان کر الٹے مفہوم بیان کر کے اہل سنت وجماعت کو بدنام کرتے ہیں۔

اعتراض: ''شیطان ہر جگہ حاظر وناظر''۔

''شیطان اور اس کی ذریت سارے جہاں کے لوگوں کو دیکھتے ہیں لوگ انہیں نہیں دیکھتے جہاں کسی نے کسی جگہ اچھے کام کا ارادہ کیا، اسے اس کی نیت کی خبر ہوگئی، فوراً بہکا دیا جب رب نے گمراہ گر کو اتنا علم دیا کہ وہ ہر جگہ حاضر وناظر ہے تو نبی کریم ﷺ جو سارے عالم کے ہادی ہیں انھیں بھی حاضر وناظر بنایا۔ (نور العرفان)

''ہر جگہ حاضر وناظر ہونا ہر ایک کی ہر وقت خبر رکھنا جب یہ قوتیں اللہ نے ابلیس کو دی ہیں بہکانے کے لئے'' (تفسیر نعیمی) ''ابلیس حاضر وناظر ہے''۔ (تفسیر نعیمی ۸/۳۳۵)

''ابلیس بیک وقت ہر سمت سے ہر شخص کے پاس پہنچ سکتا ہے۔ وہ کسی سمت کا پابند نہیں'' (تفسیر نعیمی ۸/۳۲۶)۔

جواب:

یہ اعتراض بھی **دیو** بندی مفتری کی جہالت ولاعلمی کا نتیجہ ہے **دیو** بندی مفتری اگر ہم پر اعتراض کرنے سے قبل اپنے گھر کے **دیو** بندی علماء کی کتب کا مطالعہ کرلیا ہوتا تو ایسی جہالت کا مظاہرہ نہ کرتے کیونکہ خود علماء **دیو** بند نے شیطان کو ہر جگہ حاضر وناظر مانا ہے تو پھر اپنے ان **دیو** بندیوی علماء کو نظر انداز کر کے صرف علماء اہل سنت وجماعت پر اعتراض کرنا بغض وعناد نہیں تو اور کیا ہے؟ ورنہ بتایئے کہ وہی بات جو اہل سنت وجماعت کریں کفر وشرک ٹھہرے لیکن جب زبان وہابیہ سے یہی بات نکلے تو ایمان واسلام قرار پائے۔ یہ دو رنگی انصاف نہیں تو اور کیا ہے؟

دیو بندی علماء اپنے وہابی مذہب کی کتاب ''براۃ الابرار عن مکائد الاشرار'' اٹھا کر مطالعہ کریں۔ یہ کتاب چھ سو سولہ (616) وہابی علماء کے دستخطوں کے ساتھ مدینہ برقی پریس بجنور سے شائع ہوئی ہے۔ اسی کتاب میں خود علماء وہابیہ **دیو** بندئیہ نے لکھا ہے کہ

''حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ (دیو (شیطان) بندی) نے فرمایا کہ ملک الموت اور شیطان مردود کا ہر جگہ حاضر وناظر ہونا نص قطعی سے ثابت ہے اور محفل میلاد میں جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا تشریف لانا نصِ قطعی سے ثابت نہیں ہے''۔ (براۃ الابرار عن مکائد الاشرار صفحہ ۵۷)

لاحول ولاقوۃ الا باللہ! ان وہابیوں **دیو** بندیوں کو حضور اقدس خاتم الانبیاء سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ سے کس قدر کھلی ہوئی عداوت ودشمنی ہے کہ حضرت ملک الموت علیہ الصلوۃ والسلام اور شیطان ملعون کیلئے تو ہر جگہ حاضر وناظر ہونا نصِ قطعی سے ثابت بتا دیا لیکن حضور اقدس محبوب خدا ﷺ کے لئے نص قطعی سے ثبوت کا انکار کر دیا۔

علماء دیو بند کی اس کتاب ''براۃ الابرار'' پر دستخط کرنے والے چھ سو سولہ (616) وہابیہ دیو بندیہ جن کے فتوے اس کتاب میں چھپے ہیں وہ سب اسی کتاب کے مضامین کو درست اور شیطان کے بارے میں حاضر و ناظر ہونا کا عقیدہ نصِ قطعی سے تسلیم کر چکے۔

علماء دیو بند کے مفتی حماد نے مجلّہ ''راہ سنت'' لاہور شمارہ ۵ ص ۳۲ پر اسی کتاب ''براۃ الابرار'' کا نام فخر سے پیش کیا، اسی طرح ''سیف حق'' نامی مجموعہ مغلاطات کے صفحہ ۵۲ پر بھی اسی کتاب کا ذکر کیا گیا، اسی طرح علماء دیو بند کے رسالے ''نور سنت'' کراچی شمارہ نمبر ۴ میں بھی اسی کتاب ''براۃ الابرار'' میں ذکر کیا گیا۔ دیو بندی مفتی نے ایک یہ حوالہ بھی دیا کہ ''ابلیس بیک وقت ہر سمت سے ہر شخص کے پاس پہنچ سکتا ہے۔ وہ کسی سمت کا پابند نہیں'' (تفسیر نعیمی ۸/۳۲۶)

جب علماء دیو بند کے نزدیک ابلیس ہر جگہ حاضر و ناظر ہے تو پھر اس عبارت پر اعتراض کرنا ہی ضد و ہٹ دھرمی ہے۔

اور پھر قرآن پاک میں بھی ہے کہ'' ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُم مِّنۢ بَيۡنِ أَيۡدِيهِمۡ وَمِنۡ خَلۡفِهِمۡ وَعَنۡ أَيۡمَٰنِهِمۡ وَعَن شَمَآئِلِهِمۡ ط پھر ضرور میں [ابلیس] ان کے پاس آؤں گا ان کے آگے اور ان کے پیچھے اور ان کے داہنے اور بائیں سے (پارہ ۸ اعراف ۱۷)۔

تفسیر جلالین کا اردو ترجمہ وشرح علماء دیو بند کے مولانا محمد نعیم استاذ تفسیر دار العلوم دیو بندی نے کی اس میں ہے کہ ''وسوسہ اندازی چونکہ ایک طرح کا نفسانی تصرف ہے جس کے لئے مکان کی دوری روک نہیں بنتی۔ اس لئے بالمشافہ آدم و حوا سے شیطان کی ملاقات ثابت کرنے کے لئے تکلفات کی ضرورت نہیں ہے زمین پر رہتے ہوئے بھی شیطان جنت میں وسوسہ کے اثرات پہنچا سکتا ہے۔ (کمالین ترجمہ وشرح تفسیر جلالین جلد دوم ص

۲۳۷ پ ۸ الاعراف ۱ تا ۲۵)۔

لہذا دیو بندی حضرات ذرا ان عبارات کے بارے میں بھی فتوی جاری کریں۔ لیکن ان لوگوں نے تو صرف اہل سنت و جماعت کے خلاف زہر اگلنے کا ٹھیکا اٹھا رکھا ہے۔

وھابیوں کے 616 علماء پر اسماعیل دھلوی کا فتوی

علماء دیو بند اپنے امام اسماعیل دہلوی کی کتاب تقویۃ الایمان کو عین اسلام قرار دیتے ہیں (فتاویٰ رشدیہ) اور علماء وہابیہ دیو بندیہ کے عین اسلام تقویۃ الایمان کا فتویٰ ہے کہ جو شخص کسی نبی و ولی...... جن اور شیطان کو ہر جگہ حاضر و ناظر مانے وہ ہر طرح مشرک و کافر ہے۔ دہلوی صاحب لکھتے ہیں کہ

''اور ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھنا اور قدرت تصرف کی ثابت کرنی سو ان باتوں سے شرک ثابت ہو جاتا ہے...... اس بات میں اولیاء و انبیاء میں اور جن و شیطان میں اور بھوت اور پری میں کچھ فرق نہیں یعنی جس سے کوئی یہ معاملہ کرے گا وہ مشرک ہو جاوے گا'' (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان 21)

تو اب بچارے سنی مسلمانوں کو مشرک و کافر بنانے والے یہ 616 دیو بندی وہابی علماء خود اپنے عین اسلام تقویۃ الایمان کے فتوے سے شیطان کو حاضر و ناظر مان کر کافر و مشرک قرار پائے۔

اعتراض: ''شیطان اور اس کی طاقت''۔

''اس رجیم مخلوق شیطان کو بھی اللہ نے اتنی طاقت دے رکھی ہے کہ وہ سیر کرنے پر آئے تو تھوڑی ہی دیر میں پوری دنیا کا چکر لگالے'' (تحفظ عقائد اہلسنت ۴۶۸)

جواب:

شیطان کی یہ طاقت خود علماء **دیو**بند کے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی نے تسلیم کی ہے۔تھانوی صاحب لکھتے ہیں کہ ''ابو یزید سے پوچھا گیا طے زمین کی نسبت ،آپ نے فرمایا یہ کوئی چیز کمال کی نہیں دیکھو ابلیس مشرق سے مغرب تک ایک لحظہ میں قطع کر جاتا ہے'' (حفظ الایمان صفحہ ۱۰) یہاں تھانوی صاحب نے ایک لحظہ میں آنے جانے کی قوت مانی ۔لگاؤ فتاویٰ تھانوی پر۔جی **دیو**بندی مفتری آپ کو پتہ چلا کہ جو بات آپ کو خلاف اسلام نظر آئی وہی بات آپ کے **دیو**بندی حکیم الامت اَشرفِعلی تھانوی نے قبول کی لہذا انصاف کا مظاہرہ کرتے ہوئے تھانوی صاحب کے بارے میں فتویٰ جاری کیجیے۔اور اگر تھانوی صاحب پر کوئی فتویٰ نہیں تو پھر ہم پر اعتراض کرتے ہوئے شرم کیجئے۔

اعتراض: ''شیطان نبوت کا حقدار''۔

''اگر نبوت اعمال پر ہوتی تو شیطان کو ملنا چاہے تھی'' (تفسیر نعیمی ۱/۳۱۲)

''کیا شیطان کے اعمال دیکھئے جائیں تو وہ نبوت کا حق دار ہے؟'' (بریلویوں کی شیطان سے محبت ۲۴)

جواب:

دیوبندی مفتری نے محض حجت بازی سے کام لیکر عوام الناس کو دھوکا دیا ہے۔**دیو**بندی کا یہ اعتراض کرنا کہ [''کیا شیطان کے اعمال دیکھئے جائیں تو وہ نبوت کا حق دار ہے؟''] محض ضد وہٹ دھرمی اور اہل سنت و جماعت سے بغض وعناد کی بناء پر ہے۔کیونکہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ تو یہ بات بتا رہے ہیں کہ نبوت کا دار مدار اعمال یا مال پر نہیں یا زیادہ سجدوں، چلوں، سہ رزوں پر نہیں بلکہ یہ تو اللہ عزوجل کی عطا ہے۔

وَ اِذَا جَآءَتۡهُمۡ اٰيَةٌ قَالُوۡا لَنۡ نُّؤۡمِنَ حَتّٰى نُؤۡتٰى مِثۡلَ مَاۤ اُوۡتِىَ رُسُلُ اللّٰهِ‌ اَللّٰهُ اَعۡلَمُ حَيۡثُ يَجۡعَلُ رِسَالَتَه سَيُصِيۡبُ الَّذِيۡنَ اَجۡرَمُوۡا صَغَارٌ عِنۡدَ اللّٰهِ وَ عَذَابٌ شَدِيۡدٌۢ بِمَا كَانُوۡا يَمۡكُرُوۡنَ ۔

اور جب انکے پاس کوئی نشانی آئے تو کہتے ہیں ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک ہمیں بھی ویسا ہی نہ ملے جیسا اللہ کے رسولوں کو ملا۔اللہ خوب جانتا ہے جہاں اپنی رسالت رکھے۔عنقریب مجرموں کو اللہ کے یہاں

ذلت پہنچے گی اور سخت عذاب بدلہ انکے مکر کا۔(الانعام 124)

ولید بن مغیرہ نے کہا تھا کہ اگر نبوّت حق ہو تو اس کا زیادہ مستحق میں ہوں کیونکہ میری عمر سیدِ عالم ﷺ سے زیادہ ہے اور مال بھی۔اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔تو بتایا گیا کہ اللہ جانتا ہے کہ نبوّت کی اہلیت اور اس کا استحقاق کس کو ہے کس کو نہیں، عمر و مال سے کوئی مستحقِ نبوّت نہیں ہو سکتا اور یہ نبوّت کے طلب گار تو حسد، مکر، بدعہدی وغیرہ قبائح افعال اور رذائل خِصال میں مبتلا ہیں ، یہ کہاں اور نبوّت کا منصبِ عالی کہاں۔

تو یہی بات مفتی احمد یار خان نعیمی رحمہ اللہ علیہ فرما رہے ہیں کہ نبوت و رسالت کا مستحق کوئی مال و عبادات نہیں کیونکہ اگر مال و عبادت کا ہونا ہی اس کے مستحق ہونے کا ذریعہ ہوتا تو پھر ''تو شیطان کو ملنا چاہے تھی'' (تفسیر نعیمی ۱/۳۱۲)

اب رہا یہ کہ شیطان کے بارے میں یہ تسلیم کیا گیا کہ وہ اچھے اعمال کیا کرتا تھا تو گزارش یہ ہے کہ یہاں شیطان کے جن اعمال کا ذکر مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا وہ اس وقت کے اعمال ہیں جب وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ سے مردود ہو کر نکالا نہیں گیا تھا۔اور سب اہل علم جانتے ہیں کہ شیطان بارگاہ خدواوندی میں مردود ہونے سے قبل اپنے علم وعمل میں بہت مشہور تھا جس کا ذکر خود علماء **دیو**بند کی مشہور تفسیر میں بھی ہے کہ

''ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نافرمانی سے پہلے وہ (یعنی ابلیس) فرشتوں میں تھا۔عزازیل اس کا نام تھا زمین پر اس کی رہائش تھی اجتہاد اور علم میں بہت بڑا تھا اور اسی وجہ سے دماغ میں رعونت تھی اور اس کی جماعت کا اور اس کا تعلق جنون سے تھا۔اس کے چار پر تھے ۔جنت کا خازن تھا، زمین اور آسمان دنیا کا سلطان تھا۔ (گلدستہ تفاسیر ۱/۱۱۵)

☆ حضرت سعد بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ......شیطان ''فرشتوں کے ساتھ عبادت کرتا رہا'' ابی جریر، ابن ابی حاتم (تاریخ جنات وشیاطین 324 مترجم دیوبندی)

لہذا مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے شیطان کے جن اعمال کا ذکر کیا وہ اس وقت کے اعمال تھے جب وہ آسمان و زمین کی دنیا کا سلطان تھا۔

پھر دیوبندی مفتی کی جہالت دیکھئے کہتا ہے کہ ’’کیا شیطان کے اعمال دیکھئے جائیں تو وہ نبوت کا حق دار ہے؟‘‘ یعنی اس دیوبندی مفتری کے نزدیک اگر کوئی اچھے اعمال کرتا ہے تو وہ نبوت کا حق دار ٹھہرتا ہے ۔لاحول و لاقوۃ الا باللہ ! دیوبندی مفتری کیا ثابت کرسکتا ہے کہ اچھے اعمال سے نبوت کا حق دار ہوجاتا ہے؟ معاذ اللہ عزوجل۔

﴿دیوبندی مفتی یہاں بھی کوئی فتویٰ لگائے﴾

شیطان مردود ہونے سے قبل بہت بلند مقام رکھتا ہے جس کا ثبوت متعدد روایات میں موجود ہے۔امام محدث جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ علماء دیوبند واہلحدیث کے بھی متفقہ بزرگ محدث ہیں ان کی کتاب ’’لقطا المرجان فی احکام الجان‘ ‘ کا ترجمہ خود علماء دیو بند کے مولانا امداداللہ نور سابق معین التحقیق ،مفتی جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ نے اردو زبان میں بنام ’’تاریخ جنات وشیاطین‘‘ کیا،اسی سے چند روایات پیش خدمت ہیں۔

☆حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابلیس فرشتوں میں بڑا درجہ رکھتا ہے،اس کا قبیلہ بھی فرشتوں کے قبیلوں سے افضل تھا، یہ جنتیوں کا داروغہ اور ذمہ دار تھا، آسمانِ دنیا پر اس کا حکم چلتا تھا،مجمع البحرین (بحیرہ روم اور فارس) بھی اس کے تصرف میں تھے ایک مشرق کی طرف چلتا اور دوسرا مغرب کی طرف، یہ زمین کا حکمران بھی تھا......ابن جریر طبری (تاریخ جنات وشیاطین صفحہ 320)۔

☆حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا......ابلیس’’آسمان اور زمین کا حکمران تھا۔ابن جریر طبری (تاریخ جنات وشیاطین صفحہ 321)۔

☆حضرت ابن عباس ،حضرت ابن مسعود اور دیگر کئی صحابہ کرام علیہم الرضوان اجمعین فرماتے ہیں کہ ابلیس کو پہلے آسمان کا ذمہ دار قرار دیا گیا تھا...... یہ جنت کا نگران اور ذمہ دار تھے،ابلیس اپنی حکومت سمیت جنت کا بھی نگران تھا الخ۔ابن جریر طبری (ایضاً صفحہ 321)۔

☆حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو دس فرشتے ہوا کا نظام سنبھالتے تھے ان میں سے ایک یہ ابلیس بھی

تھا۔ابن ابی الدنیا (تاریخ جنات وشیاطین صفحہ 321)۔

☆حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابلیس کا اصل نام عزازیل تھا، یہ چار پروالے فرشتوں میں بڑا مرتبہ رکھتا تھا۔ابن ابی الدنیا (تاریخ جنات وشیاطین صفحہ 321)۔

لہذا ابلیس کا یہ مقام ومرتبہ اس وقت تک تھا جب تک وہ اللہ و نبی کا گستاخ نہ تھا۔لیکن جیسے ہی گستاخ بنا اور نبی کی کی تعظیم کا منکر ہوا تو اللہ عزوجل نے اس کی توحید کو بھی قبول نہ کیا بلکہ لعنت کا طوق گلے میں پہنا کر ہمیشہ کے لئے مردود قرار دیا۔

اعتراض: شیطان اور نبی ﷺ کے ہم سنگ ہونے کا عقیدہ۔

دیو بندی مفتری نے کہا کہ تذکرہ غوثیہ صفحہ ۲۵۷ میں ہے:

بر مذہب عاشقاں یک رنگ   ابلیس ومحمد است ہم سنگ

جواب: دیو بندی مفتری کی بے حیائی دیکھئے کہ جس کتاب ’’تذکرۃ غوثیہ‘‘ کا حوالہ بیان کر کے ہم اہل سنت و جماعت کو بدنام کرنے کی ناکام سعی کی ہے اس کتاب کے مصنف شاہ غوث علی پانی پتی اپنی تصریح کے مطابق امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی اور شاہ محمد اسحاق دہلوی کے شاگرد ہیں’’دیکھئے تذکرہ غوثیہ صفحہ ۱۷[بحوالہ آئینہ اہلسنت صفحہ ۶۸]

لہذا دیو بندیوں کے شاگرد کا حوالہ بیان کر کے ہم اہل سنت و جماعت کو بدنام کرنا کہاں کا انصاف ہے؟ بلکہ دیو بندی مفتری کا الزام خود اس کے اپنے وہابی مذہب کی طرف لوٹ گیا۔لہذا یہ وہابیوں کا عقیدہ ٹھہرا ہمارا ہرگز نہیں۔مبارک ہو دیو بندی مفتری کو کہ خود اس کا فتوے اس کے اپنے مذہب پر عائد ہوگیا۔

پھر دیو بندی مفتری کی جہالت یا ہٹ دھرمی ہے کہ وہ ایسی کتاب کا الزام ہمارے سر تھونپ رہا ہے، جس کتاب کی تردید ہمارے اکابرین وعلماء اہل سنت و جماعت بار بار کر چکے۔تذکرہ غوثیہ ہم سنیوں کی کتاب ہی

نہیں ہے بلکہ اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''کتاب تذکرہ غوثیہ جس میں غوث علی شاہ پانی پتی کا تذکرہ ہے ضلالتوں، گمراہیوں بلکہ صریح کفر کی باتوں پر مشتمل ہے......ایسی ناپاک بے دینی کی کتاب کا دیکھنا حرام ہے جس مسلمان کے پاس ہو جلا کر خاک کر دے۔'' [فتویٰ رضویہ جلد ۱۵ کتاب السیر مسئلہ نمبر ۴۷]۔

لہٰذا جس کتاب کی تردید ہمارے اکابرین کر چکے ایسی کتاب سے حوالہ بیان کر کے ہمارے سر تھوپنا ہم اہل سنت وجماعت سے **دیوبندی** مفتی کی بدترین بغض وعناد کی علامت ہے۔

اعتراض: شیطان اور اقرار توحید۔

تفسیر نعیمی ۳/۴۹ میں ہے کہ ''صرف اللہ کی توحید کو تو شیطان بھی مانتا ہے اور بہت سے کفار بھی موحد ہیں''

نئی تقریریں ص ۶۷ میں ہے کہ ''موحد نہ بننا ورنہ مارے جاؤ گے''

جواب:

یہ بات تو بالکل صحیح ہے کہ صرف اللہ کی توحید کا اقرار کرنا ہی کافی نہیں ورنہ اللہ کی توحید کا اقرار تو شیطان کو بھی تھا، جیسا کہ خود **دیو**بندیوں کے حکیم اشرفعلی تھانوی نے استفسار کیا کہ بعض کتب میں مدح ابلیس کی پائی جاتی ہے اور چونکہ **توحید** وعشق اس (ابلیس) کا اعلیٰ درجے کا تھا سجدہ آدم گوارا نہ کیا۔ [شمائم امدادیہ حصہ دوم صفحہ ۶۱، ۶۲]۔

لہٰذا صرف توحیدی (موحد) تو شیطان بھی تھا اور اہل علم بھی جانتے ہیں کہ بعض کفار بھی توحید باری تعالیٰ کے قائل ہیں۔ لیکن محض موحد ہونا (یعنی اللہ کو ماننا) ہی کافی نہیں کیونکہ قرآن کا حکم ہے کہ ایمان تو یہ ہے کہ ''یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ وَ مَنْ یَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓىٕكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا'' اے ایمان والو ایمان رکھو اللہ اور اللہ کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اپنے ان رسول پر اتاری اور اس کتاب پر جو پہلے اُتاری اور جو نہ مانے اللہ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور قیامت کو تو وہ ضرور دور کی گمراہی میں پڑا۔ (النساء 136)۔

اور قرآن کا حکم یہ ہے کہ ایسا ایمان لاؤ جیسے صحابہ اکرام علیہم الرضوان ایمان لائے تھا لیکن کفار منکر ہو کر

کہتے تھے کہ ''وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ كَمَاۤ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَ لٰكِنْ لَّا یَعْلَمُوْنَ'' ۔اور جب ان سے کہا جائے ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے ہیں تو کہیں کیا ہم احمقوں کی طرح ایمان لے آئیں سنتا ہے؟ وہی احمق ہیں مگر جانتے نہیں (القرآن)

اس لئے اہل سنت وجماعت کہتے ہیں کہ صرف اللہ عزوجل کو ماننا ہی ایمان واسلام نہیں ورنہ آج بھی کئی فرقے و مذہب موجود ہیں جو اللہ عزوجل پر تو ایمان رکھتے ہیں لیکن کوئی ختم نبوت کا منکر ہے، کوئی قرآن کا منکر ہیں، کوئی فرشتوں کا منکر ہے۔ تو اس لئے جب تک ایسا ایمان نہیں لائیں گے جیسا ایمان لانے کا حکم دیا اس وقت تک صرف موحد ہونا کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''اب اگر موسیٰ علیہ السلام بھی آ جائیں تو ان کو بھی مجھ پر ایمان لائے بغیر نجات نہیں'' ۔کما قال علیہ الصلوۃ والسلام۔

دیوبندی موحد ایسے ہی ہوتے ہیں

تھانوی صاحب کہتے ہیں کہ ''ایک موحد سے لوگوں نے کہا اگر حلوا و غلیظ ایک ہیں تو دونوں کو کھاؤ انہوں نے بشکل خنزیر ہو کر گونہہ (پیخانہ) کھا لیا پھر بصورت آدمی ہو کر حلوا کھایا'' الخ (امداد المشتاق مصنفہ تھانوی صفحہ ۱۰۱)

اب بتایا جائے کہ اگر محض موحد ہونا ہی اہل حق ہونا ہے تو پھر تھانوی صاحب اس موحد کی شان میں گستاخی کر رہے ہیں کہ نہیں؟

اعتراض: شیطان پکا موحد، مشرک نہیں۔

نور العرفان ۱۹۴ میں ہے کہ ''بت پوجنا، بتوں کی تجارت، سب حرام ہے یعنی شیطان یہ کام کراتا ہے خیال رہے کہ یہ حرکات شیطان خود نہیں کرتا دوسروں سے کراتا ہے خود تو پکا موحد ہے''

نور العرفان ۸۲۲ ''شیطان خود مشرک نہیں لیکن لوگوں سے شرک کراتا ہے''

جواب:

دیو بندی مفتری نے یہودیانہ طرز عمل اختیار کرتے ہوئے سخت خیانت سے کام لیا ہے۔ قبلہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا کہ ''بت بنانا، بتوں کی تجارت سب حرام ہے، ایسے ہی فال کھولنا فال کھولنے پر اجرت لینا یا دینا یہ سب حرام ہے، یعنی شیطان یہ کام کراتا ہے۔ خیال رہے کہ یہ حرکات شیطان خود نہیں کرتا دوسروں سے کراتا ہے۔ خود تو پکا موحد ہے'' (صفحہ ۱۹۴)۔

اوراسی طرح ضرورت نبوت و مقام نبوت پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں ’’اس سے معلوم ہوا کہ شیطان لوگوں سے شرک کراتا ہے خود کبھی بت پرستی یا شرک نہیں کرتا وہ بڑا موحد ہے، ایسا موحد کہ اس نے خدا کے حکم سے بھی آدم علیہ السلام کو سجدہ تحیۃ نہ کیا۔ کیونکہ اس کو اس سجدہ سے شرک کی بو آتی تھی، یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی کا انکار کر کے ساری ایمانی چیزوں کا ماننا ایمان نہیں۔ شیطان رب تعالیٰ کی ذات صفات، جنت، دوزخ، حشر، نشر سب کا قائل تھا مگر کافر رہا، کیونکہ صرف اس لئے کہ نبی کا منکر تھا جس پر مدار ایمان ہے وہ نبوت کا عقیدہ ہے۔(نور العرفان صفحہ ۴۴۱)۔ بحوالہ 514۔

ایک عام طالب علم بھی سمجھ سکتا ہے کہ ’’ایسا موحد کہ اس نے خدا کے حکم سے بھی آدم علیہ اسلام کو سجدہ تحیۃ نہ کیا......الخ۔ یہ جملے طنزاً کہہ گئے۔ یہ تو ایسے ہی ہے جیسے کہا جائے کہ **دیو**بندی بہت بڑے باادب ہیں ایسے کہ اللہ کے نبی کی تعظیم عام بشر کی سی تعظیم سے کم کرنے کا حکم دیتے ہو۔ (تقویۃ الایمان) تو کیا کوئی کہے گا کہ **دیو** بندیوں کو باادب قرار دیا گیا؟ ہرگز نہیں بلکہ مراد طنزاً یہ کہنا ہے کہ تم **دیو**بندی بے ادب ہو۔ اسی طرح وہاں بھی شیطان کے بارے میں کہ وہ بہت بڑا موحد (خدا کو ماننے والا) ہے ایسا (موحد) ماننے والا ہے کہ اس نے خدا کے حکم سے بھی آدم علیہ السلام کو سجدہ تحیۃ نہ کیا‘‘۔

پھر یہ تاثر دینا کہ مفتی احمد یار نے شیطان کو مسلمان قرار دیا یہ وہابیہ کی جہالت ہے جس کی وضاحت اوپر ہو چکی اور مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے مزید آگے اسکو ’’شیطان‘‘ کہا۔ اب ہو سکتا ہے کہ علماء **دیو**بند کے ہاں شیطان یعنی ابلیس کسی اہل ایمان کا نام ہو یا کوئی ایمان یافتہ ہونے کی سند ہو ہمارے ہاں تو شیطان [ابلیس] اسی کو کہا جاتا ہے جو کافر ہو۔

اب یہ بات کہ شیطان بتوں کی پوجا کرتا ہے کہ نہیں اور کیا ان کے آگے سر جھکاتا ہے کہ نہیں؟ تو شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کو تکبر کی وجہ سے ایک تعظیمی سجدہ نہیں کیا۔ لہذا جب وہ اتنا مغرور و متکبر ہے تو بتوں کے سامنے خود شیطان سجدہ ریز نہیں ہوتا کیونکہ وہ تمام مخلوقات سے خود کو افضل و اعلیٰ سمجھتا ہے۔ اسلئے وہ مشرکین و کفار کو دھوکا دیکر ان سے ایسے کام تو کرواتا ہے لیکن خود نہیں کرتا بلکہ قرآن میں حکم ہے کہ۔

’’کَمَثَلِ الشَّیْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اکْفُرْ فَلَمَّا کَفَرَ قَالَ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْکَ اِنِّیْٓ اَخَافُ اللّٰہَ

رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ شیطان کی کہاوت جب اس نے آدمی سے کہا کفر کر پھر جب اس نے کفر کر لیا بولا میں تجھ سے الگ ہوں میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہان کا رب (الحشر 16)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ شیطان کفر کرواتا ہے اور خود کہتا ہے کہ میں تجھ سے الگ ہوں یعنی جو کچھ تو نے کیا میں ایسا نہیں کرتا ’’اِنِّیْٓ اَخَافُ اللّٰہَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ‘‘ کیونکہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ اب اگر مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی بات پر اعتراض ہے تو یہاں پر بھی اعتراض کریں۔

اعتراض: شیطان، عالم، عباد صوفی۔

نور العرفان ۳۴۷ میں ہے کہ ’’حالانکہ میں (شیطان) لاکھوں برس کا عابد، عالم، صوفی ہوں۔

جواب:

دیو بندیمفتری نے عوام الناس کو دھوکا دینے کی کوشش کی ہے۔ شیطان کا یہ کلام کوئی ابھی کی نہیں بلکہ شیطان کا یہ کلام اس وقت کا ہے جب اس کو سجدے کا حکم دیا گیا اور اس نے تکبر کرتے ہوئے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا تھا۔ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن و احادیث و تفاسیر کے حوالہ جات کو سامنے رکھتے ہوئے شیطان کے تکبر اور شیطانی سوچ کا مکمل نقشہ کھینچتے ہوئے ان کا خلاصہ پیش کیا کہ اس نے تکبر کیا کیونکہ وہ ابلیس خود کو بہت بڑا صوفی (عبادت گزار)، عالم فاضل (اہل علم) سمجھتا تھا۔ اور حضرت آدم علیہم السلام کو معاذ اللہ حقیر جانتا تھا۔ [جیسے کہ آج وہابیوں کا بھی عقیدہ ہے کہ ’’سب انبیاء و اولیاء اللہ کے آگے چمار سے ذلیل ہیں‘‘ ملخصاً۔ تقویۃ الایمان]

☆ پھر **دیو**بندی مفتری نے یہاں بھی نامکمل عبارت لکھ کر خیانت سے کام لیا۔ اصل عبارت یہ ہے کہ شیطان نے کہا ’’کیونکہ میں پرانا صوفی عالم فاضل ہوں اور آدم علیہ السلام نے ابھی کچھ سیکھا نہ عبادت کی، یعنی آگ خاک سے افضل ہے اور جو افضل سے بنے وہ بھی افضل ہے‘‘ (نور العرفان صفحہ ۳۰۷)۔ یعنی یہ سب تذکرہ اس وقت کا ہے جب شیطان کو سجدے کا حکم دیا گیا تھا اور خود علماء وہابیہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ شیطان پہلے بہت بڑا عبادت گزار اور اہل علم تھا۔ ملاحظہ کیجئے۔

☆علماء **دیوبند** کی مشہور تفسیر میں ہے کہ’’ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نافرمانی سے پہلے وہ (یعنی ابلیس) فرشتوں میں تھا۔عزازیل اس کا نام تھا زمین پر اس کی رہائش تھی **اجتہاد اور علم میں بہت بڑا تھا** اور اسی وجہ سے دماغ میں رعونت تھی اور اس کی جماعت کا اور اس کا تعلق جنون سے تھا۔اس کے چار پر تھے۔جنت کا خازن تھا،زمین اور آسمان دنیا کا سلطان تھا۔(گلدستہ تفاسیر ۱/۱۱۵)

پتہ چلا کہ ابلیس کو بھی علم دیا گیا تھا یعنی وہ بھی عالم فاضل تھا۔تو جب حضرت آدم علیہ السلام کے سر پر علم کا تاج سجایا کر تمام فرشتوں کو سجدہ کا حکم دیا گیا تو ابلیس نے سجدہ نہیں کیا۔

☆قَالَ يٰۤاِبۡلِيۡسُ مَا مَنَعَكَ اَنۡ تَسۡجُدَ لِمَا خَلَقۡتُ بِيَدَىَّ ؕ اَسۡتَكۡبَرۡتَ اَمۡ كُنۡتَ مِنَ الۡعَالِيۡنَ ۔ فرمایا اے ابلیس تجھے کس چیز نے روکا کہ تو اس کیلئے سجدہ کرے جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا۔کیا تجھے غرور آگیا یا تو تھا ہی مغروروں میں۔قَالَ اَنَا خَيۡرٌ مِّنۡهُ ؕ خَلَقۡتَنِىۡ مِنۡ نَّارٍ وَّخَلَقۡتَهٗ مِنۡ طِيۡنٍ ۔ بولا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے پیدا کیا (ص 75,74)

☆وَاِذۡ قُلۡنَا لِلۡمَلٰٓـئِكَةِ اسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوۡٓا اِلَّاۤ اِبۡلِيۡسَؕ اَبٰى وَاسۡتَكۡبَرَ وَكَانَ مِنَ الۡكٰفِرِيۡنَ ۔ اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے منکر ہوا اور غرور کیا اور کافر ہو گیا (البقرۃ 34)۔

لہذا ابلیس نے ہر لحاظ سے خود کو حضرت آدم علیہ السلام سے افضل و اعلیٰ جانتے ہوئے تکبر کیا۔

☆**دیوبندی** تفسیر میں ہے’’بہرحال حضرت آدم کو صفت علم سے اس طرح نوازا گیا کہ فرشتوں کے لئے بھی ان کی برتری اور استحقاق خلافت کے اقرار کے علاوہ چارہ کار نہ رہا......بلاشبہ یہ صرف حضرت انسان ہی کے لئے موزوں تھا کہ وہ زمین پر خدا کا خلیفہ ہے اور ان تمام حقائق و معارف اور علوم فنون سے واقف ہو کر نیابت الٰہی کا صحیح حق ادا کرے۔(گلدستہ تفسیر ۱/۱۱۶)

لہذا شیطان نے تکبر کرتے ہوئے آدم علیہ السلام کے مقام و مرتبہ،خصائص و کمالات کا انکار کیا اور خود کو ان سے اعلیٰ بتایا جس کی وجہ سے وہ کافر ہو گیا

اعتراض: شیطان کے پاس طاقت علم اور عبادت موجود ہے۔

نور العرفان ۱۸۷’’یہ بھی معلوم ہوا کہ ہدایت اپنی طاقت یا علم یا عبادت سے نہیں ملتی،رب کا خاص عطیہ ہے ورنہ شیطان پکا مومن ہونا چاہے تھا کیونکہ اس کے پاس یہ سب چیزیں موجود تھیں‘‘

جواب:

جناب **دیو**بندی مفتری صاحب یہ کوئی صرف اہل سنت و جماعت کا ہی نقطہ نظر نہیں بلکہ اگر آپ نے کبھی زحمت گوارہ کی ہوتی اور اپنے **دیو**بندی وہابی علماء کی تفاسیر کا مطالعہ کیا ہوتا تو آپ ایسی بدفہمی کا مظاہرہ ہی نہ کرتے۔ہمیں **دیو**بندی مفتری پر حیرت ہے کہ یہ مفتی کس طرح بن گیا،ایک ادنیٰ سا علم رکھنے والا شخص بھی جانتا ہے کہ ابلیس کو پہلے بہت مقام دیا گیا تھا،اس کو علم بھی حاصل تھا،بلکہ بلکہ زمین و آسمان کا سلطان تھا چنانچہ خود

☆علماء **دیو**بند کی مشہور تفسیر میں ہے کہ’’ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نافرمانی سے پہلے وہ (یعنی ابلیس) فرشتوں میں تھا۔عزازیل اس کا نام تھا زمین پر اس کی رہائش تھی اجتہاد اور علم میں بہت بڑا تھا......جنت کا خازن تھا،زمین اور آسمان دنیا کا سلطان تھا۔(گلدستہ تفاسیر ۱/۱۱۵)۔

باقی اس عبارت پر اعتراض’’کہ ہدایت اپنی طاقت یا علم یا عبادت سے نہیں ملتی،رب کا خاص عطیہ ہے‘‘تو ہو سکتا ہے کہ مذہب وہابیہ میں یہ بات کفر و شرک یا غلط ہو اہل سنت و جماعت کا تو یہی عقیدہ ہے کہ جب تک اللہ عزوجل ہدایت عطا نہ فرمائے لاکھوں کڑوروں کی رقم خرچ کرنے،یا بڑی بڑی کتابیں پڑھنے،بستر اٹھا کر چالیس چالیس دن گھومنے،یا ساری ساری رات عبادت کرنے سے بھی نہیں مل سکتی۔

خود قرآن نے بتا دیا کہ’’وَمَا يُغۡنِىۡ عَنۡهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰىؕ ۔ اور اس کا مال اسے کام نہ آئے گا جب ہلاکت میں پڑے گا’’ اِنَّ عَلَيۡنَا لَلۡهُدٰىؗ ‘‘ بے شک ہدایت فرمانا ہمارے ذمّہ ہے (پارہ30 اللیل 12)

لہذا ہدایت کا دار و مدار مال و دولت پر نہیں۔اگر ہدایت کا دار و مدار طاقت،علم یا عبادت پر ہی ہوتی تو شیطان نے بھی انکار تعظیم نبی علیہ السلام کرنے سے قبل بڑی بڑے عبادتیں کیں،اس کے پاس علم بھی تھا،اس کو طاقت

(حکومت) بھی دی گئی تھی۔لیکن وہ ہدایت نہ پاسکا۔کیونکہ ''اِنَّ عَلَیۡنَا لَلۡهُدٰی '' بے شک ہدایت فرمانا ہمارے ذمّہ ہے (پارہ30 اللیل 12)

اوراسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ '' وَلٰكِنَّ اللهَ يَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُهۡتَدِيۡنَ ۔ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت والوں کو (پارہ20 القصص 56) پتہ چلا کہ ہدایت اللہ کی طرف سے ہے یہ دولت،شہرت یا بڑے بڑے چلے لگانے سے حاصل نہیں ہوتی۔لہذا وہابیوں کا اعتراض محض جہالت کی بناء پر ہے اور خواہ مخواہ عوام الناس کے اذہان میں اہل سنت و جماعت کے خلاف ذہر بھرنا ہے۔

اعتراض: شیطان جھوٹ نہیں بولتا۔

احکام شریعت ۱۳۵ میں ہے کہ '' وہ (شیطان) کذب کو اپنے لئے بھی پسند نہیں کرتا''

جواب:

شیطان جھوٹ کو اپنے لئے پسند نہیں کرتا۔شیطان نے کہا کہ: لَأُغۡوِيَنَّهُمۡ أَجۡمَعِينَ إِلَّا عِبَادَكَ مِنۡهُمُ الۡمُخۡلَصِينَ (ص: ۸۳۔حجر: ۴۰۔)۔ضرور میں اُن سب کو گمراہ کردوں گا مگر جواُن میں تیرے چنے ہوئے بندے ہیں۔...... یہاں شیطان نے استثناء لاکر اپنے دعوے کو جھوٹا ہونے سے بچایا۔

ہے۔تفسیر رازی: توبہ: ۱۲۰:۔

إِنَّ إِبۡلِيسَ إِنَّمَا ذَكَرَ هَذَا الِاسۡتِثۡنَاءَ، لِأَنَّهُ لَوۡ لَمۡ يَذۡكُرۡهُ لَصَارَ كَاذِبًا فِى ادِّعَاءِ إِغۡوَاءِ الۡكُلِّ، فَكَأَنَّهُ اسۡتَنۡكَفَ عَنِ الۡكَذِبِ فَذَكَرَ هَذَا الِاسۡتِثۡنَاءَ، وَإِذَا كَانَ الۡكَذِبُ شَيۡئًا يَسۡتَنۡكِفُ مِنۡهُ إِبۡلِيسُ، فَالۡمُسۡلِمُ أَوۡلَى أَنۡ يَسۡتَنۡكِفَ مِنۡهُ . تفسیر رازی: سورۃ الحجر۔

المسألة الۡأُولَى : اعۡلَمۡ أَنَّ إِبۡلِيسَ اسۡتَثۡنَى الۡمُخۡلَصِينَ، لِأَنَّهُ عَلِمَ أَنَّ كَيۡدَهُ لَا يَعۡمَلُ فِيهِمۡ، وَلَا يَقۡبَلُونَ مِنۡهُ، وَذَكَرۡتُ فِى مَجۡلِسِ التَّذۡكِيرِ أَنَّ الذى حمل إبليس على ذكر الِاسۡتِثۡنَاءِ أَنۡ لَا يَصِيرَ كَاذِبًا فِى دَعۡوَاهُ فَلَمَّا احۡتَرَزَ إِبۡلِيسُ عَنِ الۡكَذِبِ عَلِمۡنَا أَنَّ الۡكَذِبَ فِى

غَايَةِ الۡخَسَاسَةِ . تفسیر رازی: سورۃ ص۔

الۡفَائِدَةُ الۡأُولَى :قِيلَ غَرَضُ إِبۡلِيسَ مِنۡ ذِكۡرِهِ هَذَا الِاسۡتِثۡنَاءَ أَنۡ لَا يَقَعَ فِى كَلَامِهِ الۡكَذِبُ لِأَنَّهُ لَوۡ لَمۡ يَذۡكُرۡ هَذَا الِاسۡتِثۡنَاءَ وَادَّعَى أَنَّهُ يُغۡوِى الۡكُلَّ لَكَانَ يَظۡهَرُ كَذِبُهُ حِينَ يَعۡجَزُ عَنۡ إِغۡوَاءِ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، فَكَأَنَّ إِبۡلِيسَ قَالَ: إِنَّمَا ذَكَرۡتُ هَذَا الِاسۡتِثۡنَاءَ لِئَلَّا يقع الكذب فى هذا الكلام، وعند هَذَا يُقَالُ إِنَّ الۡكَذِبَ شَىۡءٌ يَسۡتَنۡكِفُ مِنۡهُ إِبۡلِيسُ فَكَيۡفَ يَلِيقُ بِالۡمُسۡلِمِ الۡإِقۡدَامُ عَلَيۡهِ؟ ۔تفسیر نیشاپوری۔توبہ:۔

ومن مثالب الكذب أن إبليس مع تمرّده و كفره استنكف منه حتى استثنى فى قوله لَأُغۡوِيَنَّهُمۡ أَجۡمَعِينَ إِلَّا عِبَادَكَ مِنۡهُمُ الۡمُخۡلَصِينَ . ثم المقتضى لقبح الكذب هو كونه كذبا عند المعتزلة و كونه مفضيا إلى المفاسد عند الأشاعرة و الله أعلم.

تفسیر رازی اور تفسیر نیشاپوری کی عبارات پیش ہیں۔امام احمد رضا نے جو بات کی یہاں بھی وہی بات ہے۔

اعتراض: انبیاء سے جھوٹ ممکن۔

تفسیر نعیمی ۱/۲/۱۷ میں انبیاء سے جھوٹ ممکن بالذات لکھا ہے۔

جواب:

دیوبندی مفتری نے آدھی عبارت لکھی اصل عبارت یہ ہے کہ ''انبیاء کرام کا جھوٹ بولنا ممکن بالذات اور محال بالغیر ہے'' (تفسیر نعیمی جلد ۱ ص ۱۷۲) لہذا دیوبندی مفتری نے خیانت سے کام لیا ہے۔

دیو بندی مفتری صاحب اپنے دار العلوم دیوبند کے بانی قاسم نانوتوی کی کتاب کا مطالعہ کیجیے، قاسم نانوتوی کہتے ہیں کہ ''پھر دروغ صریح بھی کئی طرح پر ہوتا ہے جن میں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں اور ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں (تصفیۃ العقائد صفحہ 22)۔

قاسم نانوتوی کہتے ہیں کہ ''ہاں جس جگہ دفع فساد خود کذب پر ہی موقوف ہو جیسا کبھی اصلاح بین الناس میں ہوتا ہے تو پھر یہ تامل بیجا ہے بالجملہ علی العموم کذب کو منافی شان نبوت بایں معنیٰ سمجھنا کہ یہ معصیت ہے، اور

انبیاء علیہ السلام معاصی سے معصوم ہیں خالی غلطی سے نہیں۔(تصفیۃ العقائد صفحہ 24)۔

تو اب کیا فتویٰ لگائیں گے؟ کاش کے **دیو** بندی علماء اپنے گھر کی بھی کچھ خبر رکھا کریں لیکن ان لوگوں نے تو صرف ایک ہی بات سیکھی ہے کہ اہل سنت و جماعت کو خواہ مخواہ بدنام کرنا ہے چاہیے خود جو مرضی ہے کرتے رہیں۔

اعتراض: شیطان نمازی ہے۔

احمد رضا ایک من گھڑت روایت لکھ کر شیطان کو نمازی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔لکھتے ہیں کہ ’’ایک پہاڑ پر ابلیس نماز پڑھ رہا ہے‘‘(بریلویوں کی شیطان سے محبت)۔

جواب:

دیو بندی مفتری نے خواہ مخواہ اس واقعہ پر اعتراض کیا ہے کیونکہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت حکایت کے رنگ میں بیان فرمائی ہے اور یہ روایت امام حافظ ابی الفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی ’’الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ‘‘ میں، امام حافظ شمس الدین محمد بن احمد الذھبی نے ’’میزان الاعتدال‘‘ امام حافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانی ’’لسان المیز ان‘‘ اور اسی طرح ’’تاریخ جرجان صفحہ ۲۰۳، ۲۰۴‘‘ میں بھی الفاظ مختلفہ سے موجود ہے۔لہذا اگر **دیو** بندی مفتری صاحب اعتراض کرنے سے قبل ایک دو کتابیں پڑھ لیتے تو یوں ان کی جہالت کا بھانڈہ نہ پھوٹے۔لو اب مکمل حوالہ جات ملاحظہ بھی کرو۔

1 ☆ الامام الحافظ ابی الفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی ’’الاصابہ‘‘ میں نقل فرمایا ’’عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ ، ان امراۃ من الجن کانت تاتی النبی ﷺ فی النساء من قومیھا، فابطأت علیہ مرۃ،ثم جاء ت، فقال: ما بطأ بك ؟قالت: موت میت لنا بارض الھند فذھبت فی تعزیتہ فرأیت ابلیس فی طریقی قائما یصلی علی صخرۃ، فقلت: ما حملك علی ان اضللت آدم؟ قال: دعی عنك ھذا ، قلت :تصلی وانت أنت؟ قال: نعم ،یارعۃ بنت العبید الصالح ، انی لأرجو من ربی إذا أبر قسمہ ان یغفر لی الخ۔ بے شک ایک پری

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آتی تھی۔ایک بار وہ نہ آسکی اور پھر آئی، تو سرکار ﷺ نے فرمایا: کیوں نہ آئی؟ بولی: ہندوستان میں ہماری ایک فوتید گی ہوگئی تھی۔میں وہاں تعزیت کرنے گئی تھی۔میں نے اپنے راستے میں دیکھا کہ ابلیس [شیطان] ایک پہاڑ پر نماز پڑھ رہا تھا۔میں نے کہا: تو نے آدم کو کیوں بھول میں ڈالا؟ وہ بولا: تم یہ بات چھوڑو۔میں نے کہا: تو ایسا کیسا نماز پڑھتا ہے؟ بولا: ہاں۔اے فارعہ بنت العبد الصالح! میں اپنے رب سے امید کرتا ہوں کہ جب اُس کی رحمت غالب ہو تو مجھے بخشش دے۔(الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ ص ۸۶)۔

2 ☆ : الامام الحافظ شمس الدین محمد بن احمد الذھبی [المتوفی سنۃ ۷۴۸ھ] میزان الاعتدال میں نقل فرماتے ہیں ’’عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال کانت جنیۃ تأتی النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فی نساء منھم ، فابطأت علیہ، فاتت، فقال: ماا بطأ بك؟ قالت: مات لنا میت بالھند، فذ ھبتُ فرأیت فی طریقیی إبلیس یصلی علی صخرۃ، فقلت: ما حملك علی ان اضللت آدم؟ قال دَعیی ھذا عنك ، قلت: تصلی ، وانت أنت! قال: انی لأرجو من ربی إذا أبر قسمہ ان یغفر لی۔ فما ضحك رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضحکۃ یومئذ۔ قال بن عدی حدثنا عبد المؤمن بن أحمد ثنا منفر فذکرہ۔۔(میزان الاعتدلال: جلد سادس 525)

3 ☆ الامام الحافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانی ’’لسان المیز ان‘‘ میں نقل فرمایا ’’عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال: کانت جنیۃ تأتی النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فی نساء منھم ، فابطأت علیہ، فاتت فقال: ما بطأ بك ؟قالت: مات لنا میت بالھند ،فذھبت فرأیت فی طریقی إبلیس یصلی علی صخرۃ، فقلت: ما حملك علی ان اضللت آدم؟ قال: دعی ھذا عنك ، قلت :تصلی وانت أنت! قال انی لأرجو من ربی إذا أبر قسمہ ان یغفر لی فما ضحك رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضحکۃ یومئذ قال بن عدی حدثنا عبد المؤمن بن أحمد ثنا منفر فذکرہ انتھی الخ (لسان المیز ان : جلد سادس 171)

ان دونوں عبارتوں کا خلاصہ بھی وہی ہے جو پہلے ترجمہ میں بیان ہو چکا۔لہذا اب وہابیوں کے تمام اعتراضات

امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے اٹھ کر ان اکابرین علماء امت مسلمہ پر جا ٹکے ہیں۔

لہذا وہابیوں اب کہوں کہ امام حافظ ابی الفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی ،امام حافظ شمس الدین محمد بن احمد الذھبی وغیرھما کے نزدیک بھی شیطان نمازی ہے۔اور اس واقعہ کو لیکر جو اعتراضات والزام تراشیاں سیدی اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ پر کی جاتی ہیں وہی سب ان بزرگوں پر بھی کریں لیکن ہمیں یقیناً ہے کہ کوئی وہابی **دیو** بندی ہرگز ہرگز ان بزرگوں کو بُرا بھلا نہیں کہہ سکتے کیونکہ وہابیوں کو بغض وعناد تو صرف ان علماء کرام سے ہیں جنہوں نے ان کے علماء وہابیہ کی بے ادبیوں و گستاخیوں پر گرفت فرمائی تھی۔اور وہابیوں کے فتوے بھی صرف اور صرف علمائے اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی کے لئے ہوتے ہیں باقی جو مرضی ہے لکھے، زبان سے ایک لفظ بھی نہیں نکالیں گے۔

اعتراض : یہ تمام موضوع روایات ہیں۔اس لیے ان کا الزام محدثین حضرات پر عائد نہیں ہوتا جبکہ احمد رضا خان صاحب پر الزام عائد ہوگا کیونکہ انہوں نے اس کو قبول کیا اور کسی جگہ موضوع نہیں کہا۔

جواب : حدیث ضعیف جو موضوع نہ ہو اس سے استحباب اور جواز ثابت ہوسکتا ہے۔اور پھر اکیلے ابن جوزی نے موضوع کہا ہے اور وہ جرح میں متشدد ہے۔کسی راوی کے غیر معروف ہونے سے روایت ضعیف ہوجاتی ہے نہ کہ موضوع۔"الاصابہ فی معرفۃ الصحابہ" میں حافظ ابن حجر عسقلانی نے اس روایت پر اعتماد کرتے ہوئے (فارعۃ الجنیہ) کا شمار صحابہ میں کیا ہے۔اسی طرح اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت حکایت کے رنگ میں ملفوظ میں بیان کی ہے۔تو اس پر اعتراض کرنے سے پہلے حافظ ابن حجر عسقلانی کی اصابہ پر اعتراض کیا جائے۔

شیطان عبادت کا ڈھونگ رچا کر مسلمانوں کو دھوکا دیتا ھے

اہل علم حضرات جانتے ہیں کہ شیاطین مختلف طریقوں سے مسلمانوں کو دھوکے دیتے ہیں کبھی ان کے سامنے خود ساختہ توحید کو رکھ کر انبیاء کرام علیھم الصلوۃ والسلام کی تعظیم وتوقیر سے روکتے ہیں۔کبھی شرک کی آڑ میں یہ کہتے ہیں کہ نبی کی تعظیم ایک بشر کی سی کرو۔شیطان ایسے کام مختلف شکلوں میں آکر کرتا ہے جس طرح

شیطان نے شیخ نجد کی شکل میں آکر گستاخانِ رسول کی مدد کی تھی۔اور انہیں رسول اللہ ﷺ کے خلاف قتل کا مشورہ دیا تھا[سیرۃ ابن ہشام،تاریخ طبری،البدائیہ والنہایہ،معارف القرآن دیوبندی]۔

اسی طرح بعض علماء محدثین نے روایات نقل فرمائیں ہیں کہ شیطان دھوکا دہی کے لئے مسلمانوں کے سامنے عابد وشیخ کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔کبھی بظاہر نماز پڑھتا دیکھائی دیتا ہے،کبھی تبلیغ کرتا نظر آتا ہے اور کبھی حدیث کا نام لیکر مسلمانوں میں تفرقہ بازی کرتا ہے۔اسی طرح کی بہت ساری روایات علماء محدثین کرام نے اپنی کتب میں نقل فرمائیں ہیں۔

امام طبرانی و جلال الدین سیوطی اور شیطان کی نماز

پھر **دیو**بندی مفتری جو اعتراض اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ پر کر رہا ہے وہی اعتراض علماء **دیو**بند و اہلحدیث کے متفقہ ومسلمہ بزرگ امام جلال الدین سیوطی پر بھی عائد ہوگا کیونکہ انہوں نے بھی "لَقطُ المرجان فی اَحکام الجَانِ" میں شیطان کے نماز پڑھنے کا واقعہ لکھا۔

☆امام جلال الدین سیوطی کی نادر تالیف 'لَقطُ المرجان فی اَحکام الجَانِ' کا اردو ترجمہ علماء دیوبند کے مولانا امداد اللہ انور نے کیا۔اس کتاب میں لکھا ہے کہ امام طبرانی وسیوطی نے لکھا" عن عبد اللہ بن عمرو،ان رسول اللہ ﷺ قال:یوشک ان تظھر فیکم شیاطین کان سلیمان بن داود او ثقھا فی البحر ،یصلون معکم فی مساجدکم ، یقرؤون معکم القرآن ،ویجادلونکم فی الدین ،وانھم لشیاطین فی صور الانس" (امام طبرانی :المعجم الکبیر حدیث ۱۳۳۵۳ ص ۳۸۳۔امام سیوطی جمع الجوامع المعروف بالجمع الکبیر حدیث ۱۷۵۰/۲۸۳۷۷ ص ۳۱۰ ، سیوطی: لَقطُ المرجان فی اَحکام الجَانِ)۔

دیوبندی امداد اللہ نے اس کا ترجمہ یوں کیا "حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔"حضرت سلیمان بن داوٗد نے شیاطین کو سمندر میں پابند کر دیا تھا وہ زمانہ قریب ہے جب شیاطین تم میں ظاہر ہوں گے تمہارے ساتھ تمہاری مسجدوں میں نمازیں ادا کریں گے، تمہارے ساتھ قرآن پاک کی تلاوت کریں گے اور تمہارے ساتھ دین کے بارے میں جھگڑا فساد کریں گے،خبردار!یہ انسان کی صورت میں

شیاطین ہوں گے۔[تاریخ جنات وشیاطین صفحہ 149,150]

اور دیوبندی مولوی نے حاشیہ میں اس حدیث کا ماخذ بھی لکھا کہ ''طبرانی (منہ) جامع کبیر سیوطی ۱/ ۱۰۱۹، کنز العمال ۱۰/ ۲۹۱۲۶، دلائل النبوۃ بیہقی بلقط ۲/ ۵۵۰۔[حاشیہ تاریخ جنات وشیاطین صفحہ 150]

امام جلال الدین سیوطی اور شیطان کی نماز

امام جلال الدین سیوطی کی نادر تالیف ''لَقطُ المرجان فی اَحکام الجَانِ'' کا اردو ترجمہ علماء دیوبند کے مولانا امداداللہ انور نے کیا۔اس کتاب میں لکھا ہے کہ ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارا ایک دوست رات میں......نوافل پڑھا کرتا تھا۔جب وہ نماز شروع کرتا......ایک شخص سفید لباس پہنے اس کے پاس آتا اور قریب میں نماز شروع کر دیتا،اس کا رکوع وسجدہ ہمارے دوست کے رکوع اور سجدے سے زیادہ خوبصورت ہوتا......مجھ سے پوچھا کہ کیا ایسا ہوسکتا ہے؟ میں نے کہا: تم اس نمازی سے کہو کہ وہ سورۃ بقرہ پڑھ کر دیکھئے اگر وہ اس پر بھی ٹھہرا رہا تو فرشتہ ہے اور اس کو مبارک ہو اور اگر بھاگ جائے تو وہ شیطان ہے......تو جب اس نے سورت بقرۃ پڑھی تو وہ شیطان پیٹھ دے کر بھاگ گیا۔حکایات الصوفیہ ابوعبداللہ محمد بن باکویہ شیرازی[تاریخ جنات وشیاطین صفحہ 413 دارالمعارف ملتان]۔

امام سیوطی و صاحب کنز العمال کے مطابق شیطان کا فساد

☆ علامہ علاء الدین علی المتقی بن حسام الدین الہندی البرہان فوری[المتوفی ۹۷۵ھ] نقل فرماتے ہیں کہ ''ان سلیمان بن داود اوثق شیاطین فی البحر فاذا کانت سنۃ خمس و ثلاثین و مائۃ خرجوا فی صور الناس و ابشارھم فی المجالس و المساجد و ناز عوم القرآن و الحدیث'' الشیرازی فی الالقاب ـعن ابن عمر (کنز العمال : الجزء العاشر حدیث نمبر ۲۹۱۲۷ ص ۲۱۳ ۔امام سیوطی ''لَقطُ المرجان فی اَحکام الجَانِ'')۔

اور اسکا ترجمہ دیوبندی امداداللہ یوں کیا کہ ''حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے شیاطین کو سمندر میں پابند کر دیا تھا جب سنہ (۱۳۵) ہوگا تو یہ انسانوں کی شکل اور صورتوں میں مساجد اور مجالس میں ظاہر ہوں گے اور ان کے ساتھ قرآن وحدیث

میں جھگڑے کریں گے۔[تاریخ جنات وشیاطین صفحہ 150]۔

☆اس سے اگلی روایت میں لکھا کہ'' اذا کان سنۃ خمس و ثلاثین و مائۃ خرج مردۃ الشیاطین الذین کان حبسھم سلیمان بن داود فی جزائر البحور فیذھب منھم تسعۃ اعشارھم الی العراق یجادلونھم بالقرآن ویبقی عشرھم بالشام'' (کنز العمال : الجزء العاشر حدیث نمبر ۲۹۱۲۸ ص ۲۱۳ ، سیوطی: لَقطُ المرجان فی اَحکام الجَانِ) جب ۱۳۵ھ ہوگا تو وہ شیاطین جن کو حضرت سلیمان بن داود نے سمندر کے جزیروں میں قید کیا تھا وہ نکلیں گے ان میں سے نو دہائیاں [۹۰ فیصد] عراق کا رخ کریں گے اور ان کے ساتھ قرآن پاک کے ساتھ فساد برپا کریں گے [یعنی غلط تاویلات کر کے امت کو گمراہ کریں گے جیسا کہ آج بھی نااہل لوگ قرآن کے ساتھ یہ کھیل کھیل رہے ہیں] اور ایک دہائی [۱۰ فیصد] شام کا رخ کریں گے۔[تاریخ جنات وشیاطین صفحہ 151]۔

امام سیوطی و بیہقی کے مطابق شیطان کا فساد

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''دلائل النبوۃ'' کا ترجمہ دیوبندی علماء نے کیا اور دیوبندی دارالاشاعت کراچی والوں نے شائع کیا۔اسی کتاب سے چند روایات ملاحظہ کیجیے۔

☆''اور ہم نے روایت کیا ہے حدیث میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے،انہوں نے کہا کہ بے شک شیطان البتہ آدمی کی صورت وشکل بنا کر لوگوں کے پاس آئے گا اور ان کو حدیث بیان کرے گا جھوٹی روایت جس سے ان میں تفرقہ پڑ جائے گا۔(دلائل النبوۃ)

☆[دوسری روایت لکھی کہ] اور عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے،انہوں نے فرمایا کہ بے شک سمندر میں شیاطین [جنات] مقید ہیں۔سلیمان علیہ السلام نے ان کو جکڑ دیا تھا قریب تھا کہ وہ نکل آئیں گے اور وہ لوگوں پر قرآن پڑھنے لگیں گے اور یہی رواے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے موقوعاً بھی مروی ہے۔(دلائل النبوۃ)

☆[ایک اور روایت لکھی کہ]......نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی حتی کہ ابلیس بازاروں میں چکر

لگائے اور کہے گا ہمیں حدیث بیان کی ہے فلاں بن فلاں نے اسی طرح سے۔(دلائل النبوۃ)

☆[مزید ایک روایت ہے]......سفیان کہتے ہیں ''ہمیں حدیث بیان کی اس نے جس نے ایک قصہ گو واقعہ سنا تھا وہ مسجد خیف میں یا اس کی مثل میں وعظ کر رہا تھا۔میں نے اس کی تلاش کی تو وہ شیطان تھا۔''(دلائل النبوۃ جلد۳ حصہ ششم باب۲۲۰ صفحہ۳۴۴،۳۴۵)۔

☆حضرت سفیانؒ فرماتے ہیں مجھے اس آدمی نے بیان کیا جس نے ایک قصہ گو کو مسجد خیف میں قصہ گوئی کرتے ہوئے دیکھا وہ کہتا ہے کہ جب میں نے اس [قصہ گو] کو طلب کیا تو وہ شیطان نکلا۔[امام سیوطی: لَقطُ المرجان فی اَحکام الجَان، تاریخ جنات وشیاطین صفحہ 151 دیوبندی مترجم]۔

☆اسی طرح ایک اور روایت لکھی کہ ''حضرت سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے بیان کیا جس نے خود دیکھا تھا کہ شیطان مسجد منیٰ میں آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب کر کے [من گھرت] احادیث سنا رہا تھا اور لوگ اس سے ان احادیث کو سن کر لکھ رہے تھے۔[امام سیوطی: لَقطُ المرجان فی اَحکام الجَانِ، تاریخ جنات وشیاطین صفحہ 151]۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اسی طرح سے شیطان حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی ملا تھا۔اس نے کہا تھا اے موسیٰ: اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی رسالت کے لئے منتخب فرمایا ہے اور آپ سے کلام فرمایا ہے میں بھی خدا کی مخلوق ہوں، میں نے گناہ کیا اب توبہ کرنا چاہتا ہوں۔اپنے پیروردگار کے سامنے میرے لئے سفارش کرو تا کہ وہ میری توبہ کو قبول فرمادے۔تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی، اللہ ن فرمایا، اے موسیٰ میں نے تیری حاجت پوری کر دی۔چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ابلیس سے ملے اور فرمایا مجھے یہ حکم ملا ہے کہ تم حضرت آدم کی قبر کو سجدہ کر دو تو تمہاری توبہ قبول کر لی جائے گی۔تو اس نے تکبر کیا اور غصہ میں آ کر کہنے میں نے اس کی زندگی میں سجدہ نہ کیا اب مرجانے کے بعد کیسے کروں؟(تاریخ جنات وشیاطین صفحہ330)۔

☆اسی طرح کی ایک اور روایت بھی لکھی کہ ''حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی لنگر انداز ہوئی تو آپ نے ابلیس کو

کشتی کے پچھلے حصہ میں موجود دیکھا تو فرمایا......تم توبہ کر لو تو اس نے کہا پھر آپ اللہ عزوجل سے پوچھیں کہ کیا میری توبہ قبول ہونے کی گنجائش ہے؟ تو حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ عزوجل سے دعا کی اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی فرمائی کہ اس کی توبہ کی صورت یہ ہے کہ وہ آدم کی قبر کو سجدہ کرے تو حضرت نوح نے شیطان سے فرمایا تیری توبہ مقرر ہوگئی ہے۔اُس نے پوچھا کیسے؟ فرمایا تو قبر آدم کو سجدہ کر دے۔اس نے کہا میں نے زندگی میں اس کو سجدہ نہیں کیا تھا اب اس کے مرجانے کے بعد کیسے کروں۔(تاریخ جنات وشیاطین صفحہ 331)۔

جی دیــــو بندی مفتری صاحب! آپ کی خارش ٹھیک ہوئی کہ نہیں؟ اگر نہیں تو پھر بتائیں کہ ان روایات کو نقل کرنے والے محدثین اکرام کے بارے میں بھی کیا وہی کچھ اعتراض کرو گے جو شیخ الاسلام والمسلمین حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ پر کرتے ہو؟

پھر یہ وہابیہ کی بدفہمی ہے کہ شیطان کے ایسے دھوکے سے یہ سمجھ لیا کہ وہ نمازی ہے۔حالانکہ شیاطین ایسے کام محض دھوکا وفریب دینے کی غرض سے کرتے ہیں جیسا کہ منافقین دھوکا وفریب دیتے ہوئے نمازیں پڑھتے ہیں۔حالانکہ ان کا عمل محض دھوکا وفریب کے سواء کچھ نہیں؟

اعتراض: شیطان اور احمد رضا ایک حقہ سے کش لگاتے ہیں۔

''بفضلہ تعالیٰ میں (شیطان کو) بھوکا ہی مارتا ہوں یہاں تک کہ پان کھاتے وقت بسم اللہ اور جب چھالیہ منہ میں ڈالی بسم اللہ شریف، ہاں حقہ پیتے وقت نہیں پڑھتا'' (ملفوظات اعلحضرت)

ذرا تصور کیجئے کہ بسم اللہ نہ پڑھ کر شیطان کو اپنے ساتھ حقہ پینے مین شریک کرنے والے احمد رضا خان کا حقہ نوشی کا وہ منظر کیسا قابل دید ہوگا جب حقہ سے ایک کش شیطان لگا تا ہوگا اور پھر اسی سے دوسرا کش احمد رضا خان لگا تا ہوگا۔(بریلویوں کی شیطان سے محبت)

جواب:

دیــو بن کے متاثرین کی گندی ذہنیت میں گندے منظر ہی آئیں گے جس وہابی مذہب میں نماز میں بیل وگدھے اور بیوی کے ساتھ مجامعت کا خیال بہتر ہو (صرط مستقیم، اسماعیل دہلوی) ان سے اچھی ذہنیت

کی امید بھی کس طرح کی جاسکتی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اس عبارت سے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی شان و عظمت ظاہر ہورہی تھی کیونکہ ان کو شیطان سے اس قدر شدید و سخت دشمنی تھی کہ فرماتے ہیں کہ ”میں ”حقہ پینے سے قبل بسم اللہ نہیں پڑھتا طحاوی میں اس کی ممانعت لکھی ہے وہ خبیث (شیطان) اگر اس میں شریک ہوتا ہوتو ضرر (تکلیف) ہی پاتا ہوگا عمر بھر کا بھوکا پیاسا اس پر دھوئیں سے کلیجہ جل بھوک پیاس میں حقہ بہت برا معلوم ہوتا ہے۔ ملخصاً۔

خدا انصاف کیجیے! بات کیا تھی اور کس بیہودہ انداز سے دیو دیو بندی مفتری نے پیش کردی۔ لیکن ہم داد دیتے ہیں کہ وہابی اپنی خباثت ذہنیت میں ابلیسی ذہنیت سے بھی عروج پر پہنچ چکے ہیں۔ باقی بسم اللہ شریف نہ پڑھنے کی وجہ خود اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمائی کہ طحاوی شریف میں اس کی ممانعت ہے اسلئے نہیں پڑتا۔ ہاں اگر وہابیوں کے ہاں کوئی ایسی دلیل ہے کہ حقہ، تمباکو، نسوار، سگریٹ نوشی سے قبل بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے تو پیش کریں۔

وہابیوں کے منہ میں خانہ ابلیس

اب آیئے وہابیہ کے گھر سے ”قابل دید منظر“ ملاحظہ کیجیے۔ مولوی غلام غوث دیو بندی نے اپنے امیر شریعت کے منہ میں خانہ ابلیس (شیطان کا آلہ تناسل) بطور بخار کے نسخے ڈالا۔ دیو بندیوں کے امیر شریعت نے سب کچھ جان لینے کے بعد بھی غیرت نہ کھائی اور نہ ہی قے کی بلکہ قہقہ لگایا اور خایہ ابلیس کو معدے سے آنت میں منتقل کرتے ہوئے بطور ڈکار یہ قطعہ لکھا

حضرت غوث ہزارہ کے حکیم حازق　　جو کہ بیمار سے کم فیس لیا کرتے ہیں
اب یہ معلوم ہوا کہ بخاروں میں حضور　　کشتہ خایہ ابلیس دیا کرتے ہیں

(سواطع الالہام 92)

دیو بندی مفتری صاحب اب آپ کو پتہ چلا کہ قابل دید منظر کیسا ہوتا ہے؟ دیو بندی صاحبان ذرا تصور کیجئے کہ شیطان کا آلہ تناسل (خایہ ابلیس) جب دیو بندی امیر شریعت کے منہ میں گیا ہوگا پھر منہ سے گھومتا ہوا گلہ میں، گلے سے نالیوں میں، نالیوں سے معدے میں اور معدے سے اپنا اثر دیکھا کر دیو بندی امیر شریعت کے خون

اور جسم کی تمام رگوں میں گیا ہوگا تو کیا خوب عمدہ اثر اس ”کشتہ خایہ ابلیس“ کا دیو بندی امیر شریعت کے جسم پر ہوا ہوگا۔ اور جو خایہ ابلیس معدے میں باقی رہا ہوگا وہ آنتوں کے رستے سے ہوتا ہوا دیو بندی امیر شریعت کے مقعد سے خارج ہوا ہوگا۔ تو یہ سارا منظر قابل دید تو نہیں لیکن دیو بندیوں کے لئے ذلت کا سبب ضرور ٹھہرا۔

دیوبندی مولوی کے منہ شیطان کا فضلہ

مولوی احمد رضا بجنوری نے دیو بندی نے مولوی انوار شاہ کشمیری دیو بندی کے بارے میں لکھا ہے کہ انہیں: ”پان تمباکو کے ساتھ کھانے کی عادت تھی“ (انوار الباری جلد ۱۱ ص ۱۱۶)۔

اب آیئے اور مولوی اشرف علی تھانوی کے استاد قاری عبد الرحمٰن پانی پتی کی سوانح سے ان کا یہ واقعہ ملاحظہ کریں اس میں لکھا ہے کہ ”آپ نے اپنی صاحبزادی کو قرات کا حکم دیا یہ منہ میں پان تمباکو دبائے ہوئے تھیں اس لئے کسی حرف کا مخرج سمجھانے باوجود نہ نکال سکیں آپ نے انہیں پاس بلایا تو منہ میں سے تمباکو کی بھبک آئی اس پر آپ جھلا اٹھے اور فرمایا جب منہ میں شیطان کا فضلہ بھرا ہوا ہو تو درست تلفظ کی توفیق ہو چکی جاو چلی جاو میرے پاس سے“ (تذکرۃ الرحمانیہ ص ۱۸۴، ۱۸۵)

بقول استادِ اشرفعلی تھانوی تمباکو والا پان شیطان کا فضلہ ہے تو دیو بندی شیخ السلام کو پان تمباکو کے ساتھ کھانے کی عادت تھی۔ اب دیو بندی مفتری صاحب کی اس واقعہ کی کچھ وضاحت فرمائیں یا منہ میں تمباکو والا پان (شیطان کا فضلہ) رکھ کر خاموش رہیں۔

اعتراض: شیطان ضرور غائبانہ امداد کر سکتا ہے۔

مقیاس حنفیت میں ہے کہ شیطان بھی غائبانہ مدد کر سکتا ہے (مقیاس حنفیت ص ۴۸۳)

جواب:

امام جلال الدین نے اپنی کتاب میں لکھا کہ ”ابلیس عبد اللہ بن ہلال (جادوگر) کے پاس آیا اور اس کو کہا مجھ پر تمہارا مجھ پر احسان ہے کیونکہ تُو نے بچوں کو مجھے گالیاں دینے سے روکا ہے، میں تمہیں اس کا بدلہ دینا چاہتا

میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ وہ جس شیخ کو پکارتے تھے اُسی نے غیب سے ظاہر ہو کر یہ کارنامے سرانجام دیے ہیں ......حالانکہ وہ محض شیطان ہوتا ہے۔(کتاب الوسیلہ صفحہ ۳۸۷)

☆جن لوگوں نے مجھ (ابن تیمیہ) سے یا دوسرے لوگوں سے مدد طلب کی انہوں نے دیکھا کہ ہم ہوا میں اڑتے ہوئے آئے اور ہم نے اُن کی تکلیف رفع کر دی......(حالانکہ) جسے تم نے دیکھا تھا وہ شیطان تھا جس نے میری اور دوسرے مشائخ کی ......صورت اختیار کر لی تھی...... یہ لوگ جو فوت شدہ انبیاء وصلحاء، شیوخ اور اہل بیتِ رسول ﷺ سے فریاد کرتے ہیں ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ان پر بھی بعض امورِ غیب منکشف ہو جائیں جب کسی پر شیطانی مکاشفات ہو جاتے ہیں تو یہ سمجھتا ہے کہ اُس کے مشرکانہ فعل کی کرامت اور معجزہ ہے۔بعض لوگ جب کسی بزرگ کی قبر پر جاتے ہیں جس سے مدد طلب کرتے ہیں تو فضاء سے ان پر کھانا، روپیہ اور ہتھیار وغیرہ یا دوسری اشیاء جو وہ مانگتا ہے نازل ہونے لگتی ہیں...... یہ سب شیطان کی شعبدہ بازیاں ہیں......(کتاب الوسیلہ صفحہ ۳۸۸)

☆آگے لکھتے ہیں کہ ''اس کے برعکس شیاطین لوگوں کی امداد کرتے ہیں۔اور انسانوں کا روپ دھار کر ان کے سامنے آتے ہیں......ان شیاطین میں سے کوئی کہتا ہے کہ میں ابراہیم علیہ السلام ہوں، میں مسیح علیہ السلام ہوں، میں محمد ﷺ ہوں، میں خضر علیہ السلام ہوں، میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہوں، میں عمر رضی اللہ عنہ ہوں، میں عثمان رضی اللہ عنہ ہوں، میں علی رضی اللہ عنہ ہوں، یا یوں کہتا ہے میں فلاں شیخ اور بزرگ ہوں، کبھی وہ آپس میں گفتگو کرتے ہیں تو ایک دوسرے کو کہتا ہے یہ فلاں نبی ہے، یہ خضر علیہ السلام ہے۔حالانکہ یہ سب جنات ہوتے ہیں''......(کتاب الوسیلہ صفحہ ۵۱) معاذ اللہ عزوجل۔

شیطانی طاقتیں اور ابن تیمیہ

''کبھی یہ شیطان ان کو غیب کے امور کے بارے میں خبریں بتاتے ہیں، اور کبھی ان لوگوں (شیطانی دوستوں) کو تکلیف دینے والوں کو قتل کر کے مرض میں مبتلا کر دیتے ہیں اور اذیت دیتے ہیں، کبھی آدمیوں کو اٹھا کر ان کی خدمت میں پیش کر دیتے ہیں اور کبھی ان کے لئے لوگوں کے اموال مثلاً نقدی، کھانا، کپڑے اور دیگر اشیاء چوری کرتے ہیں......ان شیاطین میں سے بعض ایک انسان کو اٹھا کر رات عشاء کے وقت میدان

ہوں پھر اس کو اپنی انگوٹھی دے کر کہا تجھے جو حاجت بھی ہو اس سے پوری کر لینا، چنانچہ اس کو جو بھی ضرورت پیش آتی تھی اسی وقت پوری ہو جاتی تھی''۔[حاشیہ تاریخ جنات وشیاطین صفحہ 417]۔اب بتاؤ امام جلال الدین سیوطی پر کیا فتویٰ لگاؤ گے؟

☆اسی کتاب میں ہے کہ ''احمد بن عبدالملکؒ کہتے ہیں عبداللہ بن ہلال شیطان کا دوست تھا اور شیطان کی خاطر عصر کی نماز نہیں پڑھتا تھا اس کے کام اسی وقت میں پورے ہوتے تھے چنانچہ ایک شخص اس کے پاس آیا اور کہا کہ میرا ایک دولت مند ہمسایہ ہے وہ مجھ پر سب سے زیادہ احسان کرتا ہے اور بڑے کام آتا ہے۔اس کی ایک حسین بیٹی ہے میں اس سے بہت محبت کرتا ہوں، میں چاہتا ہوں کہ تم ابلیس کے پاس میرے لئے سفارش لکھ دو تا کہ وہ کوئی شیطان بھیج کر میرے لئے اس لڑکی کو نکاح کا پیغام دے دے۔کہتے ہیں کہ اس (عبداللہ بن ہلال) نے ابلیس کو اس طرح سے خط لکھا کہ ''اگر تو یہ پسند کرے کہ مجھ سے اور اپنے سے زیادہ خبیث اور شریر آدمی دیکھے تو میرے اس حامل رقعہ کو دیکھ لے اور اس کا کام کر دے''......(یہ خط لیکر ابلیس کے پاس گیا) جب شیطان نے اس کا مضمون دیکھا تو اس کو بوسہ دے کر سر پر رکھ لیا......(پھر اس نے ایک گونگا، بہرہ اور اندھا شیطان) اس دولت مند شخص کے گھر روانہ کر دیا تا کہ اس کو اسکی بیٹی کا پیغام نکاح دے آئے۔[حاشیہ تاریخ جنات وشیاطین صفحہ 419]

☆ابن تیمیہ جن کی بزرگی کے علماء دیوبند بھی قائل ہیں اور دیوبندی تفسیر معارف القرآن میں جگہ جگہ ابن تیمیہ کے نام کے ساتھ ''رح'' لکھا ہے۔اور اسی طرح علماء دیوبند کے سرفراز صفدر نے اپنی کتابوں میں جگہ جگہ ''شیخ الاسلام ابن تیمیہ'' کہا۔(دیکھو تسکین الصدور صفحہ ۱۱۲، صفحہ ۱۱۷، صفحہ ۱۳۶، صفحہ ۱۳۸، صفحہ ۱۵۸) اس کے علاوہ متعدد مقامات ہیں)۔

☆یہی ابن تیمیہ کہتا ہے کہ ''جو لوگ غیر حاضر فوت شدہ بزرگوں سے ان کی قبروں کے پاس امداد طلب کرتے ہیں......جس بزرگ سے مدد طلب کی جاتی ہے شیطان اس کے بھیس میں ظاہر ہوتا ہے۔لوگوں پر کچھ باتیں کشف کرتا ہے......لازمی نہیں کہ شیطان جو کچھ اپنے چیلے چانٹوں کو بتائے وہ جھوٹ ہی ہو......شیاطین بعض اوقات لوگوں کی بعض ضرورتیں پوری کر دیتے ہیں اور ان کی بعض تکالیف کو رفع کر دیتے ہیں۔لوگ اس گمان

عرفات میں لے جاتے ہیں اور پھر لے کر واپس آجاتے ہیں''......(کتاب الوسیلہ ۷۸)۔

☆ بالفاظ دیگر تصرفات و مکاشفات اگر ولایت کی دلیل ہوتی تو ان کا ظہور اولیاء اللہ کے ہاتھ پر ہی ہونا چاہیے۔جب کہ تم دیکھتے ہو کہ خرقِ عادت کرشمے کفار و مشرکین اور یہود و نصاریٰ کے ہاتھ پر بھی ظہور پذیر ہوتے رہتے ہیں......(کتاب الوسیلہ ۸۲)اور اسی طرح صفحہ ۸۳،۸۴ پر بھی مزید باتیں لکھیں ہیں۔

☆ اسی طرح ''دیوبندی مولوی کی ترجمہ شدہ کتاب ''تاریخ الجنان ۲۰۱ تا ۲۰۲'' کا مطالعہ کیجیے جس میں متعدد واقعات لکھے ہیں کہ شیطان گمراہ کرنے کے لئے حاجتیں پوری کرتا ہے۔

لہذا دیوبندی مفتری کو چاہے کہ تھوڑا وقت نکال کر اپنے گھر کے ان حوالوں کا بھی مطالعہ کرلے تا کہ دوسروں پر فتوے لگانے کی بجائے اپنے ہی گھر کی پہلے اصلاح کر سکے۔

اعتراض: شیطان کی دعا سے تقدیر بدلتی ہے۔

''ہاں بزرگوں کی دعا سے تقدیر بدل جاتی ہے آدم علیہ السلام کی دعا سے......شیطان کی دعا سے اس کو عمر دراز کی گئی''(نور العرفان ص ۳۸۳)

جواب:

اس عبارت کو پیش کر کے **دیو**بندی نے دو اعتراضات کیے۔پہلا تو یہ کہ سنیوں کے نزدیک شیطان بھی بزرگوں کی فہرست میں شامل ہے۔اور دوسرا یہ کہ سنیوں کے نزدیک شیطان کی دعا سے تقدیریں بھی بدل جاتی ہیں۔

الجواب : اولاً تو اس عبارت میں سخت بد دیانتی و خیانت کی گئی ہے اور مکمل عبارت بھی پیش نہیں کی۔

دوم: پھر نور العرفان میں صرف اتنا لکھا ہے کہ ''شیطان کی دعا سے اس کی [اپنی] عمر دراز کی گئی'' لیکن یہ کہیں نہیں لکھا کہ ''شیطان کی دعا سے تقدیریں بھی بدل جاتی ہیں''۔یہ الفاظ محض مفتری **دیــو**بندی کی بہتان بازی ہے۔جس پر ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو۔

رہی یہ بات کہ ''شیطان کی دعا سے اس کو عمر دراز کی گئی۔''(نور العرفان) تو اللہ تبارک و تعالیٰ صرف مسلمانوں کا ہی رب نہیں بلکہ وہ ''رب العلمین'' ہے۔وہ گناہ گاروں، سیاہ کاروں، مسلمانوں، کافروں، مومنین و مشرکین سب کا رب ہے۔حتیٰ کہ قرآن میں ارشاد ہوتا ہے کہ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ۔فرمایا تو یہاں سے اُتر جا تجھے نہیں پہنچتا کہ یہاں رہ کر غرور کرے نکل تو ہے ذلت والوں میں۔قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۔بولا مجھے فرصت دے اس دن تک کہ لوگ اٹھائے جائیں۔قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۔فرمایا تجھے مہلت ہے(الاعراف 13 تا 15) دیکھئے قرآن سے ثابت ہوا کہ شیطان نے اللہ عزوجل سے دعا مانگی تو اس کی مراد پوری ہوئی۔

☆ اسی طرح حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ (مشہور تابعی مفسر) فرماتے ہیں ابلیس نے اللہ تعالیٰ سے یہ خواہش (دعا) کی تھی کہ وہ خود تو دیکھیں لیکن کوئی دوسرا (انسان) ان کو نہ دیکھ سکے، اور یہ کہ وہ زمین کے نیچے سے بھی نمودار ہو سکے اور یہ کہ جب وہ بوڑھا ہو تو دوبارہ جوان ہو جائے، اس کی یہ تینوں خواہشات (دعائیں) پوری کی گئیں۔(تفسیر ابوالشیخ [منہ] بحوالہ تاریخ جنات و شیاطین 287 مترجم دیوبند مولانا امداد اللہ)۔

☆ **دیو**بندی تفسیر میں ہے کہ ''دنیا میں کافر کی دعا بھی قبول ہو سکتی ہے۔یہاں تک کہ ابلیس جیسے اکفر کی دعا بھی قبول ہوگئی، مگر آخرت میں کافر کی دعا قبول نہ ہوگی۔معارف مفتی اعظم (گلدستہ تفاسیر جلد ۲ ص ۴۸۱)

پھر یہ بھی یاد رہے کہ اولیاء اللہ کی دعاؤں کو قبول ہونا ان کی شان و عظمت ہے لیکن کفار و شیاطین کی دعا قبول ہونے میں اللہ عزوجل کی خفیہ تدبیر اور ان کو ڈھیل دینا ہے۔

چنانچہ خود علماء دیوبند کے مفسر لکھتے ہیں کہ ''دعا کی قبولیت صرف فرماں بردار اور اطاعت گزاروں کیلئے ہی مخصوص نہیں نہ یہ ضروری ہے کہ دعا کرنے والا مقبول بندہ ہو بلکہ کبھی کافر کی دعاء ڈھیل دینے کیلئے بھی قبول کر لی جاتی ہے۔اس میں بندوں کا امتحان ہوتا ہے اور در پردہ اس طرف اشارہ ہوتا ہے کہ بہتری اس کی دعاء کے خلاف کرنے میں ہی ہوتی ہے۔تفسیر مظہری (گلدستہ تفاسیر جلد ۲ ص ۴۸۱)

☆ اَشرفعلی تھانوی صاحب لکھتے ہیں کہ ''اور یہ کہا ہے کہ شیطان کی درخواست نا تمام منظور ہوئی اس نے قیامت تک مہلت مانگی تھی مگر قرب قیامت تک قبول ہوئی اور مجھ کو یہ قول بعید معلوم ہوتا ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو

قرآن میں ضرور کوئی قید مذکورہ ہوتی جس قید کے حذف کرنے سے مقصود کے خلاف کا وہم ہو اس کا حذف کرنا متقضی حال ہے **اور اس آیت سے معلوم ہو کہ کافر کی دعا بھی گا ہے مقبول ہو جاتی ہے** مگر اس سے اکرام اور محبت لازم نہیں آتی (تسہیل بیان القرآن الاعراف زیر آیت ۱۵ صفحہ ۳۲۱)۔

لہذا **دیو بندی** مفتری صاحب بتائیں کہ قرآن پاک کی اس آیت اور علماء **دیو** بند کی اس تفسیر کے بارے میں بھی وہی انداز تحریر اختیار کریں گے جو ''تفسیر نور العرفان'' کے بارے میں کیا؟ وہابیوں **دیو** بندیوں کا عجیب مذہب ہے کہ خود جو مرضی ہیں کرتے رہیں، سب کچھ جائز و رواء لیکن اگر ہم اہل سنت و جماعت وہی بات کہیں تو اعتراضات کی بارش شروع ہو جاتی ہے۔ **لاحول و لاقوۃ الا باللہ**۔ اب ہم پوچھتے ہیں کہ ''نور العرفان'' کی جس تفسیر کی بناء پر وہابی **دیو** بندی مفتری کے پیٹ میں درد پڑا ہوا تھا اس سے کچھ افاقہ ہوا کہ نہیں؟

☆اسی طرح وہابی اہلحدیث مولوی ابو الخالق صدیقی ودیگر معاونین وہابی علماء مذکورہ آیت (الاعراف 13 تا 15) کے تحت لکھتے ہیں کہ ''دیکھئے ابلیس نے دعا مانگی کہ اے اللہ! مجھے قیامت تک مہلت دے دے، اور مانگی بھی اس وقت جب وہ راندہ درگاہ ہو چکا تھا اور کیا مانگتا ہے کہ تیرے نبی دنیا سے رخصت ہو جائیں، ولی فوت ہو جائیں، صالحین قبروں میں سو جائیں، لیکن میں (ابلیس) زندہ رہوں۔ فرمایا، جاؤ تمہاری دعا قبول کی جاتی ہے، جاؤ تمہیں مہلت دی جاتی ہے، (اولیاء اللہ کی پہچان 426)۔

لہذا ثابت ہوا کہ وہابیوں کو تکلیف صرف علماء اہل سنت و جماعت ہی سے ہیں ورنہ جو بات ہمارے علمائے اہل سنت و جماعت نے تحریر فرمائی اس کا اقرار و ثبوت خود علماء وہابیہ **دیو** بندئیہ کی کتب و تفاسیر میں موجود ہے۔ لہذا ہم پر اعتراض کرنے سے قبل وہابی حضرات اپنے وہابی علماء پر فتویٰ لگائیں۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ وہابی **دیو** بندی ایسا ہرگز نہیں کریں گے۔ کیونکہ خود وہابیوں کو لئے تو سب کچھ جائز ہے۔

اعتراض: شیطان نبی یا ولی۔

دیو- بندی مفتری صاحب نے ''شیطان نبی یا ولی؟'' کی ہیڈ ینگ لگائی۔ اور اس کے تحت کہا کہ ترجمہ کنز

الایمان بمع خزائن العرفان میں ایک عنوان ہے ''انبیاء اولیاء دور سے سنتے، دیکھتے اور مدد کرتے ہیں''

اس دعوے کے ثبوت میں لکھے جانے والے دلائل میں جائیں تو آپ کو دوسری دلیل میں یہ آیت ملے گی۔ **انه یراکم هو و قبیله من حیث لا ترو نهم** (سورۃ الاعراف آیت ۲۷) آپ اس کا ترجمہ احمد رضا کی زبانی سنیے اور دیکھئے یہ آیت کس سے متعلق ہے؟ احمد رضا خان ترجمہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ''بے شک ہم نے شیطانوں کو ان کا دوست کیا جو ایمان نہیں لاتے''......(ایضاً صفحہ ۳۰)

دیوبندی کا اعتراض یہ ہے کہ انبیاء و اولیاء کا ذکر کرتے ہوئے شیطان کو شامل کیا گیا۔ لہذا احمد رضا خان صاحب کے نزدیک شیطان بھی نبی یا ولی ہے۔ معاذ اللہ عزوجل

جواب:

دیو بندی مفتری کا یہ اعتراض نہایت بچگانہ ہے۔ ہم بجائے اس کے **دیو** بندی مفتری کی جہالت پر بحث کریں مناسب یہی ہے کہ جس فہرست مضامین کو **دیو** بندی مفتری دلیل بنا کر اعتراض کر رہا ہے اس فہرست مضامین کی حقیقت آپ کے سامنے پیش کر دیں تا کہ ''نہ رہے بانس نہ بجے بانسری''۔

اصل میں **دیو** بندی مفتری نے یہاں بھی کذب بیانی سے کام لیا ہے کیونکہ جس فہرست کو **دیو** بندی مفتری صاحب اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کر رہا ہے وہ فہرست اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ کی اپنی بنائی ہوئی ہے ہی نہیں، کنز الایمان شریف کے قدیم نسخوں میں تو سرے سے یہ فہرست مضامین ہی موجود نہیں ہے۔ بلکہ اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد بھی تقریبا چالیس، پچاس سال تک جو کنز الایمان شریف شائع ہوتا رہا اس میں بھی یہ فہرست سرے سے موجود ہی نہیں تھی۔ بلکہ یہ فہرست تو اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے تقریباً چالیس، پچاس سال کے بعد کسی ناشر نے اپنی طرف سے تیار کر کے کنز الایمان شریف کے آخر میں شامل کر دی تھی۔ لہذا اس کا الزام اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ کے سر لگانا بہت بڑا بہتان و ظلم عظیم ہے۔

☆ مناظر اسلام حضرت علامہ مطعی الرحمان صاحب مدظلہ العالیہ فرماتے ہیں کہ ''ادارہ الفلاح کراچی کے شائع شدہ کنز الایمان کے نسخے میں یہ فہرست موجود ہی نہیں۔ حالانکہ یہ نسخہ اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد شائع ہوا۔ ملخصاً (بحوالہ مناظرہ اترسی)

☆مناظر اسلام حضرت علامہ مطعی الرحمان صاحب مدظلہ العالیہ فرماتے ہیں کہ ''حضرت علامہ مولانا شرف قادری صاحب نے کنزالایمان کا نسخہ شائع کروایا اس نسخے میں بھی یہ فہرست نہیں ہے۔(بحوالہ مناظرہ اترسی)

پتہ چلا کہ یہ فہرست نہ ہی اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ نے تیار فرمائی اور نہ ہی کنزالایمان کے قدیم نسخوں میں ایسی کوئی فہرست موجود تھی بلکہ یہ تو اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے سالوں بعد کسی ناشر نے اپنی طرف سے تیار کر کے کنزالایمان شریف کے ساتن منسلک کر دی۔لہذا اس فہرست کو لیکر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر اعتراض کرنا دیو-بندیوں کی جہالت ولاعلمی کا بدترین ثبوت ہے۔

ہمارے متعدد علمائے اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی نے اس فہرست کی تردید فرمائی ہے۔علمائے اہل سنت کی عظیم شخصیت حضرت مولانا جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ علیہ نے اس فہرستِ مضامین کی تردید فرمائی چنانچہ ''بزرگوں کے عقیدے'' نامی کتاب کے صفحہ ۱۱ میں لکھا کہ ''اور جو ترجمہ کنزالایمان مع تفسیر خزائن العرفان کے ساتھ قرآن کریم کی جھوٹی فہرست شائع کی جارہی ہے اور اس سے سنیت کو نقصان پیچ رہا ہے، اس کے غلط ہونے کا اعلان صرف آپ [یعنی حضرت مولانا جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ علیہ] نے کیا'' (''بزرگوں کے عقیدے'' صفحہ ۱۱)۔

☆اسی طرح حضرت مولانا عبدالمبین نعمانی صاحب نے بھی یہی فرمایا کہ ''واضح رہے کہ اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ یا صدر الافاضل علیہ الرحمۃ ورضوان نے مضامین قرآن کی کوئی فہرست تیار نہیں کی، نہ قدیم نسخے میں کوئی فہرست مضامین طبع ہوئی۔حال کے ناشرین نے بغیر مرتب کی نشاندہی کیے ہوئے ایک فہرست مضامین شائع کر دی جس سے غلط فہمی پیدا ہوتی ہے کہ یہ فہرست مترجم [اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ] یا مفسر علیہ الرحمہ کی ہو۔ہم نے یہ غلط فہمی دور کر دی۔(بحوالہ مناظرہ اترسی)

لہذا یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ یہ فہرست ہی اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ کی نہیں بلکہ ان کی طرف غلط منسوب ہے تو پھر دیو-بندیوں کا اس فہرست کو لیکر اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ پر بہتان بازی کرنا اور ان کو معاذ اللہ عزوجل بے ادب ثابت کرنا دیو-بندیوں وہابیوں کا نہایت ہی قبیح عمل اور اپنی دنیا و آخرت کو مزید برباد کرنا ہے۔

خضر حیات دیوبندی کے مطابق قاضی مظہر دیوبندی گستاخ

دیو-بندی مفتری صاحب نے تو خواہ مخواہ بغض وعناد سے کام لیا ہے لیکن آیئے ہم دیو-بندی مفتری صاحب کو ان کے گھر کا ایک ایمان شکن حوالہ بتاتے ہیں اور اس اس حوالے کی گواہی بھی خود ان کے اپنے دیوبندی بھائی دے رہے ہیں چنانچہ دیو-بندی مولوی خضر حیات صاحب ''المسلک المنصور'' میں اپنے ہی دیو-بندی مولوی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ''اسی طرح قاضی مظہر صاحب [دیوبندی] کا خارق عادت گدھے کی دوبارہ زندگی کو قانون بنا کر حیات الانبیاء پر استدلال کرنا توہین انبیاء کرام کا شبہ ہونے کی وجہ سے ایمان شکن جسارت بھی ہو گی۔(المسلک المنصور ۱۷۰)

اور مزید ایک جگہ لکھا '' قاضی صاحب [دیوبندی] نے جو حیات الانبیاء کرام کو گدھے کی حیات سے مثال دی ہے اگر یہ شان انبیاء میں بدترین گستاخی اور بے ادبی نہیں تو آپ خود گستاخی اور بے ادبی کی تعریف فرما دیں (المسلک المنصور ۱۶۶)۔

ے غیر کی آنکھ کا تنکا تجھ کو آتا ہے نظر دیکھ اپنی آنکھ کا غافل ذرا شہتیر بھی

یہ اعتراض ہم نے نہیں کیا بلکہ خود دیوبندی حیاتی فرقے پر ان کے اپنے ہی دیوبندی مماتی فرقے والوں نے کیا ہے اور اس کو انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی شان میں بدترین گستاخی، بے ادبی نہیں اور ایمان شکن جسارت بھی قرار دیا ہے۔اب مفتری صاحب خود ہی گھر کے اس معاملے کو حل کریں ہم کچھ کہیں گے تو جناب کو شکایت ہوگی۔

نبی پاک ﷺ کی حیات بالذات کی طرح ہی دجال بھی حیات بالذات

دیــو بندی مفتری صاحب دوسروں پر بہتان وکذب بیانی کی بجائے اپنے گھر کا خیال کیجیے آپ کے دیوبندی اکابر قاسم نانوتوی نے تو دجال کی حیات کو سرور کائنات علیہ افضل الصلوۃ والتسلیمات کی حیاتِ مبارکہ کی مثل قرار دیا۔لیجیے ذرا آنکھیں کھول کر پڑھیے۔ ''جیسے رسول اللہ صلعم (ﷺ) بوجہ منشائیت ارواح مومنین جس کی تحقیق سے ہم فارغ ہو چکے۔متصف بحیات بالذات ہوئے ایسے ہی دجال بھی بوجہ منشائیت ارواح کفار جس کی طرف ہم اشارہ کر چکے ہیں متصف بحیات بالذات ہوگا۔(آبِ حیات صفحہ ۱۶۹)۔

دیوبندی مفتی اپنے علماء پر فتویٰ لگائے

دیو بندی علماء نے اپنے وہابی مماتی دیوبندی فرقے کے خلاف ''مماتی فتنہ علماء دیوبند کی نظر میں'' ایک تحریر لکھی۔ جس پر صدر وفاق المدارس مولانا سلیم اللہ خان، مہتم جامعہ بنوری ٹاؤن مولانا ڈاکٹر عبدالرازق اسکندر، جامعہ اشرفیہ لاہور کے دیوبندی شیخ الحدیث مولانا صوفی محمد سرور، جامعہ مدینہ جدید لاہور کے مفتی محمد حسن، جامعہ حقانیہ ساہیوال کے مفتی عبدالقدوس ترمذی جیسے دیوبندی حضرات کی تصدیقات موجود ہیں۔

اس دیو۔بندی تحریر کے صفحہ نمبر 6 پر عنوان ''قرآن وسنت کی روشنی میں عقیدہ حیات النبی ﷺ'' دیا گیا۔اسی عنوان کے تحت دیوبندی علماء نے کہا کہ ''ہر مسئلہ میں صریح آیت ضروری نہیں۔اگر مماتی حضرات (دیو۔بندی فرقہ) اس مسئلہ (یعنی حیات النبی ﷺ) میں صریح آیت طلب کریں تو پھر انھیں گدھے کا گوشت کھانا چاہیے کیونکہ اس کے کھانے میں کوئی صریح آیت موجود نہیں ہے، اسی طرح بندر کا بھی یہی حکم ہوگا مماتی حضرات کیلئے''۔

اب دیو بندی مفتری سے گزارش ہے کہ ذرا عنوان دیکھئے، عنوان تو حیات النبی ﷺ کا ہے ''قرآن و سنت کی روشنی میں عقیدہ حیات النبی ﷺ'' لیکن ثبوت میں یہ کہا جا رہا ہے کہ گدھے اور بندے کے گوشت کے حرام ہونے پر صریح آیت نہیں۔تو جو اصول دیو بندی مفتری نے قائم کیا اگر اسی سے دیکھا جائے تو مسئلہ کیا بیان ہو رہا ہے اور مثال گدھے اور بندر کی دی جا رہی ہے۔

علماء دیو بند کے ہاں تو ویسے بھی بیل و گدھے بلکہ کل حیوانات کو بڑی فضیلت حاصل ہے جیسا کہ وہابی امام اسماعیل دہلوی نے کہا کہ نماز میں بیل و گدھے کے خیال کو نبی پاک ﷺ اور شیخ کے خیال سے بہتر کہا۔ملخصاً [صراط مستقیم] اور دیو بند اشرفعلی تھانوی نے جانوروں [بیل، گدھے، گھوڑے، کتے......] کے لئے بھی علم غیب تسلیم کیا۔تھانوی صاحب کہتے ہیں کہ ''**ایسا علم غیب** تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی (بچہ) ومجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔'' (حفظ الایمان ص ۱۳)

یعنی جیسا علم غیب حضور ﷺ کو ہے ایسا علم غیب ہرا یرا غیرا بلکہ بچوں، پاگلوں اور جانوروں کو بھی ہے تو اس

میں حضور ﷺ کی کون سی خوبی وخصوصیت ہے۔لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

اسی طرح علماء دیو بند نے اپنی کتب میں شیطان لعین کی طاقوں، قوتوں، اختیارات وتصرفات کا اقرار کیا۔جیسا کہ ہم نے اس کتاب میں کتب وہابیہ کے حوالے درج کر دیئے ہیں۔لیکن وہابی عجیب قوم ہے کہ شیطانوں کی طاقتوں، قوتوں، اختیارات وتصرفات پر تو ایمان رکھیں گے لیکن جب ان کے سامنے انبیاء کرام علیہم الرضوان یا اولیاء عظام رحمۃ اللہ علیہ اجمعین کا معاملے آئے تو کفر وشرک کے سواء ان کی زبانوں سے کچھ نکلتا ہی نہیں۔

اعتراض: شیطان دنیا کا معمار ہے۔ ''شیطان دنیا کا معمار ہے'' (سرارالاحکام)

جواب: جناب **دیو بندی** مفتری صاحب نے آنکھیں بند کر کے اعتراض کر دیا اور وہ بھی خوب کھنچا تانی کے ساتھ اور اصل جو بات تھی اس کو غلط انداز میں پیش کیا۔بحر حال دیو۔بندی مفتری صاحب کو معلوم ہونا چاہے کہ یہی بات ان کی اپنے علماء واکابرین دیو بند کی پسندیدہ تفسیر روح البیان میں بھی موجود ہے۔چنانچہ ملاحظہ کیجیے

تفسیر روح البیان میں ہے۔(سورۃ ص: ۳۰۔نعم العبد، انہ اواب)۔

سلیمان روزی تمنی کرد۔گفت: بار خدایا جن وانس وطیور ووحوش بفرمان من کردی، چہ بود کہ ابلیس رانیز بفرمان من کنی، تا اورا بند کنم۔گفت: ای سلیمان این تمنی مکن کہ دران مصلحت نیست۔گفت: بار خدایا گر ہم دو روز باشد اینمرا دمن بدہ۔گفت: دادم۔سلیمان ابلیس را در بند کرد، ومعاش سلیمان با آن ہمہ ملک ومملکت از دست رنج خویش بود، ہر روز زنبیلی ببافتی وبدو قرص بدادی ودر مسجد با درویشی بہم بخوردی وگفتی: مسکین وجالس مسکینا یک گدا ابود سلیمان بعصا وزنبیل ... یافت از لطف تو آن حشمت وملک آرائی آن روز کہ ابلیس را در بند کردد زنبیل ببازار فرستاد وکس نخرید کہ در بازار آن روز ہیچ معاملت وتجارت نبود ومردم ہمہ بعبادت مشغول بودند۔آن روز سلیمان ہیچ طعام نخورد۔دیگر روز ہمچنان بر عادت زنبیل بافت وکس نخرید۔سلیمان گرسنہ شد، باللہ نالید۔گفت: بار خدایا گرسنہ ام وکس زنبیلی نمی خرد۔فرمان آمد کہ: ای سلیمان نمی دانی کہ چون تو مہتر بازاریان در بند کنی در معاملات برخلق فرو بستہ شود ومصلحت خلق نباشد او معمار دنیاست ومشارک خلق در اموال واولاد۔

خلاصہ یہ کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی خواہش پر دو دن ابلیس کو بند کیا گیا تو بازار ٹھنڈا پڑ گیا تو فرمایا گیا: اے سلیمان تو نہیں جانتا کہ جب تو نے اہل بازار کے مہتر کو بند کیا، معاملات خلق ماند پڑ گئے، اور خلق کی مصلحت نہ ہو سکی۔ وہ (ابلیس) دنیا کا معمار ہے، اور اموال و اولاد میں خلق کا حصہ دار ہے۔

یہاں دنیا بمقابلہ دین ہے۔ اور دنیا داری میں ابلیس کا رول بتایا گیا ہے۔...... پھر خیر الفتاویٰ دیو (شیطان) بندیہ (ج ا ص ۲۵۲، سطر ۳) میں تفسیر روح البیان کا شمار تفاسیر صحیحہ میں کیا گیا ہے۔ اور دیو بندی تبلیغی جماعت کے مولوی زکریا نے اپنی کتب فضائل میں جگہ جگہ تفسیر روح البیان کے حوالے بیان کئے۔

مشکوٰۃ شریف میں ہے: أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلا ذِكْرُ اللهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ أَوْ مُتَعَلِّمٌ۔ خبردار بے شک دنیا لعنت شدہ ہے۔ اس کی ہر شئے ملعون ہے سوائے ذکر اللہ، اور اس ذکر سے ولا رکھنے والے اور عالم یا متعلم کے۔...... تو شیطان کے دنیا کے معمار ہونے سے مراد اُس کا دنیا داری کی لعنت کا معمار ہونا ہوا۔ مال و اولاد فتنہ بھی ہیں، اور زینۃ الحیٰوۃ الدنیا بھی ہیں، اور ان میں جب اکثر شیطان مشارک ہے تو ایک حد تک معمار دنیا ہے۔

حرف آخر

الحمد للہ عزوجل ہم نے دیو بندی مفتری کی تمام بہتان بازیوں اور کذب بیانیوں کا منہ توڑ جواب دے دیا ہے۔ لیکن آخر میں گزارش کرتے ہیں کہ اگر کوئی بات نامناسب لکھی ہو تو اس پر ہم معذرت خواہ ہیں لیکن ہمیں مجبوراً دیو بندی زبان میں بات کرنی پڑی اور دیو بندی مفتری کے اصولوں کے مطابق ہمیں یہ سب تحریر لکھنی پڑی ہے۔

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے　　نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

علماء اہل سنت و جماعت سے گزارش ہے کہ بتقاضہ بشریت اگر ہماری اس تحریر میں اگر کسی قسم کی کوئی غلطی نظر آئے تو ہماری اصلاح فرما دیجیے۔ انشاء اللہ عزوجل! ہم کو رجوع کرتا ہوا پائیں گے۔ تاہم ہماری کسی قسم کی غلطی کی ذمے داری مسلک اہل سنت و جماعت کے سر عائد نہیں کی جا سکتی۔ اللہ عزوجل ہمیں حق کہنے اور حق پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم۔